ماہنامہ

اخبار احمدیہ

جرمنی

اپریل 2026ء جلد نمبر 27 شمارہ نمبر 4

میرے ذکر کے لیے نماز کو قائم کر

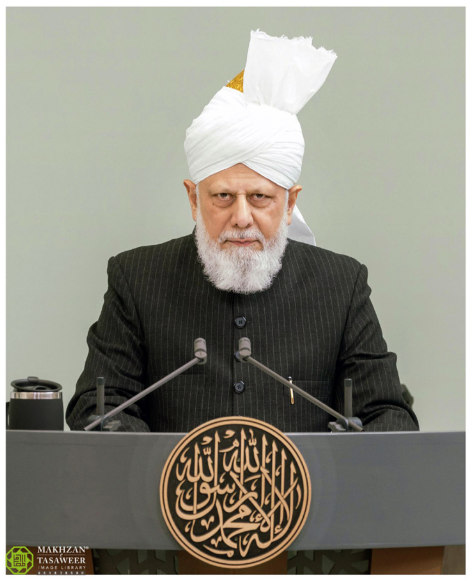

حقیقی عید

اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے میں ہے

حضرت امیرالمؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 20 مارچ 2026ء کو مسجد مبارک اسلام آباد، ٹلفورڈ (یوکے) میں نمازِ عید پڑھانے کے بعد خطبہ عید الفطر ارشاد فرمایا، جس میں سے چند نکات ہدیۂ قارئین کیے جاتے ہیں۔ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ہم آج رمضان کے مہینے سے گزر کر عید منا رہے ہیں۔ لیکن یہ عید رمضان المبارک سے گزر کر خدا تعالیٰ کے شکرانے کی خوشی کی عید ہونی چاہیے۔ رمضان المبارک کے دوران بہت سے لوگوں کو تہجد، تراویح پڑھنے، قرآن کریم کی تلاوت کرنے، درس سننے اور ذکرِ الٰہی کرنے کی توفیق ملی اور بعض لوگوں کو اعتکاف بیٹھنے کا بھی موقع ملا۔ رمضان دراصل انہی برکات کے حصول کا نام ہے۔ اگر رمضان میں بھی ان نیکیوں کی طرف توجہ پیدا نہیں ہوئی تو ایسے لوگوں کے لیے عید محض ایک تہوار ہے۔

عید کے حوالہ سے ہمیں یہی دعا کرنی چاہیے کہ اے خدا! تُو نے آج ہمیں عید منانے کی توفیق دی ہے، ہمارے روزوں کے بعد تُو نے یہ فضل کیا ہے۔ پس اب اس رمضان سے جڑی خوشیاں بھی ہمیں دکھا۔ ہماری اصل خوشی تو وہ ہوگی جب ہم تیری توحید اور حکومت کو دنیا میں قائم ہوتا دیکھیں گے۔ آج مسلمانوں کی حالت قابلِ رحم ہے۔ پس جب ہم مسلمانوں کی حالت کو بدلتا ہوا دیکھیں گے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغام اور آپؐ کے غلامِ صادق کے مشن کو پورا ہوتا ہوا دیکھیں گے اور دجالی قوّتوں کو ہارا ہوا دیکھیں گے تو تب ہی ہماری حقیقی عید ہوگی۔

اللہ تعالیٰ نے سورۃ فاتحہ میں اِیَّاكَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاكَ نَسۡتَعِیۡنُ میں یہ بھی سکھایا ہے کہ اپنے آپ کو مشقّت میں ڈال کر اپنے بھائی کی بھلائی چاہو۔ اگر ایسا ہو تو بہت سے امیر لوگ غریبوں کا خیال رکھنے والے بن جائیں اور عیدیں غریب لوگوں کے لیے بھی خوشی اور مسرّت کا باعث بن جائیں۔ یہ بھی ایک عبادت ہے اور اس کے لیے بھی اللہ تعالیٰ سے مدد مانگنی چاہیے۔

حقیقی عید اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے میں ہے۔ اس کے ساتھ ہمیں یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ آج کل مسلمانوں کی جو حالت ہے اور فتنہ و فساد کی وجہ سے، جنگی حالات کی وجہ سے لوگ حکم پورا کرنے کے لیے تو عید کی نماز پڑھ رہے ہیں وگرنہ ظالمانہ حملوں کی وجہ سے ان کے گھر برباد ہیں۔ ان پر خوف کی حالت طاری ہے۔ اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے۔ انہیں ظالموں کے ظلم سے بچائے۔ یہ دنیاوی خداؤں کے شکنجوں سے آزادی پانے والے ہوں۔ تمام دنیا میں پھیلے ہوئے احمدیوں کے لیے بھی دعا کریں اللہ تعالیٰ سب کی حفاظت فرمائے۔ جب ہم سب کو دعا میں شامل کریں گے تو ہماری دعائیں بھی قبول ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ وہ دن لائے کہ ساری دنیا میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا لہرائے اور خدا کی توحید قائم ہو۔

اللہ کرے کہ یہ صرف زبانی عید نہ ہو بلکہ حقیقی معنوں میں مبارک عید ہو جائے۔

(ماخوذ از الفضل انٹرنیشنل مؤرخہ 26 مارچ 2026ء)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اداریہ

نماز، جس سے خدا یاد آئے

نماز دین کا ستون ہے، نماز مومن کی معراج ہے، نماز رُوح کی غذا ہے، نماز عبادت کی جان ہے، نماز کامیابی کی کنجی ہے۔ یہ تمام باتیں ہر مسلمان کے کان میں اس کے بچپن سے ہی پڑنے لگتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارے بچے نمازوں کے ماحول میں بڑے ہوتے ہیں۔ جوانی اور سمجھ داری کی عمر تک پہنچتے پہنچتے حقیقتِ نماز سے واقف ہو چکے ہوتے ہیں۔ جی ہاں وہی نماز جو حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ نے سکھلائی تھی اور جسے آپؐ کے غلامِ صادق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں اس زمانہ میں یاد دلایا ہے، فرمایا:

’’نماز سے بڑھ کر اَور کوئی وظیفہ نہیں ہے کیونکہ اس میں حمدِ الٰہی ہے، استغفار ہے اور درود شریف۔ تمام وظائف اور اَوراد کا مجموعہ یہی نماز ہے اور اس سے ہر ایک قسم کے غم وہمّ دور ہوتے ہیں اور مشکلات حل ہوتی ہیں۔ آنحضرت ﷺ کو اگر ذرا بھی غم پہنچتا تو آپؐ نماز کے لئے کھڑے ہو جاتے‘‘۔ (الحکم مورخہ 31 مئی 1903ء صفحہ 9)

نماز سے متعلق قرآن کریم نے ہمیں یقین دہانی کروائی ہے کہ یہ منکر و فحشاء سے بچاتی ہے، ہر قسم کی حسنات کی وارث بناتی ہے اور ترقیات کی شاہراہ پر چلاتی ہے۔ لیکن ایسی نماز جو ذکرِ الٰہی سے معمور ہو، قیام ہو تو اللہ کا کلام پڑھا جا رہا ہو، اس کی حمد و ثناء کی جا رہی ہو، رکوع و سجود ہوں تو اس کی تسبیح کی جا رہی ہو، اس کے حضور گریہ وزاری کی جا رہی ہو، اس سے مرادیں مانگی جا رہی ہوں، اپنے اور اپنے پیاروں کے لئے دعائیں کی جا رہی ہوں اور کسی قسم کا دِکھاوا نہ ہو۔ غرضیکہ ایسی نماز جسے پورے اخلاص کے ساتھ محض یادِ خدا کی خاطر قائم کیا جائے اور جسے ادا کر کے خدا یاد آئے جیسا کہ حدیثِ رسول ﷺ ہے کہ نماز ایسے ادا کرو کہ تم خدا کو دیکھ رہے ہو، اگر یہ کیفیت میسر نہ آسکے تو کم از کم ایسا ہو کہ تم یقین رکھو کہ خدا تمہیں دیکھ رہا ہے۔ یہ ہے وہ حقیقی نماز جس کے ساتھ وہ تمام برکات وابستہ ہیں جن کا اوپر ذکر ہوا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے ایک مرتبہ فرمایا تھا:

’’اگر ہماری نمازیں زندہ ہو جائیں تو ہم زندہ ہوں گے اور ساری انسانیت زندہ ہوگی کیونکہ عبادت کی زندگی کے سوا انسان کو زندگی نصیب نہیں ہو سکتی۔ وہ دیکھتے ہوئے بھی اندھا رہے گا۔ وہ سنتے ہوئے بھی بہرہ رہے گا۔ وہ بظاہر بولنے کی طاقت رکھے گا مگر بیان سے خالی ہو گا کیونکہ اس کے بیان کا رحمانیت سے کوئی تعلق نہیں ہو گا۔ پس یہ بہت ہی اہم بات ہے۔ زندگی کی تمام اہم چیزوں میں سب سے زیادہ اہم عبادت ہے مگر وہ عبادت جسے سمجھ کر ادا کر جائے جو کیفیتوں میں ڈھلنی شروع ہو جائے اور کیفیتوں سے بھر جائے اس سے زندگی پیدا ہوتی ہے اور وہ زندگی پھر تمام کائنات کو زندہ کرنے کی اہلیت رکھتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے‘‘۔ (خطبات طاہر)

لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ

ماہنامہ اخبار احمدیہ جرمنی

شوال/ذوالقعدہ 1447 ہجری قمری — اپریل 2026ء — جلد نمبر 27 — شمارہ نمبر 4 — شہادت 1405 ہجری شمسی

فہرست مضامین

04	قال اللہ جلّ جلالہ، قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم، قال المسیح الموعود علیہ السلام
05	تبرّکات: نماز سے بڑھ کر اور کوئی وظیفہ نہیں
06	منظوم کلام: گر نہ ہو تیری عنایت سب عبادت ہیچ ہے
07	خطبہ جمعہ: نماز، کامیابی اور نجات کا ذریعہ
15	صحابہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا تعلق باللہ اور ذوقِ عبادت
18	تعارف کتب: حقیقتِ نماز
19	صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دلگداز نمازیں
23	اقامۃ الصلوٰۃ کے پُرمعارف معانی
25	صدق سے میری طرف آؤ اسی میں خیر ہے
28	جلسہ ہائے یوم مسیح موعود علیہ السلام
29	اُصول حدیث
33	سب سخن کے جام بھرتے ہیں اسی سرکار سے
36	ہم احمدی انصار ہیں
37	زیر تبلیغ احباب کے ساتھ بیت السبوح میں اجتماعی افطار
41	جلسہ ہائے یوم مصلح موعودؓ
43	حقائق الاشیاء
47	آمدن عید مبارک بادت
48	اعلانات وفات: بلانے والا ہے سب سے پیارا

اخبار احمدیہ جرمنی کے تازہ و گزشتہ شمارے اخبار احمدیہ جرمنی کی ویب سائٹ

www.akhbareahmadiyya.de

پر بھی پڑھے جاسکتے ہیں

مجلس ادارت

سرپرست

محترم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب
امیر جماعت احمدیہ جرمنی

مدیر اعلیٰ

محمد الیاس منیر

مدیران

اویس احمد نوید، مدبّر احمد خان

معاونین

سلطان احمد قمر، سیّد سعادت احمد

پروف ریڈنگ

عبدالرحمٰن مبشر، سیّد افتخار احمد

ڈیزائننگ و کمپوزنگ

آفاق احمد زاہد، طارق محمود

سرِ ورق

احسان اللہ ظفر

کیلیگرافی

سعیداللہ خان

مینیجر

سیّد افتخار احمد

اعزازی اراکین

محمد انیس دیالگڑھی، منور علی شاہد، صادق محمد طاہر

پتہ

شعبہ اشاعت جماعت احمدیہ جرمنی

Genfer Str.11,
60437 Frankfurt am Main, Germany
Email: akhbareahmadiyya@ahmadiyya.de
Tel & Fax: +49-69 50688722

PRINTER: RANA PRINT
HERKULESSTRASSE 45 50823 KÖLN

Designed by Freepik
22

04

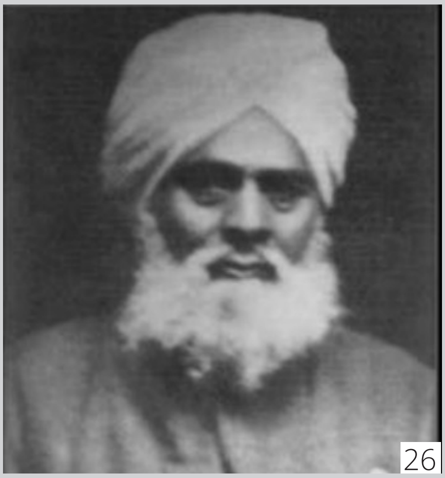
26

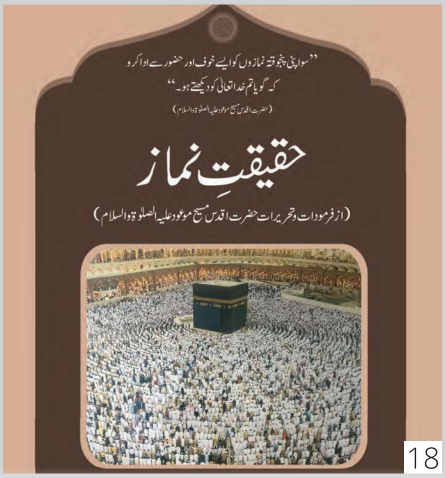
”سواپنی پنجوقتہ نمازوں کو ایسے خوف اور حضور سے ادا کرو
کہ گویا تم خدا تعالیٰ کو دیکھتے ہو۔“
(حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام)
حقیقتِ نماز
(از فرمودات وتحریرات حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام)
18

رِجَالٌ ۙ لَّا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ
عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءِ الزَّكٰوةِ
15

29

Neujahrsempfang
Grußwort
45

47

39

قال اللہ جلّ جلالہٗ

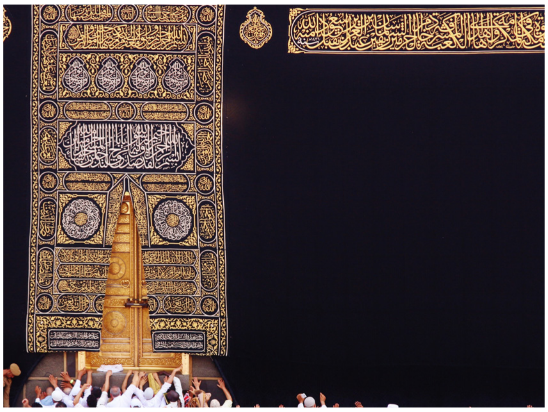

اِنَّنِیۡۤ اَنَا اللّٰہُ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّاۤ اَنَا فَاعۡبُدۡنِیۡ ۙ وَ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکۡرِیۡ

(طٰہٰ: 15)

یقیناً میں ہی اللہ ہوں۔ میرے سوا اور کوئی معبود نہیں۔ پس میری عبادت کر اور میرے ذکر کے لئے نماز کو قائم کر۔

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ مَا مِنْ ثَلَاثَةٍ فِي قَرْيَةٍ وَلَا بَدْوٍ لَا تُقَامُ فِيهِمُ الصَّلَاةُ إِلَّا قَدِ اسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطَانُ فَعَلَيْكَ بِالْجَمَاعَةِ فَإِنَّمَا يَأْكُلُ الذِّئْبُ الْقَاصِيَةَ

(سنن ابی داؤد کتاب الصلوٰۃ)

حضرت ابودرداءؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ کسی آبادی یا ویرانہ میں تین مسلمان ہوں اور وہ نماز باجماعت نہ پڑھیں تو ان پر شیطان حاوی ہو جاتا ہے اس لیے تم پر جماعت کا اہتمام لازم ہے کیونکہ ریوڑ سے بچھڑی ہوئی بکری بھیڑیا کھا جاتا ہے۔

قال المسیح الموعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

میرے نزدیک سب وظیفوں سے بہتر وظیفہ نماز ہی ہے نماز ہی کو سنوار سنوار کر پڑھنا چاہیے اور سمجھ سمجھ کر پڑھو اور مسنون دعاؤں کے بعد اپنے لئے اپنی زبان میں بھی دعائیں کرو اس سے تمہیں اطمینانِ قلب حاصل ہوگا اور سب مشکلات خدا چاہے گا تو اسی سے حل ہو جائیں گی۔ نماز یادِ الٰہی کا ذریعہ ہے اس لئے فرمایا ہے

اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکۡرِیۡ۔

(الحکم 31 مئی 1903ء صفحہ 9)

نماز سے بڑھ کر اور کوئی وظیفہ نہیں

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں

نماز سے بڑھ کر اور کوئی وظیفہ نہیں ہے کیونکہ اس میں حمدِ الٰہی ہے، استغفار ہے اور درود شریف۔ تمام وظائف اور اَوراد کا مجموعہ یہی نماز ہے اور اس سے ہر ایک قسم کے غم و ہم دور ہوتے ہیں اور مشکلات حل ہوتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اگر ذرا بھی غم پہنچتا تو آپ نماز کے لئے کھڑے ہو جاتے اور اسی لئے فرمایا ہے اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ۔ اطمینان، سکینتِ قلب کے لیے نماز سے بڑھ کر اور کوئی ذریعہ نہیں۔

(تفسیر حضرت مسیح موعودؑ جلد 5 صفحہ 279)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

ایک شخص نماز پڑھتا ہے اور اسے لذّت نہیں ملتی تو اس کو سوچنا چاہئے کہ یہ بھی خدا کا فضل ہے کہ مَیں نے نماز تو پڑھ لی۔ دوسرا اس سے اعلیٰ ہے۔ وہ نماز سمجھ کر پڑھتا ہے۔ مگر دنیاوی خیالات نماز میں بھی اس کا پیچھا نہیں چھوڑتے۔ تو اس کو بھی خوش ہونا چاہئے کہ سمجھ کر تو نماز پڑھنی نصیب ہوئی۔ تیسرا لذّت بھی پاتا ہے۔ اس کو بھی خوش ہونا چاہئے۔ اس طرح انسان ترقی کر سکتا ہے۔ شکر کرنے سے بھی ترقی ہوتی ہے۔ اگر پہلے ہی نماز کو اس خیال سے کہ لذّت نہیں ملتی۔ کوئی چھوڑ دے۔ تو وہ کیا ترقی کرے گا۔

(حیات نور صفحہ 519)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِيْ کے یہ معنے ہیں کہ خود بھی نماز پڑھ اور دوسروں سے بھی پڑھوا۔ گویا اقامتِ صلوٰۃ کے معنے باجماعت نماز ادا کرنے کے ہیں اور باجماعت نماز سوائے اسلام کے اور کسی مذہب میں ادا نہیں کی جاتی۔ ہاں رسمی طور پر لوگ عبادت کے لئے اکٹھے ہو جاتے ہیں جیسے عیسائی گرجا میں اور یہودی صومعہ میں۔ اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِيْ میں لِذِكْرِيْ کے دو معنے ہو سکتے ہیں ایک تو یہ کہ چونکہ مَیں نے تجھے یاد کیا ہے اس لئے تو میرے شکر کے طور پر نماز پڑھ۔ اور دوسرے یہ کہ میرے ذکر کے لئے نماز پڑھ۔ یعنی تیری نماز دکھاوے کے لئے نہ ہو بلکہ صرف میرے ذکر کے لیے ہو۔

(تفسیر کبیر جلد 7 صفحہ 494)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

انسان دو چیزوں سے مرکب ہے۔ بدن اور روح سے۔ بدن سے تعلق رکھنے والی عبودیت کو ذِکر کہتے ہیں اور قلب اور روح سے تعلق رکھنے والی عبودیت کو تفکر کہتے ہیں اور کامل ذکر وہ ہے جو انسان کے تمام جوارح اور اعضاء سے تعلق رکھتا ہے یعنی اللہ تعالیٰ نے جو ہمیں حکم دیا نماز پڑھنے کا اور نماز کے اندر قیام بھی ہے اور رکوع بھی ہے اور سجدہ بھی ہے اور قعدہ بھی ہے اور زبان کا ذکر بھی۔ یہ جسم کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں۔

(خطبات ناصر جلد ہشتم صفحہ 812)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق یہ روایات ملتی ہیں کہ آپ جب نماز نہیں بھی پڑھ رہے ہوتے تھے تو دل نماز میں اٹکا ہوتا تھا۔ یہ مطلب ہے اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِيْ کا۔ نماز کے باہر بھی جس کا دل نماز میں اٹکا ہو گا نماز میں جا کر اس کی کیا کیفیت ہوگی۔ وہ غیر اللہ کو تو پھر وہ دل پیش نہیں کر سکتا لیکن اس کے برعکس اگر نماز کی حالت میں دل باہر اٹکا ہو تو پھر ایسے شخص کا توحید کا دعویٰ خام تو ہو سکتا ہے۔ اسے ہم جھوٹا نہ بھی کہیں تو یقیناً یہ تسلیم کرنا ہو گا کہ اس کی توحید میں بہت سی کمی رہ گئی ہے۔ (خطبات طاہر جلد 7 صفحہ 440)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں

اپنی نمازوں میں باقاعدگی اختیار کریں اور اس کے مقابلے پر ہر چیز کو ہیچ سمجھیں، اور یہی اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ ہر چیز سے زیادہ تمہارے دل میں میری یاد کی اہمیت ہونی چاہئے اور یہ تبھی ہو سکتا ہے جب تم ہمیشہ میرے احسانوں کو یاد کرتے رہو، میرے شکرگزار بندے بنے رہو۔ اور جب اس طرح شکرگزار بنو گے تو پھر سمجھا جائے گا کہ تمہاری نمازیں، تمہاری عبادتیں، میری رضا حاصل کرنے کے لئے ہیں۔ اپنی عبادت کا حکم دیتے ہوئے قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اِنَّنِيْۤ اَنَا اللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنَا فَاعْبُدْنِيْ ۙ وَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِيْ (طٰہٰ:15) یقیناً مَیں ہی اللہ ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں۔ پس میری عبادت کر اور میرے ذکر کے لئے نماز کو قائم کر۔ پس یہ حکم بہت اہمیت کا حامل ہے۔ (خطبہ جمعہ 12 مئی 2006ء)

گر نہ ہو تیری عنایت سب عبادت ہیچ ہے

وہ خدا جس نے بنایا آدمی اور دیں دیا
وہ نہیں راضی کہ بے دینی ہو ان کا کاروبار

اِن دلوں کو خود بدل دے اے مرے قادر خدا
تو تو ربّ العالمین ہے اور سب کا شہریار

جب کوئی دل ظلمتِ عصیاں میں ہووے مبتلا
تیرے بِن روشن نہ ہووے گو چڑھے سورج ہزار

دِل جو خالی ہو گدازِ عشق سے وہ دِل ہے کیا
دل وہ ہے جس کو نہیں بے دِلبر یکتا قرار

فقر کی منزل کا ہے اوّل قدم نفی وجود
پس کرو اس نفس کو زیر و زبر از بہرِ یار

تیرے بن اے میری جاں یہ زندگی کیا خاک ہے
ایسے جینے سے تو بہتر مر کے ہو جانا غبار

گر نہ ہو تیری عنایت سب عبادت ہیچ ہے
فضل پر تیرے ہے سب جہد و عمل کا انحصار

جس کو تیری دُھن لگی آخر وہ تجھ کو جا ملا
جس کو بے چینی ہے یہ وہ پا گیا آخر قرار

(درّثمین ''مناجات اور تبلیغ حق'')

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زبان مبارک سے

نماز، کامیابی اور نجات کا ذریعہ

حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 29 ستمبر 2017ء کا مکمل متن

آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجلس انصار اللہ یوکے کا سالانہ اجتماع شروع ہو رہا ہے۔ اس حوالہ سے مَیں انصار کو ایک انتہائی اہم اور بنیادی چیز کی طرف توجہ دلانی چاہتا ہوں اور وہ ہے نماز۔ نماز ہر مومن پر فرض ہے لیکن چالیس سال کی عمر کے بعد جبکہ یہ احساس پہلے سے بڑھ کر پیدا ہونا چاہئے کہ میری عمر کے ہر دن کے بڑھنے سے میری زندگی کے دن کم ہو رہے ہیں ایسی حالت میں اللہ تعالیٰ کی عبادت اور نماز کی طرف زیادہ توجہ پیدا ہونی چاہئے کہ وقت تیزی سے آ رہا ہے جب مَیں نے اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہونا ہے اور وہاں ہمارے ہر عمل کا حساب کتاب ہونا ہے۔ پس ایسی حالت میں ایک مومن کی، ہر اس شخص کی جس کو مرنے کے بعد کی زندگی اور یومِ آخرت پر ایمان ہے، فکر ہونی چاہئے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے بھی حق ادا کرنے والے ہوں اور اس کے بندوں کے بھی حقوق ادا کرنے والے ہوں اور ایسی حالت میں اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہوں جب اپنی کوشش کے مطابق یہ حقوق ادا کر رہے ہوں۔ نماز کے پڑھنے کی طرف جب بھی اللہ تعالیٰ نے توجہ دلائی ہے تو اس طرف توجہ دلائی کہ نماز میں باقاعدگی بھی ہو، تمام نمازیں وقت پر ادا ہوں اور باجماعت ادا ہوں۔ نماز کے قائم کرنے کا حکم ہے اور نماز کے قائم کرنے کا مطلب ہی نماز کو وقت پر اور باجماعت ادا کرنا ہے۔ لیکن دیکھنے میں آیا ہے، انصار اللہ والے بھی اپنی رپورٹوں سے جائزہ لیتے ہوں گے اور جائزہ لینا چاہئے کہ باوجود اس کے کہ انصار کی عمر ایک پختہ اور سنجیدگی کی عمر ہے نماز باجماعت کی طرف اس طرح توجہ نہیں ہے جو ہونی چاہئے۔ پس انصار اللہ کو خاص طور پر سب سے زیادہ اس بات کی طرف توجہ دینی چاہئے کہ ان کا ہر ممبر نماز باجماعت کا عادی ہو بلکہ ہر ناصر کو خود اپنا جائزہ لینا چاہئے اور کوشش کرنی چاہئے کہ وہ نماز باجماعت کے عادی ہوں سوائے بیماری اور معذوری کی صورت کے نماز باجماعت ادا کرنے کی انتہائی کوشش کرنی چاہئے۔ اگر

قریب کوئی مسجد اور نماز سینٹر نہیں ہے تو علاقے کے کچھ لوگ کسی گھر میں جمع ہو کر نماز باجماعت پڑھ سکتے ہیں۔ اگر یہ سہولت بھی نہیں تو گھر کے افراد مل کر نماز باجماعت پڑھیں۔ اس سے بچوں کو بھی، نوجوانوں کو بھی نماز اور باجماعت نماز کی اہمیت کا احساس ہو گا۔

پس انصار اللہ حقیقی رنگ میں انصار اللہ تبھی بن سکتے ہیں جب اللہ تعالیٰ کے دین کو قائم کرنے اور اس پر عمل کرنے اور کروانے میں اپنا کردار ادا کریں۔ اگر اللہ تعالیٰ کی عبادت جو انسان کی پیدائش کا مقصد ہے اس پر عمل نہیں کر رہے اور جن کے نگران بنائے گئے ہیں ان سے عمل

نماز کے قائم کرنے کا مطلب ہی نماز کو وقت پر اور باجماعت ادا کرنا ہے

نہیں کروا رہے یا عمل کروانے کی کوشش نہیں کر رہے، اپنے نمونے پیش نہیں کر رہے تو صرف نام کے انصار اللہ ہیں۔ آج تلواروں اور تیروں کی جنگ نہیں ہو رہی جہاں مددگاروں کی ضرورت ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تو فرمایا ہے کہ ہمارا غالب آنے کا ہتھیار دعا ہے۔ (ماخوذ از ملفوظات جلد 9 صفحہ 28۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان) پس انصار اللہ بننے کے لئے اس دعا کے ہتھیار کو استعمال کرنے کی ضرورت ہے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے طریق کے مطابق اس ہتھیار کو استعمال کیا جائے اور جب یہ ہو گا تبھی ہم حضرت

یاد رکھیں کہ نمازیں معاف نہیں ہوتیں یہاں تک کہ پیغمبروں تک کو معاف نہیں ہوئیں

مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کا بھی صحیح حق ادا کرنے والے ہوں گے۔ ورنہ آپ نے بار بار یہی فرمایا ہے کہ اگر میری باتوں کو نہیں ماننا اور اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا نہیں کرنی، اپنی عبادتوں کے حق ادا نہیں کرنے تو پھر میری بیعت میں آنے کا کوئی فائدہ نہیں۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد 10 صفحہ 140۔ ایڈیشن 1985ء)

پس ہر ناصر کو خاص طور پر اپنے جائزے لینے چاہئیں کہ کس حد تک وہ نماز کے پابند ہیں۔ کس حد تک وہ اپنا نمونہ اپنے بچوں کے سامنے پیش کر رہے ہیں۔ ان کی نمازوں کی حالت اور کیفیت کیا ہے۔ کیا صرف ایک فرض اور بوجھ سمجھ کر نمازیں ادا ہو رہی ہیں یا حقیقت میں اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے کے لئے ہم یہ سب کچھ کر رہے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نماز کی اہمیت، اس کی فرضیت، اس کی حکمت، اس کو پڑھنے کا طریق، اس کا مقصد، اس کا فلسفہ اور اوقات کا فلسفہ، غرض اس موضوع پر مختلف پیرائے میں بار بار مختلف موقعوں پر اور جگہوں پر توجہ دلائی ہے۔ آپ کے بعض ارشادات اس وقت مَیں پیش کروں گا جو اس کی اہمیت اور حکمت پر روشنی ڈالتے ہیں۔ نمازوں کو باقاعدگی سے اور بالالتزام پڑھنے کے بارے میں نصیحت فرماتے ہوئے ایک موقع پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مجلس میں فرمایا کہ: ''نمازوں کو باقاعدہ التزام سے پڑھو''۔ فرمایا کہ ''بعض لوگ صرف ایک ہی وقت کی نماز پڑھ لیتے ہیں۔ وہ یاد رکھیں کہ نمازیں معاف نہیں ہوتیں یہاں تک کہ پیغمبروں تک کو معاف نہیں ہوئیں۔ ایک حدیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک نئی جماعت آئی۔ انہوں نے نماز کی معافی چاہی۔ آپ (ﷺ) نے فرمایا کہ جس مذہب میں عمل نہیں وہ مذہب کچھ نہیں۔ اس لئے اس بات کو خوب یاد رکھو اور اللہ تعالیٰ کے احکام کے مطابق اپنے عمل کر لو''۔ فرمایا کہ ''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نشانوں میں سے ایک یہ بھی نشان ہے کہ آسمان اور زمین اس کے امر سے قائم رہ سکتے ہیں''۔ اگر اللہ تعالیٰ کی مرضی ہو تو تبھی زمین و آسمان قائم ہیں ورنہ نہیں۔ فرمایا کہ ''بعض دفعہ وہ لوگ جن کی طبائع طبعیات کی طرف مائل ہیں کہا کرتے ہیں کہ نیچری مذہب قابلِ اتباع ہے کیونکہ اگر حفظِ صحت کے اصولوں پر عمل نہ کیا جائے تو تقویٰ اور طہارت سے کیا فائدہ ہو گا''؟ (اپنے اپنے فلسفے لوگوں نے گھڑے ہوئے ہیں) آپ فرماتے ہیں کہ ''سو واضح رہے کہ اللہ تعالیٰ کے نشانوں میں سے یہ بھی ایک نشان ہے کہ بعض وقت ادویات بیکار رہ جاتی ہیں اور حفظِ صحت کے اسباب بھی کسی کام نہیں آسکتے۔ نہ دوا کام آسکتی ہے، نہ طبیبِ حاذق۔ لیکن اگر اللہ تعالیٰ کا امر ہو تو الٹا سیدھا ہو جایا کرتا ہے''۔

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 263۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس اس کے لئے ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کیا جائے اور اس کے لئے بہترین ذریعہ اس کی عبادت اور عبادتوں میں نماز کی ادائیگی ہے۔

پھر نماز کی حقیقت اور اہمیت اور انسان کو اس کی ضرورت اور نماز کی کیا کیفیت ہونی چاہئے؟ ان باتوں کی وضاحت فرماتے ہوئے ایک موقع پر آپؑ نے فرمایا کہ ''نماز کیا ہے؟'' فرمایا کہ ''یہ ایک خاص دعا ہے۔ مگر لوگ اس کو بادشاہوں کا ٹیکس سمجھتے ہیں۔ نادان اتنا نہیں جانتے کہ بھلا خدا تعالیٰ کو ان باتوں کی کیا حاجت ہے۔ اس کے غناءِ ذاتی کو اس بات کی کیا حاجت ہے کہ انسان دعا، تسبیح اور تہلیل میں مصروف ہے۔ بلکہ اس میں انسان کا اپنا ہی فائدہ ہے کہ وہ اس طریق پر اپنے مطلب کو پہنچ جاتا ہے''۔ (نمازوں کے ذریعہ سے جو اس کی حاجات ہیں پوری ہوتی ہیں۔ جو اس کا مقصدِ زندگی ہے وہ پورا ہوتا ہے، وہ اپنے مطلب کو پہنچتا ہے۔) فرمایا کہ ''مجھے یہ دیکھ کر بہت افسوس ہوتا ہے کہ آج کل عبادات اور تقویٰ اور دینداری سے محبت نہیں ہے۔ اس کی وجہ ایک عام زہریلا اثر رسم کا ہے۔ اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی محبت سرد ہو رہی ہے اور عبادت میں جس قسم کا مزا آنا چاہئے وہ مزا نہیں آتا''۔ فرمایا کہ ''دنیا میں کوئی ایسی چیز نہیں جس میں لذت اور ایک خاص حظ اللہ تعالیٰ نے نہ رکھا ہو'' (ہر چیز میں لذّت رکھی ہے اور انسان اس میں ایک خاص قسم کا حظ محسوس کرتا ہے)۔ فرمایا کہ ''جس طرح پر ایک مریض ایک عمدہ سے عمدہ خوش ذائقہ چیز کا مزا نہیں اٹھا سکتا اور وہ اسے تلخ یا بالکل پھیکا سمجھتا ہے''۔ (مریض ہیں۔ ان کے منہ بدمزہ ہو جاتے ہیں۔ زبان بک بکی ہو جاتی ہے تو ان کو کسی چیز کا مزا نہیں آتا۔ اکثر مریضوں سے

ہم یہی دیکھتے ہیں۔) فرمایا کہ ''اسی طرح وہ لوگ جو عبادتِ الٰہی میں حظ اور لذت نہیں پاتے ان کو اپنی بیماری کا فکر کرنا چاہئے''۔ (جن کو نماز میں حظ نہیں آتا تو اس کا مطلب ہے وہ بھی بیمار ہیں۔) فرمایا ''کیونکہ جیسا مَیں نے ابھی کہا ہے دنیا میں کوئی ایسی چیز نہیں ہے جس میں خداتعالیٰ نے کوئی نہ کوئی لذّت نہ رکھی ہو۔ اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کو عبادت کے لئے پیدا کیا تو پھر کیا وجہ ہے کہ اس عبادت میں اس کے لئے لذّت اور سرور نہ ہو۔ لذّت اور سرور تو ہے مگر اس سے حظ اٹھانے والا بھی تو ہو۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ

آپ فرماتے ہیں کہ ''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے عورت اور مرد کو جوڑا پیدا کیا اور مرد کو رغبت دی ہے۔ اب اس میں زبردستی نہیں کی بلکہ ایک لذّت بھی دکھلائی ہے۔ اگر محض توالد و تناسل ہی مقصود بالذات ہوتا تو مطلب پورا نہ ہوسکتا''۔ آپ فرماتے ہیں کہ ''خوب سمجھ لو کہ عبادت بھی کوئی بوجھ اور ٹیکس نہیں۔ اس میں بھی ایک لذّت اور سرور ہے اور یہ لذّت اور سرور دنیا کی تمام لذّتوں اور تمام حظوظِ نفس سے بالاتر اور بلند ہے''۔ فرماتے ہیں کہ ''جیسے ایک مریض کسی عمدہ سے عمدہ خوش ذائقہ غذا کی لذّت سے

خضوع پیدا نہیں ہوسکتا''۔ (نماز پڑھنے کے لئے اور یہ مقام حاصل کرنے کے لئے کہ جہاں انسان سب برائیوں سے بچے ایک کوشش کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل کو حاصل کرنے کی ضرورت ہے اس کے لئے خشوع اور خضوع ضروری ہے۔) آپ فرماتے ہیں ''اس لئے چاہئے کہ تمہارا دن اور تمہاری رات غرض کوئی گھڑی دعاؤں سے خالی نہ ہو''۔

(ملفوظات جلد 10 صفحہ 66-67۔ ایڈیشن 1985ء)

پس نماز کا حظ اور سرور حاصل کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کے فضل کو حاصل کرنے کی ضرورت ہے اور اللہ تعالیٰ کا

نماز ایسی چیز ہے کہ اس سے دنیا بھی سنور جاتی ہے اور دین بھی

اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ (الذاریات: 57)۔ اب انسان جبکہ عبادت ہی کے لئے پیدا ہوا ہے (تو پھر) ضروری ہے کہ عبادت میں لذّت اور سرور بھی درجہ غایت کا رکھا ہو''۔ (عبادت میں اعلیٰ درجے کی لذّت اور سرور بھی ہونا چاہئے۔ نہیں تو اللہ تعالیٰ نے صرف پیدا کیا اور اس کا کوئی مقصد نہیں یا اس کا کوئی فائدہ نہیں ہے یا اس میں سرور نہیں حاصل ہو رہا تو کس طرح انسان وہ کام کرسکتا ہے۔) فرمایا ''اس بات کو ہم اپنے روزمرہ کے مشاہدے اور تجربے سے خوب سمجھ سکتے ہیں مثلاً دیکھو اناج اور تمام خوردنی اور نوشیدنی اشیاء انسان کے لئے پیدا ہوئی ہیں''۔ (کھانے پینے کی تمام

محروم ہے اسی طرح پر ہاں ٹھیک ایسا ہی وہ کمبخت انسان ہے جو عبادتِ الٰہی سے لذّت نہیں پا سکتا''۔

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 159-160۔ ایڈیشن 1985ء)

پس یہ انسان کی کمزوری ہے اور نمازوں کی طرف توجہ نہ دینا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے محروم ہونا ہے کہ نماز میں لذّت نہیں آتی۔ پس ہمیں، ہم میں سے جو بھی ایسے ہیں ان کو فکر کرنی چاہئے۔

پھر حقیقی نماز کس قسم کی ہے اور کیسی ہونی چاہئے؟ اس بات کی وضاحت فرماتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ: ''یاد رکھو! یہ نماز ایسی چیز ہے کہ اس سے دنیا بھی سنور جاتی

فضل مانگنے کے لئے پھر اسی کے آگے جھکنے کی ضرورت ہے اور چلتے پھرتے بھی اس کا ذکر کرنے کی ضرورت ہے اور خشوع مانگنے کی ضرورت ہے۔ یہ حالت انسان پیدا کرے تو پھر نمازوں کا بھی مزا آتا ہے۔ پھر نماز میں لذّت نہ آنے کی وجہ اور اس کا علاج بتاتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ:

''مَیں دیکھتا ہوں کہ لوگ نمازوں میں غافل اور سست اس لئے ہوتے ہیں کہ اُن کو اس لذّت اور سرور سے اطلاع نہیں جو اللہ تعالیٰ نے نماز کے اندر رکھا ہے اور بڑی بھاری وجہ اس کی یہی ہے۔ پھر شہروں اور گاؤں میں تو اَور بھی

چاہیے کہ تمہارا دن اور تمہاری رات غرض کوئی گھڑی دعاؤں سے خالی نہ ہو

چیزیں انسان کے لئے پیدا ہوئی ہیں) ''تو کیا ان سے وہ ایک لذّت اور حظ نہیں پاتا؟ کیا اس ذائقہ، مزے اور احساس کے لئے اس کے منہ میں زبان موجود نہیں؟ کیا وہ خوبصورت اشیاء دیکھ کر نباتات ہوں یا جمادات، (پودے ہوں، پھل ہوں، پہاڑ ہوں، خوبصورت چیزیں ہوں) حیوانات ہوں یا انسان حظ نہیں پاتا''؟ (ان کو دیکھ کر یقیناً اس سے وہ لطف اندوز ہوتا ہے)۔ فرمایا کہ ''کیا دل خوش کن اور سریلی آوازوں سے اس کے کان محظوظ نہیں ہوتے؟ پھر کیا کوئی دلیل اَور بھی اس امر کے اثبات کے لئے مطلوب ہے کہ عبادت میں لذّت نہیں''۔ آگے

ہے اور دین بھی۔ لیکن اکثر لوگ جو نماز پڑھتے ہیں تو وہ نماز ان پر لعنت بھیجتی ہے۔ جیسے فرمایا اللہ تعالیٰ نے فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ (الماعون5، 6)۔ یعنی لعنت ہے ان نمازیوں پر جو نماز کی حقیقت سے ہی بے خبر ہوتے ہیں''۔ فرمایا کہ ''نماز تو وہ چیز ہے کہ انسان اس کے پڑھنے سے ہر ایک طرح کی بدعملی اور بے حیائی سے بچایا جاتا ہے۔ ... اس طرح کی نماز پڑھنی انسان کے اپنے اختیار میں نہیں ہوتی اور یہ طریق خدا کی مدد اور استعانت کے بغیر حاصل نہیں ہوسکتا۔ اور جب تک انسان دعاؤں میں نہ لگا رہے اس طرح کا خشوع اور

سستی اور غفلت ہوتی ہے''۔ (جو آبادیوں میں رہنے والے لوگ ہیں، زیادہ مصروف ہیں۔ وہ اپنے کاموں کی وجہ سے اَور بھی زیادہ سست ہو جاتے ہیں۔ فرمایا کہ) ''سو پچاسواں حصہ بھی تو پوری مستعدی اور سچی محبت سے اپنے مولائے حقیقی کے حضور سر نہیں جھکاتا۔ پھر سوال یہی پیدا ہوتا ہے کہ کیوں ان کو اس لذّت کی اطلاع نہیں اور نہ کبھی انہوں نے اس مزا کو چکھا۔ اَور مذاہب میں ایسے احکام نہیں ہیں''۔ (دوسرے مذہب جو ہیں اُن میں باقاعدگی سے عبادت کرنے کے ایسے احکام نہیں ہیں۔) فرمایا ''کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ہم اپنے کاموں میں مبتلا ہوتے ہیں اور مؤذّن

اذان دے دیتا ہے۔ پھر وہ سننا بھی نہیں چاہتے گویا ان کے دل دُکھتے ہیں۔ یہ لوگ بہت ہی قابلِ رحم ہیں''۔ (اذان ہو گئی مگر اذان پہ کان نہیں دھرا۔ یا نماز کا وقت ہو گیا اور اس کی طرف توجہ نہیں دی۔) فرمایا کہ ''یہ لوگ بہت ہی قابلِ رحم ہیں''۔ آپ نے فرمایا کہ ''بعض لوگ یہاں بھی ایسے ہیں کہ ان کی دکانیں دیکھو تو مسجدوں کے نیچے ہیں مگر کبھی جاکر کھڑے بھی تو نہیں ہوتے''۔ (یعنی نماز کے لئے نہیں جاتے۔) فرمایا کہ ''پس مَیں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ سے نہایت سوز اور ایک جوش کے ساتھ یہ دعا مانگنی چاہئے کہ جس طرح پھلوں اور اشیاء کی طرح طرح ہے یہاں تک کہ اس کو ایک قسم کا نشہ آ جاتا ہے۔ دانشمند اور بزرگ انسان اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے اور وہ یہ کہ نماز پر دوام کرے''۔ (باقاعدگی کرے۔ جب تک مزا نہ آئے نمازیں پڑھتا جائے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا جائے کہ اے اللہ! مجھے نماز میں وہ سرور اور حظ دے جو اَور چیزوں میں تو نے دیا ہوا ہے۔) فرمایا ''دوام کرے اور پڑھتا جاوے یہاں تک کہ اس کو سرور آجاوے۔ اور جیسے شرابی کے ذہن میں ایک لذت ہوتی ہے جس کا حاصل کرنا اس کا مقصود بالذات ہوتا ہے۔ اسی طرح سے ذہن میں اور ساری طاقتوں کا رجحان نماز میں اسے سرور کا حاصل کرنا پڑھتے ہیں مگر نہ رُوح اور راستی کے ساتھ''۔ (نمازوں میں رُوح کوئی نہیں ہوتی۔) فرمایا ''وہ صرف رسم اور عادت کے طور پر ٹکریں مارتے ہیں۔ ان کی رُوح مردہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کا نام حسنات نہیں رکھا اور یہاں جو حسنات کا لفظ رکھا، اَلصَّلٰوۃ کا لفظ نہیں رکھا باوجودیکہ معنی وہی ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ تا نماز کی خوبی اور حسن و جمال کی طرف اشارہ کرے کہ وہ نماز بدیوں کو دور کرتی ہے جو اپنے اندر ایک سچائی کی روح رکھتی ہے''۔ (وہ نماز بدیوں کو دُور کرتی ہے جو اپنے اندر ایک سچائی کی روح رکھتی ہے۔) ''اور فیض کی تاثیر اس میں موجود ہے۔ وہ نماز یقیناً یقیناً برائیوں کو دور

وہ نماز بدیوں کو دور کرتی ہے جو اپنے اندر ایک سچائی کی روح رکھتی ہے

کی لذّتیں عطا کی ہیں نماز اور عبادت کا بھی ایک بار مزہ چکھا دے۔ کھایا ہوا یاد رہتا ہے''۔ آپ فرماتے ہیں کہ ''کھایا ہوا یاد رہتا ہے۔ دیکھو اگر کوئی شخص کسی خوبصورت کو ایک سرور کے ساتھ دیکھتا ہے تو وہ اسے خوب یاد رہتا ہے۔ اور پھر اگر کسی بدشکل اور مکروہ ہیئت کو دیکھتا ہے تو اس کی ساری حالت باعتبار اس کے مجسم ہو کر سامنے آجاتی ہے۔ ہاں اگر کوئی تعلق نہ ہو تو کچھ یاد نہیں رہتا''۔ (بدصورتیاں اور خوبصورتیاں بھی انسان کو اس لئے یاد رہتی ہیں کہ ایک توجہ دے کر دیکھ رہا ہوتا ہے۔ لیکن اگر کوئی تعلق نہ ہو تو کوئی فرق نہیں پڑتا۔ اسے کچھ نہیں یاد رہتا۔) فرمایا کہ ہو''۔ (ساری جو قوتیں ہیں اس طرف لگائے کہ مَیں نے نماز میں سرور حاصل کرنا ہے۔ نماز کا مزا اٹھانا ہے۔) فرمایا ''اور پھر ایک خلوص اور جوش کے ساتھ کم از کم اس نشہ باز کے اضطراب اور قلق و کرب کی مانند ہی ایک دعا پیدا ہو کہ وہ لذّت حاصل ہو تو مَیں کہتا ہوں''۔ (آپ فرماتے ہیں اس لذّت کے حاصل کرنے کے لئے اگر یہ دعا پیدا ہو، ایک کرب پیدا ہو، اضطراب پیدا ہو تو آپؑ فرماتے ہیں) ''تو مَیں کہتا ہوں اور سچ کہتا ہوں کہ یقیناً یقیناً وہ لذّت حاصل ہو جاوے گی''۔ پھر آپ فرماتے ہیں ''پھر نماز پڑھتے وقت ان مفاد کا حاصل کرنا بھی ملحوظ ہو جو اس سے ہوتے کرتی ہے''۔ فرمایا کہ ''نماز نشست و برخاست کا نام نہیں ہے''۔ (نماز صرف اٹھنے بیٹھنے کا نام نہیں ہے۔) ''نماز کا مغز اور رُوح وہ دعا ہے جو ایک لذّت اور سرور اپنے اندر رکھتی ہے''۔ (ملفوظات جلد 1 صفحہ 162 تا 164)

نماز کی رُوح اور مقصد کو حاصل کرنے کی کس طرح کوشش کرنی چاہئے؟ ارکانِ نماز جو ہیں، قیام ہے۔ رکوع ہے۔ سجدہ ہے۔ قعدہ ہے۔ یہ جو ساری حالتیں نماز میں ہیں اس لئے رکھی گئی ہیں کہ اس مقصد کو حاصل کیا جائے۔ اس رُوح کو حاصل کیا جائے۔ اس بارہ میں آپ فرماتے ہیں کہ ''ارکانِ نماز دراصل روحانی نشست و برخاست ہیں۔

لذت اور سرور نہیں آیا تو پتہ ہی نہیں لگ سکتا کہ نماز کی حقیقت کیا ہے

''اسی طرح بے نمازوں کے نزدیک نماز ایک تاوان ہے کہ ناحق صبح اٹھ کر سردی میں وضو کر کے خوابِ راحت چھوڑ کر، کئی قسم کی آسائشوں کو کھو کر پڑھنی پڑتی ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ اُسے بیزاری ہے''۔ فرمایا کہ ''اصل بات یہ ہے کہ اسے بیزاری ہے۔ وہ اس کو سمجھ نہیں سکتا۔ اس لذّت اور راحت سے جو نماز میں ہے اس کو اطلاع نہیں ہے'' (اس کو پتا ہی نہیں کہ نماز میں کیا لذّت اور راحت ہے۔) فرمایا ''پھر نماز میں لذّت کیونکر حاصل ہو''۔ آپؑ فرماتے ہیں کہ ''مَیں دیکھتا ہوں کہ ایک شرابی اور نشہ باز انسان کو جب سرور نہیں آتا تو وہ پے در پے پیالے پیتا جاتا ہیں اور احسان پیش نظر رہے۔ اِنَّ الْحَسَنٰتِ یُذْهِبْنَ السَّیِّاٰتِ (ہود:115)''۔ فرماتے ہیں: ''نیکیاں بدیوں کو زائل کر دیتی ہیں''۔ (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔) ''پس ان حسنات کو اور لذّات کو دل میں رکھ کر دعا کرے کہ وہ نماز جو کہ صدیقوں اور محسنوں کی ہے وہ نصیب کرے۔ یہ جو فرمایا ہے اِنَّ الْحَسَنٰتِ یُذْهِبْنَ السَّیِّاٰتِ (ہود:115) یعنی نیکیاں یا نماز بدیوں کو دُور کرتی ہے یا دوسرے مقام پر فرمایا ہے۔ نماز فواحش اور برائیوں سے بچاتی ہے اور ہم دیکھتے ہیں کہ بعض لوگ باوجود نماز پڑھنے کے پھر بدیاں کرتے ہیں۔ اس کا جواب یہ ہے کہ وہ نمازیں انسان کو خدا تعالیٰ کے روبرو کھڑا ہونا پڑتا ہے اور قیام بھی آدابِ خدمتگاران میں سے ہے''۔ (جو خدمت کرنے والے لوگ ہیں کسی بڑے آدمی کے سامنے جاتے ہیں تو ادب سے کھڑے ہوتے ہیں۔ تو قیام جو ہے نماز میں وہ ادب کی نشانی ہے۔) ''رکوع جو دوسرا حصہ ہے بتلاتا ہے کہ گویا تیاری ہے کہ وہ تعمیلِ حکم کو کس قدر گردن جھکاتا ہے۔ اور سجدہ کمالِ آداب اور کمالِ تذلّل اور نیستی کو جو عبادت کا مقصود ہے ظاہر کرتا ہے''۔ (جب انسان سجدہ کرتا ہے تو اپنے آپ کو انتہائی عاجزی اور نیستی اور تذلّل کی حالت میں لے جاتا ہے۔ یہی عبادت کا مقصد ہے کہ مَیں اللہ تعالیٰ کے

آگے سر جھکاتا ہوں) فرمایا کہ ''یہ آداب اور طرق ہیں جو خدا تعالیٰ نے بطور یادداشت کے مقرر کر دیئے ہیں اور جسم کو باطنی طریق سے حصہ دینے کی خاطر ان کو مقرر کیا ہے''۔ (انسان جس طرح ظاہری طور پر یہ آداب بجا لا رہا ہے، اسی طرح اندرونی طور پر روحانی طور پر روح کو بھی اسی طرح آداب بجالانے چاہئیں۔ دل کا بھی اسی طرح قیام اور رکوع اور سجدہ ہونا چاہئے۔) فرمایا کہ ''علاوہ ازیں باطنی طریق کے اثبات کی خاطر ایک ظاہری طریق بھی رکھ دیا ہے۔ اب اگر ظاہری طریق میں (جو اندرونی اور باطنی طریق کا ایک عکس ہے) صرف نقال کی طرح نقلیں اتاری جاویں'' (صرف ہاتھ باندھ لئے، رکوع میں چلے گئے، سجدے میں چلے گئے، بیٹھ گئے اگر نقال کی طرح صرف یہ اُٹھک بیٹھک ہی کرنی ہے، نقل ہی اتارنی ہے) فرمایا ''اور اسے ایک بارگراں سمجھ کر اتار پھینکنے کی کوشش کی جاوے تو تم ہی بتاؤ اس میں کیا لذّت اور حظ آ سکتا ہے اور جب تک لذّت اور سرور نہ آئے اس کی حقیقت کیونکر متحقق ہوگی؟'' (لذّت اور سرور نہیں آیا تو پتہ ہی نہیں لگ سکتا کہ نماز کی حقیقت کیا ہے) فرمایا ''اور یہ اس وقت ہوگا جبکہ روح بھی ہمہ نیستی اور تذلّل تام ہو کر آستانہ اُلوہیت پہ گرے''۔ (پس رُوح کو بھی اسی طرح سجدہ کرنا چاہئے اور اللہ تعالیٰ کے آگے گرنا چاہئے جس طرح انسان کا جسم سجدے میں چلا جاتا ہے) ''اور جو زبان بولتی ہے روح بھی بولے'' (جو الفاظ زبان سے بولے جارہے ہیں وہ دل سے نکلنے والے الفاظ ہوں۔) فرمایا کہ ''اس وقت ایک سرور اور نور اور تسکین حاصل ہو جاتی ہے''۔ فرماتے ہیں کہ ''میں اس کو اَور کھول کر لکھنا چاہتا ہوں کہ انسان جس قدر مراتب طے کر کے انسان ہوتا ہے یعنی کہاں نطفہ بلکہ اس سے بھی پہلے نطفے کے اجزاء یعنی مختلف قسم کی اغذیہ اور ان کی ساخت اور بناوٹ پھر نطفے کے بعد مختلف مدارج کے بعد بچہ۔ پھر جوان۔ بوڑھا۔ غرض ان تمام عالموں میں جو اس پر مختلف اوقات میں گزرے ہیں اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کا معترف ہو اور وہ نقشہ ہر آن اس کے ذہن میں کھنچا رہے تو بھی وہ اس قابل ہو سکتا ہے کہ ربوبیت کے مدمقابل میں اپنی عبودیت کو ڈال دے''۔ انسان جب یہ سارا سوچے کہ میں کس طرح پیدا ہوا؟ کس طرح مختلف مراحل میں سے گزرا؟ کس طرح بڑا ہوا؟ کس طرح اللہ تعالیٰ نے مجھے پالا پوسا بڑا کیا؟ تو تبھی صحیح طرح، صحیح عبودیت کا حق، ایک عبد بننے کا حق انسان سوچ سکتا ہے اور ادا کر سکتا ہے) فرمایا کہ ''غرض مدعا یہ ہے کہ نماز میں لذت اور سرور بھی عبودیت اور ربوبیت کے ایک تعلق سے پیدا ہوتا ہے۔ جب تک اپنے آپ کو عدم محض یا مشابہ بالعدم قرار دے کر'' (جب تک بے وقعت اور بے حقیقت نہ سمجھو گے) ''جو ربوبیت کا ذاتی تقاضا ہے نہ ڈال دے اس کا فیضان اور پَرتو اس پر نہیں پڑتا''۔ (اللہ تعالیٰ کے فیض سے فائدہ اٹھانا ہے تو کامل عبودیت پیدا کرنی ہوگی۔) فرمایا کہ ''اور اگر ایسا ہو تو پھر اعلیٰ درجہ کی لذّت حاصل ہوتی ہے جس سے بڑھ کر کوئی حظ نہیں ہے۔ اس مقام پر انسان کی روح جب ہمہ نیستی ہو جاتی ہے تو وہ خدا کی طرف ایک چشمہ کی طرح بہتی ہے اور ماسوی اللہ سے اسے انقطاعِ تام ہو جاتا ہے''۔ (اللہ کے علاوہ ہر دوسری چیز سے وہ مکمل طور پر تعلق کاٹ لیتا ہے۔) ''اس وقت خدائے تعالیٰ کی محبّت اس پر گرتی ہے۔ اس اتّصال کے وقت ان دو جوشوں سے جو اوپر کی طرف سے ربوبیت کا جوش اور نیچے کی طرف سے عبودیت کا جوش ہوتا ہے ایک خاص کیفیت پیدا ہوتی ہے''۔ (ایسا تعلق جب پیدا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی ربوبیت پھر جوش میں آتی ہے اور انسان کی عبودیت کا بھی ایک جوش پیدا ہو رہا ہوتا ہے اور جب یہ دونوں ملتے ہیں تو آپ نے فرمایا کہ تب ''ایک خاص کیفیت پیدا ہوتی ہے۔ اس کا نام صلوٰۃ ہے''۔ (اس خاص کیفیت کا نام صلوٰۃ ہے جو ربوبیت اور عبودیت کے ملنے سے پیدا ہو۔) فرمایا کہ ''پس یہی وہ صلوٰۃ ہے جو سیّئات کو بھسم کر جاتی ہے''۔ (اس طرح کی نماز ہو اس طرح کی صلوٰۃ ہو تبھی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ برائیوں کو ختم کرتی ہے۔ تو پھر برائیاں ختم ہوتی ہیں، ان کو جلا دیتی ہے۔) ''اور اپنی جگہ ایک نور اور چمک چھوڑ دیتی ہے جو سالک کو راستے کے خطرات اور مشکلات کے وقت ایک منور شمع کا کام دیتی ہے''۔ (ایک روشنی کا کام دیتی ہے۔ ایک ٹارچ لائٹ کا کام دیتی ہے) ''اور ہر قسم کے خس و خاشاک اور ٹھوکر کے پتھروں اور خار و خس سے جو اس کی راہ میں ہوتی ہیں آگاہ کر کے بچاتی ہے''۔ (ہر برائی نظر آ جاتی ہے۔) ''اور یہی وہ حالت ہے جبکہ اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنۡہٰی عَنِ الۡفَحۡشَآءِ وَالۡمُنۡکَرِ (العنکبوت:46) کا اطلاق اس پر ہوتا ہے کیونکہ اس کے ہاتھ میں نہیں، اس کے دل میں ایک روشن چراغ رکھا ہوا ہوتا ہے''۔ (فرمایا یہی وہ حالت ہے جبکہ اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنۡہٰی عَنِ الۡفَحۡشَآءِ وَالۡمُنۡکَرِ کا اطلاق اس پر ہوتا ہے کہ نماز جو ہے وہ فحشاء اور گناہوں سے روکتی ہے۔ غلط چیزوں سے روکتی ہے۔ فرمایا کہ اس وقت اس کے دل میں ایک روشن چراغ رکھا ہوا ہوتا ہے) ''اور یہ درجہ کامل تذلّل، کامل نیستی، کامل فروتنی اور پوری اطاعت سے حاصل ہوتا ہے''۔ فرمایا ''پھر گناہ کا خیال اسے کیونکر آ سکتا ہے''۔ (جب یہ حالت ہو جاتی ہے تو گناہ کا خیال کس طرح آ سکتا ہے) ''اور انکار اس میں پیدا ہی نہیں ہو سکتا''۔ فرمایا کہ ''فحشاء کی طرف اس کی نظر اٹھ ہی نہیں سکتی۔ غرض ایک ایسی لذّت، ایسا سرور حاصل ہوتا ہے میں نہیں سمجھ سکتا کہ اسے کیونکر بیان کروں''۔

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 164 تا 166۔ ایڈیشن 1985ء)

پھر اس بات کی وضاحت فرماتے ہوئے کہ ایک غیرت مند مومن ہر حالت میں صرف اللہ تعالیٰ کے آگے ہی جھکتا ہے اور جھکنا چاہئے اور اللہ تعالیٰ کے غیر کو کسی صورت میں بھی اپنی امیدوں اور توجہ کا مرکز نہیں بنانا چاہئے۔ آپ فرماتے ہیں۔ ''پھر یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ یہ نماز جو اپنے اصلی معنوں میں نماز ہے، دعا سے حاصل ہوتی

جو الفاظ زبان سے بولے جارہے ہیں وہ دل سے نکلنے والے الفاظ ہوں

اس خاص کیفیت کا نام صلوٰۃ ہے جو ربوبیت اور عبودیت کے ملنے سے پیدا ہو

ہے''۔ (نماز بھی دعا سے حاصل ہوتی ہے۔) ''غیر اللہ سے سوال کرنا مومنانہ غیرت کے صریح اور سخت مخالف ہے کیونکہ یہ مرتبہ دعا کا اللہ ہی کے لئے ہے۔ جب تک انسان پورے طور پر حنیف ہو کر اللہ تعالیٰ ہی سے سوال نہ کرے اور اسی سے نہ مانگے، سچ سمجھو کہ حقیقی طور پر وہ سچا مسلمان اور سچا مومن کہلانے کا مستحق نہیں۔ اسلام کی حقیقت ہی یہ ہے کہ اس کی تمام طاقتیں اندرونی ہوں یا بیرونی، سب کی سب اللہ تعالیٰ ہی کے آستانہ پر گری ہوئی ہوں جس طرح پر ایک بڑا انجن بہت سی کلوں کو چلاتا ہے'' (بہت سے پرزوں کو ایک انجن چلاتا ہے) ''پس اسی طور پر جب تک انسان

پڑھنے میں سستی دکھائی اور اللہ کے سوا کسی اور طرف زیادہ انحصار کرنا شروع کر دیا تو پھر انسان اس درخت کی طرح دُور ہٹتا چلا جاتا ہے جس کی شاخوں کا رُخ اگر ایک طرف پھیر دیا جائے تو آہستہ آہستہ وہ شاخیں اسی طرف بڑھنی شروع ہو جاتی ہیں) فرمایا ''اور خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک سختی اور تشدد اس کے دل میں پیدا ہو کر اسے منجمد اور پتھر بنا دیتا ہے۔ جیسے وہ شاخیں''۔ (جو درخت کی شاخیں ایک طرف جھک رہی تھیں) ''پھر دوسری طرف مڑ نہیں سکتا۔ اسی طرح پر دل اور روح دن بدن خدا تعالیٰ سے دور ہوتی جاتی ہے۔ پس یہ بڑی خطرناک اور دل کو کپکپا

غیرت الوہیت کا ہے''۔ (اللہ تعالیٰ کو بڑی غیرت ہے۔) ''عبودیت اور دعا خاص اسی ذات کے مدّ مقابل ہیں''۔ (پس اسی ذات کے مدّ مقابل ہیں یعنی عبودیت اور دعا خاص کر اسی کو چاہئے۔) ''وہ پسند نہیں کر سکتا کہ کسی اور کو معبود قرار دیا جاوے یا پکارا جاوے۔ پس خوب یاد رکھو! اور پھر یاد رکھو! کہ غیر اللہ کی طرف جھکنا خدا سے کاٹنا ہے۔ نماز اور توحید کچھ ہی کہو کیونکہ توحید کے عملی اقرار کا نام ہی نماز ہے۔ اس وقت بے برکت اور بے سود ہوتی ہے جب اس میں نیستی اور تذلل کی روح اور حنیف دل نہ ہو''۔

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 166 تا 168)

نماز اور توحید کچھ ہی کہو کیونکہ توحید کے عملی اقرار کا نام ہی نماز ہے

اپنے ہر کام اور ہر حرکت و سکون کو اسی انجن کی طاقتِ عظمیٰ کے ماتحت نہ کر لیوے وہ کیونکر اللہ تعالیٰ کی اُلوہیت کا قائل ہو سکتا ہے اور اپنے آپ کو اِنِّیْ وَجَّہْتُ وَجْہِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ (الانعام: 80) کہتے وقت واقعی حنیف کہہ سکتا ہے؟ جیسے منہ سے کہتا ہے ویسے ہی ادھر کی طرف متوجہ ہو''۔ (جب اپنی تمام توجہ اللہ تعالیٰ کی طرف پھیرنے کا اظہار کرتا ہے اور اپنے آپ کو عبادت کرنے والا موحّد کہتا ہے تو فرمایا کہ پھر تمام توجہ اس طرف متوجہ ہونی چاہئے۔ فرمایا جب ایسی حالت ہو) ''تو لاریب وہ مسلم ہے''۔ (تب یقیناً وہ مسلمان ہے۔) ''وہ

دینے والی بات ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر دوسرے سے سوال کرے۔ اسی لئے نماز کا التزام اور پابندی بڑی ضروری چیز ہے تاکہ اوّلاً وہ ایک عادتِ راسخہ کی طرح قائم ہو اور رجوع الی اللہ کا خیال ہو۔ پھر رفتہ رفتہ وہ وقت خود آ جاتا ہے جبکہ انقطاعِ کُلّی کی حالت میں انسان ایک نور اور ایک لذّت کا وارث ہو جاتا ہے''۔ (پھر ہر چیز سے علیحدہ ہو جاتا ہے۔ کٹ جاتا ہے۔ اور صرف اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع ہوتا ہے۔ تب انسان کو ایک نور ملتا ہے اور لذّت حاصل ہوتی ہے۔) فرمایا ''مَیں اس امر کو پھر تاکید سے کہتا ہوں۔ افسوس ہے کہ مجھے وہ لفظ نہیں ملے جس میں غیر اللہ

پھر نماز میں وساوس پیدا ہونے کی وجہ بیان فرماتے ہیں بعض دفعہ کہتے ہیں کہ مختلف قسم کے وسوسے پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ خیالات آتے رہتے ہیں۔ فرمایا کہ:

''جن لوگوں کو خدا کی طرف پورا التفات نہیں ہوتا انہیں کو نماز میں بہت وساوس آتے ہیں۔ دیکھو ایک قیدی جبکہ ایک حاکم کے سامنے کھڑا ہوتا ہے تو کیا اس وقت اس کے دل میں کوئی وسوسہ گزر جاتا ہے؟''۔ (ایک قیدی جب حاکم کے سامنے کھڑا ہو تو اَور خیال اس کے دل میں آ ہی نہیں سکتا۔ یہی مثال ہے۔) فرمایا کہ ''ہرگز نہیں''۔ (کبھی اس کے دل میں یہ خیال نہیں آئے گا۔) ''وہ

جن لوگوں کو خدا کی طرف پورا التفات نہیں ہوتا انہیں کو نماز میں بہت وساوس آتے ہیں

مومن اور حنیف ہے۔ لیکن جو شخص اللہ تعالیٰ کے سوا غیر اللہ سے سوال کرتا ہے اور ادھر بھی جھکتا ہے وہ یاد رکھے کہ بڑا ہی بدقسمت اور محروم ہے کہ اس پر وہ وقت آ جانے والا ہے کہ وہ زبانی اور نمائشی طور پر اللہ تعالیٰ کی طرف نہ جھک سکے''۔ فرمایا کہ ''ترکِ نماز کی عادت اور کسل کی ایک وجہ یہ بھی ہے کیونکہ جب انسان غیر اللہ کی طرف جھکتا ہے تو رُوح اور دل کی طاقتیں اس درخت کی طرح (جس کی شاخیں ابتداءً ایک طرف کر دی جاویں اور اس طرف جھک کر پرورش پا لیں) ادھر ہی جھکتا ہے''۔ (پس یہ بہت اہم بات ہے۔ جب نماز ترک کی یا کمزوریاں دکھائیں۔ نماز

کی طرف رجوع کرنے کی برائیاں بیان کر سکوں۔ لوگوں کے پاس جا کر منت خوشامد کرتے ہیں۔ یہ بات خدا تعالیٰ کی غیرت کو جوش میں لاتی ہے کیونکہ یہ تو لوگوں کی نماز ہے۔ پس وہ اس سے ہٹتا ہے اور اسے دور پھینک دیتا ہے۔ مَیں موٹے الفاظ میں اس کو بیان کرتا ہوں۔ گو یہ امر اس طرح پر نہیں ہے مگر سمجھ میں خوب آ سکتا ہے کہ جیسے ایک مردِ غیّور کی غیرت تقاضا نہیں کرتی کہ وہ اپنی بیوی کو کسی غیر کے ساتھ تعلق پیدا کرتے ہوئے دیکھ سکے اور جس طرح پر وہ مرد ایسی حالت میں اس نابکار عورت کو واجب القتل سمجھتا بلکہ بسا اوقات ایسی وارداتیں ہو جاتی ہیں۔ ایسا ہی جوش اور

ہمہ تن حاکم کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور اس فکر میں ہوتا ہے کہ ابھی حاکم کیا حکم سناتا ہے۔ اس وقت تو وہ اپنے وجود سے بھی بالکل بے خبر ہوتا ہے۔ ایسا ہی جب صدقِ دل سے انسان خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کرے اور سچے دل سے اس کے آستانہ پر گرے تو پھر کیا مجال ہے کہ شیطان وساوس ڈال سکے''۔ (ملفوظات جلد 10 صفحہ 90-91)

نماز کی حفاظت کیوں کی جائے اور نماز کیوں پڑھی جائے؟ کیا اللہ تعالیٰ کو ہماری نمازوں کی ضرورت ہے؟ اکثر لوگوں کے ذہنوں میں یہ بھی سوال اٹھتے ہیں۔ آج کل کی دہریت کے اثر کی وجہ سے اٹھتے رہتے ہیں۔ اس بات

کی وضاحت فرماتے ہوئے کہ اللہ غنی ہے اور اسے ہماری عبادتوں کی ضرورت نہیں ہے بلکہ ہمیں اس کی ضرورت ہے۔ آپ فرماتے ہیں: ''پھر یہ بھی سمجھنا چاہئے کہ نماز کی حفاظت اس واسطے نہیں کی جاتی کہ خدا کو ضرورت ہے۔ خداتعالیٰ کو ہماری نمازوں کی کوئی ضرورت نہیں۔ وہ تو غنی عن العالمین ہے۔ اس کو کسی کی حاجت نہیں۔ بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ انسان کو ضرورت ہے اور یہ ایک راز کی بات ہے کہ انسان خود اپنی بھلائی چاہتا ہے اور اسی لئے وہ خدا سے مدد طلب کرتا ہے۔ کیونکہ یہ سچی بات ہے کہ انسان کا خداتعالیٰ سے تعلق ہو جانا حقیقی بھلائی کا حاصل کر لینا ہے۔

یہ سچی بات ہے کہ انسان کا خداتعالیٰ سے تعلق ہو جانا حقیقی بھلائی کا حاصل کر لینا ہے

ایسے شخص کی اگر تمام دنیا دشمن ہو جائے اور اس کی ہلاکت کے درپے رہے تو اس کا کچھ بگاڑ نہیں سکتی اور خداتعالیٰ کو ایسے شخص کی خاطر اگر لاکھوں کروڑوں انسان بھی ہلاک کرنے پڑیں تو کر دیتا ہے اور اس ایک کی بجائے لاکھوں کو فنا کر دیتا ہے''۔

(ملفوظات جلد 10 صفحہ 66۔ ایڈیشن 1985ء)

صحابہ کس طرح غالب آئے؟ اس کی وضاحت کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں: ''اخلاص جیسی اَور کوئی تلوار دلوں کو فتح کرنے والی نہیں۔ ایسے ہی امور سے وہ لوگ دنیا پر غالب آ گئے تھے صرف زبانی باتوں سے کچھ نہیں ہوسکتا''۔

فرمایا کہ ''اب نہ پیشانی میں نور اور نہ روحانیت ہے اور نہ معرفت کا کوئی حصہ''۔ (نماز کی معرفت نہیں ہے۔ نماز پڑھنے کی وجہ سے جو نور ملتا ہے وہ نہیں ہے۔ نمازیں بھی بوجھ سمجھی جاتی ہیں) فرمایا کہ ''خداتعالیٰ ظالم نہیں ہے۔ اصل بات ہی یہی ہے کہ ان کے دلوں میں اخلاص نہیں۔ صرف ظاہری اعمال سے جو رسم اور عادت کے رنگ میں کئے جاتے ہیں کچھ نہیں بنتا''۔ (اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جماعت میں بہت سارے ایسے ہیں جو خالص ہو کر نمازیں پڑھنے والے ہیں۔ یہ عمومی حالت آپ اُس زمانے کی بیان فرمارہے ہیں۔ پس یہ ہمارے لئے بھی سبق ہے اور ایک تنبیہ بھی ہے۔ ان باتوں کاخیال رکھیں) فرمایا ''اس سے کوئی یہ نہ سمجھ لے کہ مَیں نماز کی تحقیر کرتا ہوں۔ وہ نماز جس کا ذکر قرآن میں ہے اور وہ معراج ہے۔ بھلا ان نمازیوں سے کوئی پوچھے تو سہی کہ ان کو سورہ فاتحہ کے معنی بھی آتے ہیں۔ پچاس پچاس برس کے نمازی ملیں گے مگر نماز کا مطلب اور حقیقت پوچھو تو اکثر بے خبر ہوں گے حالانکہ تمام دنیوی علوم ان علوم کے سامنے ہیچ ہیں۔ بایں دنیوی علوم کے واسطے تو جان توڑ محنت اور کوشش کی جاتی ہے اور اس طرف سے ایسی بے التفاتی ہے کہ اسے جنتر منتر کی طرح پڑھ جاتے ہیں''۔ (اکثر مسلمانوں میں سے یہی حالت دیکھیں گے) فرمایا ''مَیں تو یہاں تک بھی کہتا ہوں کہ اس بات سے مت رکو کہ نماز میں اپنی زبان میں دعائیں کرو۔ بیشک اردو میں، پنجابی میں، انگریزی میں جو جس کی زبان ہو اُسی میں دعا کر لے۔ مگر ہاں یہ ضروری ہے کہ خداتعالیٰ کے کلام کو اِسی طرح پڑھو۔ اس میں اپنی طرف سے کچھ دخل مت دو۔ اس کو اِسی طرح پڑھو اور معنی سمجھنے کی کوشش کرو۔ اِسی طرح ماثورہ دعاؤں کا بھی اسی زبان میں التزام رکھو۔ قرآن اور ماثورہ دعاؤں کے بعد جو چاہو خداتعالیٰ سے مانگو اور جس زبان میں چاہو مانگو۔ وہ سب زبانیں جانتا ہے۔ سنتا ہے۔ قبول کرتا ہے''۔ فرمایا ''اگر تم اپنی نماز کو باحلاوت اور پُرذوق بنانا چاہتے ہو تو ضروری ہے کہ اپنی زبان میں کچھ نہ کچھ دعائیں کرو۔ مگر اکثر یہی دیکھا گیا ہے کہ نمازیں تو ٹکّریں مار کر پوری کر لی جاتی ہیں۔ پھر لگتے ہیں دعائیں کرنے''۔ (اکثر مسلمان ملکوں میں غیر احمدیوں میں یہی رواج ہے کہ نماز جلدی جلدی پڑھ لی۔ اس کے بعد ہاتھ اٹھا کے دعا کرنے لگ گئے۔ فرمایا یہ دعائیں کرنے لگ جاتے ہیں۔ فرمایا کہ اس سے ظاہر تو یہی لگتا ہے کہ) ''نماز تو ایک ناحق کا ٹیکس ہوتا ہے۔ اگر کچھ اخلاص ہوتا ہے تو نماز کے بعد میں ہوتا ہے۔ یہ نہیں سمجھتے کہ نماز خود دعا کا نام ہے جو بڑے عجز، انکسار، خلوص اور اضطراب سے مانگی جاتی ہے۔ بڑے بڑے عظیم الشان کاموں کی کنجی صرف دعا ہی ہے۔ خداتعالیٰ کے فضل کے دروازے کھولنے کا پہلا مرحلہ دعا ہی ہے''۔ فرمایا کہ ''نماز کو رسم اور عادت کے رنگ میں پڑھنا مفید نہیں بلکہ ایسے نمازیوں پر تو خود خداتعالیٰ نے لعنت اور وَیْل بھیجا ہے چہ جائیکہ ان کی نماز کو قبولیت کا شرف حاصل ہو۔ وَیْلٌ لِّلْمُصَلِّیْنَ خود خداتعالیٰ نے فرمایا ہے۔ یہ ان نمازیوں کے حق میں ہے جو نماز کی حقیقت سے اور اس کے مطالب سے بے خبر ہیں۔ صحابہؓ تو خود عربی زبان رکھتے تھے اور اس کی حقیقت کو خوب سمجھتے تھے مگر ہمارے واسطے یہ ضروری ہے کہ اس کے معانی سمجھیں اور اپنی نماز میں اس طرح حلاوت پیدا کریں۔ مگر ان لوگوں نے تو ایسا سمجھ لیا ہے جیسے کہ دوسرا نبی آ گیا ہے اور اس نے گویا نماز کو منسوخ ہی کر دیا ہے''۔ (آپ کے خلاف جو لوگ باتیں کرتے ہیں ان کے بارے میں آپ فرمارہے ہیں جب مَیں یہ کہتا ہوں کہ اپنی زبان میں دعائیں کرو تو کہتے ہیں کہ نئی شریعت لے آئے۔) فرمایا ''دیکھو خداتعالیٰ کا اس میں فائدہ نہیں بلکہ خود انسان ہی کا اس میں بھلا ہے کہ اُس کو خداتعالیٰ کی حضوری کا موقع دیا جاتا ہے اور عرض معروض کرنے کی عزّت عطا کی جاتی ہے جس سے یہ بہت سی مشکلات سے نجات پا سکتا ہے۔ مَیں حیران ہوں کہ وہ لوگ کیونکر زندگی بسر کرتے ہیں جن کا دن بھی گزر جاتا ہے اور رات بھی گزر جاتی ہے مگر وہ نہیں جانتے کہ ان کا کوئی خدا بھی ہے۔ یاد رکھو کہ ایسا انسان آج بھی ہلاک ہوا اور کل بھی''۔ فرمایا کہ ''مَیں ایک ضروری نصیحت کرتا ہوں کاش لوگوں کے دل میں پڑ جاوے۔ دیکھو عمر گزری جا رہی ہے غفلت کو چھوڑ دو اور تضرّع اختیار کرو۔ اکیلے ہو ہو کر خداتعالیٰ سے دعا کرو کہ خدا ایمان کو سلامت رکھے اور تم پر وہ راضی اور خوش ہو جائے''۔

اگر تم اپنی نماز کو باحلاوت اور پُرذوق بنانا چاہتے ہو تو ضروری ہے کہ اپنی زبان میں کچھ نہ کچھ دعائیں کرو

(ملفوظات جلد 10 صفحہ 411 تا 413۔ ایڈیشن 1985ء)

ایک موقع پر نصیحت کرتے ہوئے کہ حقیقی نماز کیا چیز ہے؟ آپ فرماتے ہیں کہ:

’’وَالَّذِیْنَ جَاھَدُوْا فِیْنَا لَنَھْدِیَنَّھُمْ سُبُلَنَا (العنکبوت:70) پوری کوشش سے اس کی راہ میں لگے رہو منزلِ مقصود تک پہنچ جاؤ گے‘‘۔(کوشش کرو جہاد کرو۔فرمایا کہ توبہ واستغفار وصول الی اللہ کا ذریعہ ہے۔ اس طرف توجہ دینی چاہئے۔اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے اور جو لوگ ہمارے رستے میں کوشش کرتے ہیں ان کو ہم پھر صحیح رستوں کی طرف رہنمائی بھی کر دیتے ہیں۔) فرمایا کہ ’’اللہ تعالیٰ کو کسی سے بخل نہیں۔آخر انہیں مسلمانوں میں سے وہ تھے جو قطب اور اَبدال اور غوث ہوئے۔اب بھی اُس کی رحمت کا دروازہ بند نہیں۔قلبِ سلیم پیدا کرو۔نماز سنوار کر پڑھو۔دعائیں کرتے رہو۔ہماری تعلیم پر چلو۔ہم بھی دعا کریں گے۔یاد رکھو! ہمارا طریق بعینہٖ وہی ہے جو آنحضرت ﷺ اور صحابہ کرام کا تھا۔آج کل فقراء نے کئی بدعتیں نکال لی ہیں۔یہ چلّے اور وِرد وظائف جو انہوں نے رائج کر لئے ہیں ہمیں ناپسند ہیں‘‘۔(بہت سارے لوگ کہتے ہیں کہ بتائیں فلاں کیا دعا کریں۔خاص دعا کیا ہے۔خاص کوشش کیا کرنی چاہئے۔اصل چیز نماز ہے۔نماز کی طرف ہر احمدی کی پوری توجہ ہونی چاہئے)۔فرمایا کہ ’’اصل طریقِ اسلام قرآن مجید کو تدبّر سے پڑھنا اور جو کچھ اس میں ہے اس پر عمل کرنا اور نماز توجہ کے ساتھ پڑھنا اور دعائیں توجہ اور انابت الی اللہ سے کرتے رہنا۔بس نماز ہی ایسی چیز ہے جو معراج کے مراتب تک پہنچا دیتی ہے۔یہ ہے تو سب کچھ ہے‘‘۔

(ملفوظات جلد 10 صفحہ 107۔ایڈیشن 1985ء)

اور معراج پر پہنچانے والی نماز وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کے حضور کھڑا ہونے والے کے دل کو پگھلا دے۔پھر فرائض نمازوں کے ساتھ تہجد کی تاکید بھی آپ نے فرمائی اور انصاراللہ کو تو خاص طور پر اس کا بھی التزام کرنا چاہئے۔

آپ فرماتے ہیں:

’’اس زندگی کے کُل اَنفاس اگر دنیاوی کاموں میں گزر گئے تو آخرت کے لئے کیا ذخیرہ کیا‘‘۔(اگر ساری سانسیں اور ساری عمر دنیاوی کاموں کے لئے گزار دی تو آخرت کے لئے کیا ذخیرہ کیا) فرمایا کہ ’’تہجد میں خاص کر اٹھو اور ذوق اور شوق سے ادا کرو۔درمیانی نمازوں میں بہ باعث ملازمت کے ابتلا آجاتا ہے‘‘۔(یعنی آگے پیچھے بھی ہو جاتی ہیں۔بعض دفعہ ایسا ابتلا بھی آجاتا ہے کہ قضاء بھی ہو جاتی ہیں۔) فرمایا کہ ’’رازق اللہ تعالیٰ ہے۔نماز اپنے وقت پر ادا کرنی چاہئے۔ظہر وعصر کبھی کبھی جمع ہوسکتی ہے۔اللہ تعالیٰ جانتا تھا کہ ضعیف لوگ ہوں گے اس لئے یہ گنجائش رکھ دی۔مگر یہ گنجائش تین نمازوں کے جمع کرنے میں نہیں ہوسکتی۔جبکہ ملازمت میں اور دوسرے کئی امور میں لوگ سزا پاتے ہیں اور موردِ عتابِ حُکّام ہوتے ہیں تو اگر اللہ تعالیٰ کے لئے تکلیف اٹھاویں تو کیا خوب ہے‘‘۔

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 6۔ایڈیشن 1985)

اگر دنیاوی کاموں میں بھی تکلیفیں اٹھا رہے ہوتے ہیں، اگر نماز کے لئے، فرض پورا کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کے احکام پر چلنے کے لئے تھوڑی سی تکلیف اٹھا لو تو کیا حرج ہے۔) آپ فرماتے ہیں کہ ’’یہ اللہ تعالیٰ کا کمال فضل ہے کہ اس نے کامل اور مکمل عقائد کی راہ ہم کو اپنے نبی کریم ﷺ کے ذریعہ بِدُوں مشقّت و محنت کے دکھائی ہے‘‘۔(بغیر کسی مشقّت اور محنت کے ہمیں راستہ دکھا دیا۔) ’’وہ راہ جو آپ لوگوں کو اس زمانہ میں دکھائی گئی ہے بہت سے عالِم ابھی تک اس سے محروم ہیں‘‘۔(احمدیوں کو اللہ تعالیٰ نے مسیح موعود کو ماننے کی وجہ سے وہ رستہ دکھا دیا۔) ’’پس خدا تعالیٰ کے اس فضل اور نعمت کا شکر کرو اور وہ شکر یہی ہے کہ سچے دل سے ان اعمال صالحہ کو بجا لاؤ جو عقائدِ صحیحہ کے بعد دوسرے حصہ میں آتے ہیں اور اپنی عملی حالت سے مدد لے کر دعا مانگو کہ وہ ان عقائد صحیحہ پر ثابت قدم رکھے اور اعمال صالحہ کی توفیق بخشے۔حصّہ عبادات میں صوم، صلوٰۃ وزکوٰۃ وغیرہ امور شامل ہیں۔اب خیال کرو کہ مثلاً نماز ہی ہے یہ دنیا میں آئی ہے لیکن دنیا سے نہیں آئی۔آنحضرت ﷺ نے فرمایا قُرَّۃُ عَیْنِیْ فِی الصَّلٰوۃِ‘‘۔

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 150-149۔ایڈیشن 1985ء)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس بات کی وضاحت فرماتے ہوئے کہ حقیقی توحید کس طرح پوری ہوتی ہے فرمایا:

’’توحید تب ہی پوری ہوتی ہے کہ کُل مرادوں کا معطی اور تمام اَمراض کا چارہ اور مدار وہی ذاتِ واحد ہو۔ لا الٰہ الّا اللّٰہ کے معنی یہی ہیں۔صوفیوں نے اس میں اِلٰہ کے لفظ سے محبوب، مقصود، معبود مراد لی ہے‘‘۔ فرمایا ’’بے شک اصل اور سچ یونہی ہے۔جب تک انسان کامل طور پر توحید پر کاربند نہیں ہوتا اس میں اسلام کی محبت اور عظمت قائم نہیں ہوتی۔اور پھر میں اصل ذکر کی طرف رجوع کر کے کہتا ہوں کہ نماز کی لذّت اور سرور اُسے حاصل نہیں ہو سکتا۔مدار اسی بات پر ہے کہ جب تک برے ارادے، ناپاک اور گندے منصوبے بھسم نہ ہوں، اَنانیت اور شیخی دُور ہو کر نیستی اور فروتنی نہ آئے، خدا کا سچا بندہ نہیں کہلا سکتا۔اور عبودیت کاملہ کے سکھانے کے لئے بہترین معلّم اور افضل ترین ذریعہ نماز ہی ہے‘‘۔ فرمایا ’’مَیں پھر تمہیں بتلاتا ہوں کہ اگر خدا تعالیٰ سے سچا تعلق، حقیقی اِرتباط قائم کرنا چاہتے ہو تو نماز پر کاربند ہو جاؤ اور ایسے کاربند بنو کہ تمہارا جسم، نہ تمہاری زبان بلکہ تمہاری رُوح کے ارادے اور جذبے سب کے سب ہمہ تن نماز ہو جائیں‘‘۔

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 170-169۔ایڈیشن 1985ء)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو حقیقی توحید پر قائم ہونے، اپنی نمازوں کی حفاظت کرنے اور پُرسرور نمازیں پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔غیر اللہ کو اپنا معبود بنانے کی بجائے ہم ہمیشہ اللہ تعالیٰ کو اپنا حقیقی معبود بنانے والے ہوں۔ انصاراللہ کا اجتماع جہاں ہو رہا ہے وہاں مجھے پتا لگا ہے کہ شاید مغرب اور عشاء کی نمازیں پڑھنے کا انتظام نہیں ہو گا کیونکہ شام کو ایک معیّن وقت کے بعد انہوں نے وہ جگہ چھوڑنی بھی ہے۔شاید ہال خالی کرنا ہے۔اگر تو یہ صحیح ہے تو پھر انتظامیہ کو اجتماع کا انتظام ایسا کرنا چاہئے کہ دوسری جگہ جہاں بھی لے کے جانا ہے وہاں پر باجماعت نماز کا انتظام ہو سکے۔اور آئندہ بھی انصاراللہ کو چاہئے کہ اپنے اجتماعات ایسی جگہ منعقد کریں جہاں پانچوں وقت کی نمازوں کا اہتمام بھی ہو سکے۔بہرحال اللہ تعالیٰ ان کا اجتماع کامیاب کرے اور ہمیں حقیقی عابد بنائے۔

(خطبات مسرور جلد 15)

تلخیص از مضمون مکرم عبدالستار خان صاحب مربی سلسلہ

صحابہ رسول ﷺ کا تعلق باللہ اور ذوقِ عبادت

حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ عالم روحانیت کے سراج منیر، مہر درخشاں، سیدالانبیاء اور فخر المرسلین تھے۔ آپؐ کے نور کی تجلی جب آپ کے فدائی اور مخلص صحابہ پر ہوئی تو آسمان روحانیت پر ستاروں کی مانند جگمگانے لگے، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

أَصْحَابِي كَالنُّجُوْمِ فَبِأَيِّهِمُ اقْتَدَيْتُمُ اهْتَدَيْتُمْ کہ میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں، جس کی بھی پیروی کرو گے وہ تمہیں خدائے واحد ویگانہ کے راستہ کی طرف لے جائے گا۔ ان خوش نصیبوں کے سروں پر رضاء باری تعالیٰ کا حسین تاج سجایا گیا اور عرش کے خدا نے گواہی دی کہ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ کہ خدا ان سے راضی ہو گیا اور وہ خدا سے راضی ہو گئے۔

ربّ ذوالجلال کی خاطر

ایک دن سردارانِ قریش نے مسجد حرام کے پاس حضرت نبی کریم ﷺ سے سوال وجواب کرنا شروع کر دیئے۔ پھر پکڑ کر زدوکوب کرنے لگ گئے۔ حضرت ابو بکرؓ نے شوروغل سنا اور دوڑے ہوئے آئے اور کہا تمہارا برا ہو۔ اس عظیم انسان سے اس لئے لڑتے ہو کہ وہ کہتا ہے کہ میرا ربّ اللہ ہے اور یہ تمہارے پاس روشن دلائل لے کر آیا ہے۔ چنانچہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو چھوڑ دیا اور حضرت ابو بکر کو مارنے لگ گئے۔ آپ کی بیٹی حضرت اسماء کہتی ہیں کہ ابا گھر آئے۔ آپ جب بالوں کی مینڈھی کو ہاتھ لگاتے تو وہ آپ کے ہاتھ میں آجاتی اس پر بھی کوئی شکوہ نہ تھا۔ بلکہ فرماتے رہے۔ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ۔ (استیعاب جلد 1 صفحہ 343)

درس توحید

جب حضرت نبی کریم ﷺ کی وفات ہوئی تو صحابہ کرام پر غم کا پہاڑ ٹوٹ پڑا۔ ان کے دلوں کو یقین نہیں آتا تھا کہ ان کا محبوب آقا جدا ہو گیا ہے۔ حضرت عمر تلوار لے کر لہرانے لگ گئے کہ جو کہے گا رسول اللہ وفات پا گئے ہیں مَیں اس کا سر قلم کر دوں گا۔

سیدنا حضرت ابو بکر تشریف لائے۔ رسول اللہ کے چہرہ مبارک سے کپڑا اٹھایا اور کہا اِنَّا لِلّٰهِ اور مبارک پیشانی پر بوسہ دینے کے بعد بے اختیار منہ سے یہ الفاظ نکلے۔ ہائے دوست رخصت ہو گیا۔ پھر سر جھکایا اور دوبارہ پیشانی کو بوسہ دے کر چہرہ مبارک ڈھانک دیا اور کہا آپ کی زندگی کیا اچھی تھی اور موت بھی کیا اچھی ہے۔ آنکھوں سے آنسو رواں ہو گئے اور کہا میرے ماں باپ آپ پر قربان۔ اللہ کی قسم اللہ آپ پر دو موتیں جمع نہیں کرے گا۔ وہ موت جو مقدر تھی ہو گئی۔ لیکن آپ کے مشن پر موت کبھی وارد نہیں ہو گی۔

اس کے بعد باہر تشریف لائے جہاں حضرت عمر تلوار لہرا رہے تھے اور کہہ رہے تھے کہ جو رسول اللہ کی وفات کا اعلان کرے گا اس کا سر تن سے جدا کر دوں گا۔ آپ نے بڑی جرأت و بہادری سے حضرت عمرؓ کو مخاطب ہو کر فرمایا۔ علیٰ رسلك عمر ٹھہر جاؤ۔ پھر صحابہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔

جو شخص محمد ﷺ کی عبادت کرتا تھا وہ سن لے کہ محمد ﷺ فوت ہو چکے اور جو اللہ کی عبادت کرتا تھا وہ جان لے کہ خدا زندہ ہے وہ کبھی نہیں مرے گا۔ اللہ نے فرمایا ہے وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ ۚ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ۔

(بخاری کتاب المغازی باب مرض النبی و وفاتہ)

سبحان اللہ۔حضرت نبی کریم ﷺ کی وفات کے بعد سیدنا حضرت ابوبکرؓ نے توحید ہی کا درس دیا جس کے قیام کی خاطر رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تھے اور اس کی راہ میں بے شمار دکھ اور مصائب برداشت کیے۔ یہ توحید باری تعالیٰ سے پیار کا ایسا واقعہ ہے جو ہمیشہ زندہ رہے گا۔

توحید کی خاطر قربانیاں

صحابہ کرامؓ نے توحید باری تعالیٰ کی خاطر المناک مشکلات کو برداشت کیا، جانیں قربان کیں۔انہیں تیروں اور تلواروں سے شہید کیا گیا۔صلیب پر اذیتیں دے کر راہ مولا میں قربان کر دیا گیا۔عین دوپہر کے وقت مکہ کی تپتی ہوئی گرم ریت اور پتھروں پر گھسیٹا گیا۔الٹا لٹکا کر نیچے آگ جلادی گئی۔لوہے کی زرہیں پہنا کر چلچلاتی دھوپ میں کھڑا کر دیا گیا۔بھوک اور پیاس کی اذیتیں دی گئیں۔شیر خوار بچوں کو دودھ سے محروم کیا گیا۔سوشل بائیکاٹ کیا گیا۔ اموال اور جائیدادیں چھین لی گئیں۔ وطن سے بے وطن کر دیا گیا۔عبادت گاہیں گرادی گئیں۔خدائے واحد کی عبادت سے روکا گیا۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے یہ سب دکھ، مصائب اور تکالیف ربّ ذوالجلال کی خاطر خندہ پیشانی سے قبول کئے اور توحید کے علم کو بلند سے بلند تر کرتے چلے گئے۔

خدائے بزرگ و برتر نے ان شاندار قربانیوں کو بہت ہی پیار اور محبّت کی نظر سے دیکھا اور شرفِ قبولیت عطا فرماتے ہوئے ان بزرگ ہستیوں کو زندہ جاوید کر دیا جن پر قومیں ابدالآباد تک فخر کرتی رہیں گی۔

توحید سے عشق

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ایک صحابی کو ایک لشکر پر سردار بنا کر بھیجا۔ وہ صحابی اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھاتے تو اپنی قرأت کو قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پر ختم کرتے۔ جب وہ لوگ واپس لوٹے تو رسول اللہ ﷺ کے پاس اس بات کا ذکر ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔اس سے دریافت کرو کہ وہ ایسا کیوں کرتا ہے۔صحابہ نے ان سے دریافت کیا تو انہوں نے جواب دیا (میں اس لئے قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ کے ساتھ ختم کرتا ہوں) کہ اس میں اللہ تعالیٰ کی صفت (احد) کا ذکر ہے اور میں اس کے پڑھنے کو محبوب رکھتا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس کو بتادو کہ اللہ تعالیٰ بھی اس کو محبوب جانتا ہے۔ (ترمذی کتاب فضائل القرآن)

نماز سے قبل نیا وضو

نماز دین کا ستون، مومن کا معراج اور قرب الٰہی کا بنیادی ذریعہ ہے۔اگر ہر نماز سے قبل نیا وضو کر لیا جائے تو بڑے ثواب کا باعث ہے۔آنحضرت ﷺ کے صحابہ کرام کو نماز سے جو لگاؤ اور محبّت تھی اس کی وجہ سے بعض صحابہ اس بات کی خاص پابندی کیا کرتے تھے کہ ہر نماز سے قبل نیا وضو کیا جائے۔چنانچہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے بارے میں کتب احادیث میں لکھا ہے کہ وہ ہر نماز سے قبل نیا وضو کیا کرتے تھے۔ (ابوداؤد کتاب الطہارۃ)

نماز باجماعت

صحابہ کرامؓ نہایت مستعدی و سرگرمی کے ساتھ نماز پنجگانہ ادا فرماتے تھے، سخت سے سخت مصروفیت کی حالت میں بھی جب نماز کا وقت آتا تو صحابہ تمام کاروبار چھوڑ کر سیدھے مسجد کی طرف ادائیگی نماز کے لئے چلے جاتے۔

حضرت سفیان ثوری سے روایت ہے کہ صحابہ خرید و فروخت کیا کرتے تھے۔لیکن فرض نمازوں کو ہر صورت میں جماعت کے ساتھ ادا کرتے۔

حضرت عبد اللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ ایک بار میں بازار میں تھا کہ نماز کا وقت آگیا۔تمام صحابہ دکانیں بند کر کے مسجد چلے گئے۔قرآن کریم کی یہ آیت رِجَالٌ لَّا تُلْهِيْهِمْ ... انہی کے بارہ میں نازل ہوئی۔یعنی یہ ایسے لوگ ہیں جن کو تجارت خرید و فروخت خدا کی یاد سے غافل نہیں کرتی۔ (فتح الباری جلد 4 صفحہ 253)

سہارا لے کر آئے

احادیث سے پتہ چلتا ہے کہ صحابہ کو نماز باجماعت ادا کرنے کا اس حد تک شوق تھا کہ بیماری اور تکلیف کے باوجود یہ کوشش کرتے کہ نماز مسجد میں ادا کی جائے۔ چنانچہ بعض صحابہ دوسروں کا سہارا لے کر مسجد پہنچتے اور نماز باجماعت ادا فرماتے۔ (نسائی کتاب الامامۃ)

بارش میں بھی

اگرچہ حضرت نبی کریم ﷺ نے یہ اجازت دی ہوئی تھی کہ بارش میں گھروں میں نماز پڑھ لی جائے لیکن آپ کے صحابہ کو حضورؐ کی اقتداء میں نماز پڑھنے کا اس قدر شوق اور لگن تھی کہ بعض صحابہ بارش والی رات میں بھی گھروں سے اس لئے نکل پڑتے تا کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز ادا کر سکیں۔ (ابوداؤد کتاب الادب)

نماز باجماعت کا انتظار

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ رات عشاء کی نماز باجماعت پڑھانے کے لئے دیر تک تشریف نہ لا سکے۔عورتیں اور بچے انتظار میں سو گئے تو حضرت عمرؓ نے حضورؐ کو پکارا۔حضورؐ تشریف لائے اور فرمایا ساری دنیا میں تمہارے سوا اور کہیں لوگ اس نماز کے انتظار میں نہیں۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ یہ ان دنوں کی بات ہے جب مدینہ کے سوا اور کہیں نماز نہیں ہوتی تھی۔

ایک دوسری روایت میں ہے کہ آنحضرت ﷺ نے کسی کام کی وجہ سے عشاء کی نماز بہت دیر سے پڑھائی اور اصحاب انتظار میں بیٹھے رہے۔بعض کو نیند بھی آگئی۔ آنحضرت ﷺ تشریف لائے اور فرمایا تم لوگ نماز کے انتظار میں تھے گویا نماز ہی پڑھتے رہے۔یعنی نماز پڑھنے کا ثواب ملتا رہا۔ (بخاری کتاب مواقیت الصلوٰۃ)

نماز سے لگاؤ

محبوب سے محبوب چیز بھی اگر صحابہ کی نماز میں خلل انداز ہوتی تو وہ ان کی نگاہ میں مبغوض ہو جاتی۔ایک دن حضرت ابوطلحہ انصاری اپنے باغ میں نماز پڑھ رہے تھے کہ ایک چڑیا اڑتی ہوئی آئی۔ چونکہ باغ بہت گھنا تھا اور کھجوروں کی شاخیں باہم ملی ہوئی تھیں۔ چڑیا ان میں پھنس گئی اور نکلنے کی راہ ڈھونڈنے لگی۔ ان کو باغ کی شادابی اور اس کی اچھل کود کا یہ منظر بہت پسند آیا اور اس کو تھوڑی دیر

دیکھتے رہے۔ پھر نماز کی طرف توجہ کی تو یہ یاد نہ آیا کہ کتنی رکعتیں پڑھی ہیں۔ دل میں کہا کہ اس باغ نے یہ فتنہ کیا ہے۔ فوراً حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سارا واقعہ بیان کرنے کے بعد کہا کہ اس باغ کو میں صدقہ میں دیتا ہوں۔ (مؤطا امام مالک کتاب الصلوٰۃ)

زخمی حالت میں نماز

سخت سے سخت تکلیف میں بھی صحابہ کرام کی نماز قضا نہیں ہوتی تھی۔ جس دن حضرت عمر کو زخم لگا اسی رات کی صبح لوگوں نے نماز فجر کے لئے جگایا تو بولے ہاں جو شخص نماز چھوڑ دے اسلام میں اس کا کوئی حصہ نہیں۔ چنانچہ اسی حالت میں کہ زخم سے مسلسل خون جاری تھا نماز پڑھی۔

(بخاری ابواب صلوٰۃ الخوف)

تلوار کے سایہ میں نماز

بزرگ صحابی حضرت خبیبؓ کو جب شہید کیا جانے لگا تو انہوں نے اپنے قاتلوں سے اجازت مانگی کہ مجھے دو رکعت نماز پڑھ لینے دو۔ بخاری میں روایت ہے کہ یہ پہلے شخص تھے جنہوں نے قتل کے وقت دو رکعت ادا کرنے کا طریق جاری کیا۔ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا اگر مجھے یہ اندیشہ نہ ہوتا کہ تم کہو گے کہ گھبرا کر ایسا کر رہا ہے تو مَیں اَور زیادہ خدا سے محوِ راز و نیاز ہوتا۔ پھر یہ اشعار پڑھتے ہوئے اپنے مولا کے حضور حاضر ہو گئے۔

(ترجمہ) جب میں مسلمان ہونے کی حالت میں قتل کیا جاؤں تو مَیں پرواہ نہیں کرتا کہ کس پہلو گرتا ہوں۔ اگر خداوند تعالیٰ کو منظور ہوا تو میرے جسم کے ٹکڑوں میں بھی برکت دے دے گا۔ (استیعاب جلد 1 صفحہ 168)

نماز میں خشوع وخضوع

صحابہ کرام نہایت خشوع و خضوع اور حضورِ قلب سے نمازیں ادا کیا کرتے تھے۔ حضرت ابوبکرؓ کی کیفیت نماز کا یہ عالم تھا کہ نماز انتہائی انہماک اور سوز و گداز سے ادا فرماتے اور اس قدر رقت طاری ہوتی کہ ہچکی بندھ جاتی۔

(کنزالعمال جلد 6 صفحہ 312)

روح کا گداز

حضرت امام حسنؓ کا بیان ہے کہ ایک دفعہ حضرت عمرؓ نماز پڑھ رہے تھے۔ جب اس آیت پر پہنچے کہ تیرے ربّ کا عذاب یقیناً واقع ہونے والا ہے اور اس کو کوئی دور کرنے والا نہیں تو بہت متاثر ہوئے۔ رقت طاری ہو گئی اور روتے روتے آنکھیں سوج گئیں۔ اسی طرح ایک دفعہ تلاوت کرتے ہوئے آپ پر اس قدر خشوع طاری ہوا کہ اگر ان کے حال سے ناواقف شخص انہیں دیکھ لیتا تو یہ سمجھتا کہ آپ کی روح ابھی اس حالت میں پرواز کر جائے گی۔

(کنزالعمال جلد 6 صفحہ 337)

حضرت عمرؓ نماز میں عموماً ایسی سورتیں پڑھتے جن میں قیامت کا ذکر یا اللہ تعالیٰ کی عظمت کا بیان ہوتا اور خشوع وخضوع اور رقّت کی وجہ سے آنسو رواں ہو جاتے۔ حضرت عبداللہ بن شداد کا بیان ہے کہ باوجودیکہ مَیں پچھلی صف میں رہتا تھا لیکن حضرت عمر جب یہ آیت اِنَّمَا اَشْكُوْا بَثِّيْ وَ حُزْنِيْٓ پڑھتے تو آپ کے رونے کی آواز مجھے سنائی دیتی۔ (بخاری کتاب الصلوٰۃ)

نماز میں محویت

غزوہ ذات الرقاع کے موقع پر دو صحابی ایک پڑاؤ پر پہرہ دینے کے لئے مقرر تھے۔ ایک صحابی اپنی ڈیوٹی دے کر سو گئے جبکہ دوسرے نماز پڑھ رہے تھے۔ ایک مشرک نے نماز پڑھنے والے صحابی کو تیر مارا جو ان کے بدن میں پیوست ہو گیا۔ اس صحابی نے تیر نکالا اور نماز میں قائم رہے۔ اس مشرک نے دوبارہ تیر مارا جو انہیں لگا۔ اس کو بھی انہوں نے نکالا لیکن نماز میں مشغول رہے۔ مشرک نے تیسرا تیر پیوست کر دیا۔ انہوں نے نکال کر رکھ لیا اور رکوع اور سجدہ میں چلے گئے اور اتنے میں سوئے ہوئے صحابی کو جگا دیا اور وہ مشرک بھاگ کھڑا ہوا۔ زخمی صحابی سے جب ان کے ساتھی نے دریافت کیا کہ مجھے پہلے کیوں نہ جگایا تو وہ کہنے لگے کہ میں ایک ایسی سورۃ پڑھ رہا تھا کہ اسے ختم کیے بغیر مجھے پسند نہ آیا کہ نماز ختم کر دوں۔ جب مشرک نے مجھ پر تیراندازی کی تو مَیں نے رکوع کیا اور تمہیں جگا دیا۔ لیکن خدا کی قسم اگر اس پہرہ داری کے فریضہ کے ضائع ہونے کا خطرہ نہ ہوتا تو خواہ میری جان چلی جاتی میں اس سورۃ کو پورا کئے بغیر نماز ختم نہ کرتا۔

(حیات الصحابۃ جلد 3 صفحہ 519)

صحابہ کرام اور نفلی عبادات

صحابہ کرام انتہائی ذوق و شوق اور مستعدی سے رضائے باری تعالیٰ حاصل کرنے کے لئے فرض نمازیں ادا کیا کرتے تھے۔ اسی طرح نوافل نماز تہجد، اشراق اور صلوٰۃ کسوف وغیرہ پڑھا کرتے تھے۔ قرآن مجید میں صحابہ کرام کی فضیلت اور عبادات کے شوق و لگن کو ان الفاظ میں بیان فرمایا گیا ہے۔ تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّ طَمَعًا

سورۃ مزمل کی ابتدائی آیات نازل ہوئیں تو صحابہ کرام راتوں کو دیر تک نماز پڑھا کرتے یہاں تک کہ پاؤں پھول جاتے تھے۔ (ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ اور حضرت انس بن مالکؓ سفر میں ہوتے تھے تو سواری کے اوپر ہی بیٹھے بیٹھے نفل کی نمازیں پڑھ لیا کرتے تھے اور اس کو رسول اللہ ﷺ کی سنّت سمجھتے تھے۔ (مسلم کتاب الصلوٰۃ)

حضرت ابوہریرہؓ کی شب بیداری

ابوعثمان نہدی کہتے ہیں کہ ایک دفعہ مجھے سات دن حضرت ابوہریرہؓ کی مہمانی کا فخر حاصل ہوا۔ گھر میں تین افراد تھے۔ ابوہریرہؓ، ان کی بیوی اور ایک خادم۔ رات کو انہوں نے تین حصوں میں تقسیم کر رکھا تھا۔ ایک حصہ میں ایک فرد عبادت کرتا تھا۔ جب وہ سونے لگتا تو دوسرے کو اٹھا دیتا اور جب دوسرا سونا چاہتا تو تیسرے کو اٹھا دیتا۔

سخت گرمی میں نماز

حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم لوگ سخت گرمی کی حالت میں آنحضرت ﷺ کے ساتھ نمازیں ادا کیا کرتے تھے۔ گرمی کی شدت اس قدر ہوتی کہ زمین پر پیشانی لگانا مشکل ہو جاتا تو بعض صحابہ کپڑا بچھا کر اس پر سجدہ کرتے۔ (بخاری کتاب الصلوٰۃ باب السجود)

(بشکریہ روزنامہ الفضل ربوہ)

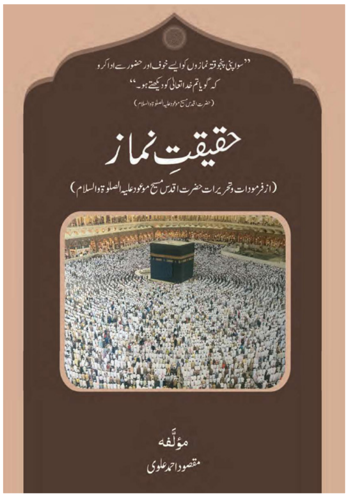

حقیقتِ نماز

(مکرم رستم حیات صاحب)

حقیقتِ نماز جماعت کے ایک خادم محترم مقصود احمد علوی صاحب کی تالیف ہے۔ اس میں نماز کے متعلق حضرت مسیح موعودؑ کی تحریرات اور فرمودات کو عناوین کے تحت یکجائی صورت میں مرتّب کیا گیا ہے۔

اس میں درج کیے گئے روح پرور کلمات اُس انسان کے ہیں جس پر فرشتوں کا نزول ہوتا تھا۔ یہ کتاب بلاشبہ خطیبوں، واعظوں اور قلم کاروں کے لیے معنوی خصوصیات کے علاوہ اس لحاظ سے بھی ایک نعمت غیر مترقبہ ہے کہ نماز کے مضمون کے متعلق ہر ضروری حوالہ اس میں مہیا ہے۔ مشہور ہے کہ ایران کے ہر گھر میں کوئی اور کتاب ہو یا نہ ہو، دیوان حافظ ضرور ہوتا ہے۔ خاکسار کی رائے میں اس کتاب کو ہر گھر کی لائبریری میں موجود ہونا چاہیے۔

کتاب میں درج رُوح پرور اور مسیحائی تحریرات کو یکجائی صورت میں پڑھ کر یوں محسوس ہوتا ہے کہ گویا کسی ماہر طبیب نے بے شمار جڑی بوٹیوں کو ملا کر ایک ایسا کلیدی نسخہ تیار کیا کر دیا ہو جو بے شمار روحانی بیماریوں کے لیے شفا کا موجب ہے۔ اس نسخے پر عمل کر کے ہم قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ هُمْ فِیْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ اور وَالَّذِیْنَ هُمْ عَلٰی صَلَوٰتِهِمْ یُحَافِظُوْنَ کا مصداق ہو سکتے ہیں۔ اسلام کی برتری کو طریق عبادت سے بھی ایسے طور پر نمایاں کیا گیا ہے کہ دیگر مذاہب کے مقابلے میں صرف اسلام ہی منجانب اللہ اور دین فطرت ثابت ہوتا ہے۔ اس کتاب میں نمازوں کو زندہ کرنے کے کچھ ایسے راز سمجھائے گئے ہیں کہ عبادت کیف و سرور سے بھر جائے جس سے مادی اور روحانی زندگی نمو پکڑتی ہے۔ اس کتاب میں حالت نماز میں ہجومِ وساوس اور حضورِ قلب میں حائل عوامل کا بہترین تریاق ہے۔ نماز کس طرح انسان کو برائیوں اور سیئات سے بچاتی ہے، اس کے گُر بتاتی ہے اور ترغیب و تحریص ملتی ہے۔

یہ کتاب اس لیے بھی پڑھنی چاہیے کہ یہ عبد اور معبود کے درمیان تعلق کی نئی جہتیں متعارف کرانے کا مکمل نصاب ہے تاکہ سالک کو علم ہو کہ اللہ تعالیٰ خود دستگیری فرماتا ہے اور ایسی کیفیت عطا فرماتا ہے جس سے خدا ملتا ہے۔

دین کا مقصد چونکہ تزکیہ ہے اس کے حصول کے لیے سب سے پہلے نماز کی ہدایت ہے۔ یہاں تک کہ نماز کو کفر و شرک اور ایمان کے درمیان حدّ فاصل قرار دیا گیا ہے۔ نماز کس طرح دین پر قائم رہنے کا ذریعہ بنتی ہے۔ راہ حق میں کس طرح استقامت کا باعث اور خضر راہ کا کام دیتی ہے۔ یہ سب کچھ جاننے کے لیے ''حقیقت نماز'' کا گہرا مطالعہ بہت مفید ہے۔

ہر وہ شخص جو اپنی نمازوں کے بارے میں متفکر ہے کہ کہیں ساری زندگی کی پڑھی جانے والی نمازیں بوقتِ حساب ردّ نہ کر دی جائیں۔ اس کے لیے یہ کتاب قلبی اور روحانی سکون کا باعث ہوگی۔ ان کے علاوہ ان لوگوں کو بھی جو نماز کو محض رسم اور عادت کے طور پر پڑھتے ہیں نہ کہ روح اور راستی کے ساتھ۔ اور چاہتے ہیں کہ ان کا جسم، زبان بلکہ روح کے ارادے اور جذبے بھی سب کے سب ہمہ تن نماز ہو جائیں۔ نیز جو لوگ چاہتے ہیں کہ نماز ظاہری عمل کے بجائے ایک انعام اور قرۃ العین بن جائے اور نقد بہشت مل جائے۔ ایسے لوگ اس کتاب کو بار بار پڑھیں تاکہ ان کی نماز شعور اور توجہ کے ساتھ ادا کی جانے والی بن جائے۔ خصوصاً ان لوگوں کو جو اشاعتِ دین کی شمع جلانے میں مصروف ہیں اگر ان کی نماز مقبول اور حقیقی نماز نہیں تو ساری کوششیں لاحاصل ہو سکتی ہیں۔ وہ ایک ایسی عمارت تعمیر کر رہے ہیں جس کی بنیادیں کھوکھلی ہیں۔ دین میں نماز کا کوئی بدل نہیں۔ نماز ضائع ہو گئی تو دین ضائع ہو گیا۔ نماز کا اہتمام دین کی حفاظت کی ضمانت ہے۔ صحرائی لوگوں کا محاورہ ہے کہ اونٹ کو پانی کے گھاٹ پر تو لایا جا سکتا ہے مگر اسے پانی پینے پر مجبور نہیں کیا جا سکتا۔ لہٰذا روحانی پانی کا گھاٹ تو اللہ نے عطا فرما دیا ہے اب ہمارا کام ہے کہ اس سے سیراب ہوں۔ اور غذا حاصل کرنے کے لیے مسیح وقت کی ان مقدس تحریرات کا مطالعہ نہایت ضروری ہے۔

مَیں وہ پانی ہوں کہ آیا آسماں سے وقت پر
مَیں وہ ہوں نورِ خدا جس سے ہوا دن آشکار

قسط نمبر 1

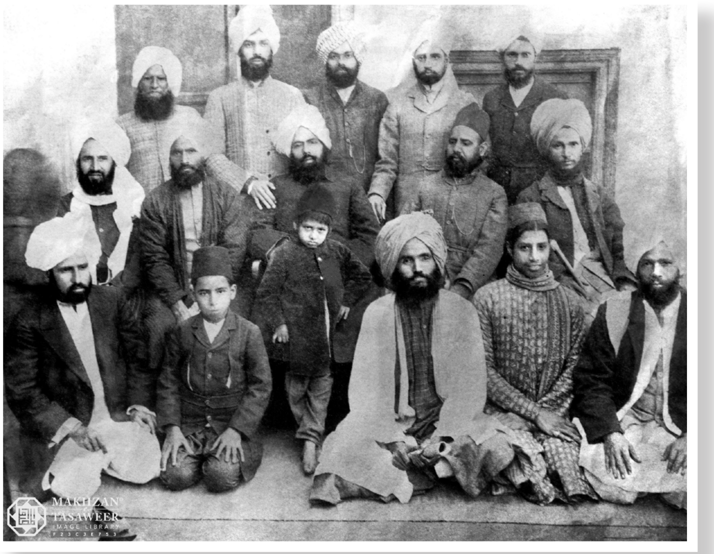

صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دلگداز نمازیں

مکرم مولانا عبدالسمیع خان صاحب استاد جامعہ احمدیہ کینیڈا

حضرت مسیح موعودؑ اپنے صحابہ میں ایمانی انقلاب کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

’’پنجاب اور ہندوستان سے ہزارہا سعید لوگوں نے میرے ہاتھ پر بیعت کی ہے اور ایسا ہی سرزمین ریاست امیر کابل سے بہت سے لوگ میری بیعت میں داخل ہوئے ہیں۔اور میرے لئے یہ عمل کافی ہے کہ ہزارہا آدمیوں نے میرے ہاتھ پر اپنے طرح طرح کے گناہوں سے توبہ کی ہے اور ہزارہا لوگوں میں بعد بیعت مَیں نے ایسی تبدیلی پائی ہے کہ جب تک خدا کا ہاتھ کسی کو صاف نہ کرے ہرگز ایسا صاف نہیں ہوسکتا۔اور مَیں حلفاً کہہ سکتا ہوں کہ میرے ہزارہا صادق اور وفادار مرید بیعت کے بعد ایسی پاک تبدیلی حاصل کر چکے ہیں کہ ایک ایک فرد اُن میں بجائے ایک ایک نشان کے ہے‘‘۔

(حقیقۃالوحی، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 249)

آیئے چند صحابہ کی مثالیں ملاحظہ کریں۔

حضرت حکیم مولوی نورالدین صاحبؓ

حضرت حکیم مولوی نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح الاولؓ اپنے زمانہ طالب علمی کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

’’جن دنوں مَیں مدینہ منورہ میں شاہ عبدالغنی صاحب سے تعلیم پاتا تھا ایک دن ظہر کی نماز جماعت سے مجھ کو نہ ملی۔جماعت ہو چکی تھی اور مَیں کسی سبب سے رہ گیا۔مجھے ایسا معلوم ہوا کہ یہ اتنا بڑا کبیرہ گناہ ہے کہ قابلِ بخشش ہی نہیں۔خوف کے مارے میرا رنگ زرد ہوگیا۔مسجد کے اندر گھسنے سے بھی ڈر معلوم ہوتا تھا۔وہاں ایک باب الرحمت ہے اس پر لکھا ہوا ہے۔ یٰعِبَادِیَ الَّذِیۡنَ اَسۡرَفُوۡا عَلٰۤی اَنۡفُسِہِمۡ اس کو پڑھ کر پھر بھی بہت ڈرتا ہوا اور حیرت زدہ سا ہو کر مسجد کے اندر گھسا اور بہت ہی گھبرایا۔جب میں منبر اور حجرہ شریف کے درمیان پہنچا اور نماز ادا کرنے لگا تو رکوع میں مجھے جس خیال نے بہت زور دیا وہ یہ تھا کہ حدیث صحیح میں آیا ہے کہ مَا بَیۡنَ بَیۡتِیۡ وَمِنۡبَرِیۡ رَوۡضَۃٌ مِنۡ رِیَاضِ الۡجَنَّۃِ۔اور جنّت تو وہ مقام ہے جہاں جو التجا کی جاتی ہے وہ مل جاتی ہے۔پس مَیں نے دعا کی الٰہی میرا یہ قصور معاف کر دیا جائے‘‘۔

(مرقاۃ الیقین صفحہ 82)

’’ایک دفعہ مسجد اقصیٰ میں درس دیتے ہوئے اچانک حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کو شدید ضعف ہو گیا، بیٹھ گئے ہاتھ پاؤں سرد ہوگئے۔ چلنے کی قوّت نہ رہی چارپائی پر اٹھا کر لائے۔مگر راستے میں جب مسجد مبارک کے پاس پہنچے تو فرمایا کہ مجھے گھر نہ لے جاؤ مسجد میں لے جاؤ۔ بمشکل تمام مسجد کی چھت پر پہنچ کر نماز پڑھی اور باوجود تکلیف کے نماز مغرب کے بعد ایک رکوع کا درس دیا۔پھر چارپائی پر اٹھا کر گھر تک لائے گئے‘‘۔

(تاریخ احمدیت جلد 3 صفحہ 559)

’’چودھری غلام محمد صاحب بی۔اے نے حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کو رپورٹ دی کہ آپ کے فرزند عزیز عبدالحیٔ (ان دنوں بورڈنگ میں داخل تھے) باقاعدہ نمازیں پڑھ رہے ہیں۔اس پر آپ نے اپنی جیب سے ان کو ایک روپیہ عطا کر کے فرمایا کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ جب کوئی شخص خوشخبری دے تو اسے کچھ دینا چاہئے‘‘۔(تاریخ احمدیت جلد 3 صفحہ 546)

’’حضرت خلیفۃ المسیح الاول کا آخری عمل بھی نماز تھا۔ 13 مارچ 1914ء کو آپ بعد دوپہر دو بجکر بیس منٹ کے قریب عین حالتِ نماز میں اپنے رفیقِ اعلیٰ سے جاملے‘‘۔(تاریخ احمدیت جلد 3 صفحہ 511)

حضرت مصلح موعودؓ

حضرت مصلح موعودؓ کے متعلق حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ (چھوٹی آپا) فرماتی ہیں:۔

’’حضرت مصلح موعودؓ باجماعت نماز تو مختصر پڑھاتے تھے لیکن علیحدگی میں جب آپ نماز پڑھ رہے ہوتے تھے تو آپ کو عبادتِ الٰہی میں اتنا انہماک ہوتا تھا کہ پاس بیٹھنے والا محسوس کرتا تھا کہ یہ شخص اس دنیا میں نہیں ہے۔ میں نے آپ کو اس طرح روتے کہ پاس بیٹھنے والا آواز سنے بہت کم دیکھا ہے لیکن آنکھوں سے رواں آنسو ہمیشہ نماز پڑھتے میں دیکھے۔ چہرہ کے جذبات سے یہ ظاہر ہوتا تھا کہ گویا اپنی جان اور اپنا دل ہتھیلی پر رکھے اللہ تعالیٰ کی نذر کر رہے ہیں اور اس وقت دنیا کا بڑے سے بڑا حادثہ اور بڑے سے بڑا واقعہ بھی آپ کی توجہ کو اللہ تعالیٰ کی عبادت

کی طرف سے ہٹا نہیں سکے گا۔ نماز باجماعت کا اتنا خیال تھا کہ جب بیمار ہوتے اور مسجد نہ جا سکتے تو گھر ہی میں اپنے ساتھ عموماً مجھے کھڑا کر لیا کرتے اور جماعت سے نماز پڑھا دیتے تا کہ نماز باجماعت کی ادائیگی ہو جائے۔ سوائے گزشتہ چند سال کی بیماری کے کہ بالکل صاحبِ فراش ہو گئے تھے۔ اور لیٹے لیٹے یا کرسی پر نماز پڑھتے تھے''۔

(مصباح جنوری 1967ء)

حضرت میر محمد اسحٰق صاحبؓ کے آخری دن کے تذکرہ میں لکھا ہے:۔

''چھ بجے شام کے بعد نبض بہت زیادہ کمزور ہو گئی اور خطرہ بہت بڑھ گیا۔ حافظ محمد رمضان صاحب بلند آواز سے قرآن کریم کی دعائیں پڑھنے لگے۔ نیز سورہ یٰسین کی تلاوت کرتے رہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ بھی دوسرے صحن میں جا کر قرآنِ کریم پڑھتے رہے۔ پھر حضور اس کمرہ میں تشریف لے آئے جہاں حضرت میر صاحب تھے اور ان کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر بہت دیر تک رقت بھری آواز میں قرآنِ کریم کی دعائیں کرتے رہے۔ یہ نظارہ نہایت ہی رقت انگیز تھا۔ کمرہ کے اندر اور باہر لوگوں کی چیخیں نکل رہی تھیں۔ اس وقت حضور نے فرمایا اگر یہ رونا دعا کا ہے تو ٹھیک ہے۔ ورنہ گناہ ہے۔ حضور پھر باہر تشریف لے آئے۔ چونکہ نماز مغرب کا وقت ہو چکا تھا حضور نے فرمایا نماز کی تیاری کی جائے۔ ابھی نماز شروع نہ ہوئی تھی کہ حضرت میر صاحب کی روح قفسِ عنصری سے پرواز کر گئی۔ حضور کو اطلاع دی گئی تو حضور اندر تشریف لے گئے اور تھوڑی دیر بعد واپس آ کر مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں''۔

(سیرت نصرت جہاں بیگم صاحبہ، صفحہ 594)

حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا

حضرت اماں جانؓ کے متعلق حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم۔اے تحریر فرماتے ہیں:۔

''بہت خشوع وخضوع سے، بہت سنوار کر نمازیں ادا کرنے والی، بہت دعائیں کرنے والی کبھی مَیں نے آپ کو کسی حالت میں بھی جلدی جلدی نماز پڑھتے نہیں دیکھا۔ تہجد اور اشراق بھی جب تک طاقت رہی ہمیشہ باقاعدہ ادا فرماتی رہیں۔ دوسرے اوقات میں بھی بہت دعا کرتی تھیں۔ اکثر بلند آواز سے دعا بے اختیار اس طرح آپ کی زبان سے نکلتی گویا کسی کا دم گھٹ کر یکدم رکا ہوا سانس نکلے۔ بہت ہی بیقراری اور تڑپ سے دعا فرماتی تھیں۔ کبھی کبھی موزوں نیم شعر الفاظ میں اور کبھی مصرع یا شعر کی صورت میں بھی دعا فرماتی تھیں۔ اسی درد اور تڑپ سے ایک بار لاہور میں غیر آباد مسجد کو دیکھ کر ایک آہ کے ساتھ فرمایا۔

الٰہی مسجدیں آباد ہوں گر جائیں، گر جائیں

(تاریخ احمدیت جلد 15 صفحہ 113)

حضرت میر محمد اسماعیل صاحبؓ بیان فرماتے ہیں کہ حضرت اماں جانؓ اوّل وقت اور پوری توجہ اور انہماک سے پنجوقتہ نماز ادا کرنے والی اور صحت اور قوت کے زمانہ میں تہجد کا التزام رکھتی تھیں۔

(سیرت حضرت نصرت جہاں بیگم صاحبہ صفحہ 358)

''ایک مرتبہ حضرت اماں جان سیر کو تشریف لے گئیں بہت سی مستورات ساتھ تھیں ایک گاؤں آ گیا (قادر آباد جس کو نیا پنڈ کہتے ہیں) جب اس گاؤں کی مستورات کو معلوم ہوا تو باہر استقبال کو نکل آئیں اور گھر جانے کے لئے عرض کیا۔ آپ نے ان کی دلداری کے لئے قبول فرمایا مگر فرمایا کہ پہلے مسجد میں جا کر نماز پڑھوں گی پھر تمہارے گھر چلوں گی۔ مسجد کے آگے سے پانی کی نالی جا رہی تھی وہاں وضو کیا اور نماز پڑھی۔ پھر ان کے گھر تشریف لے گئیں''۔ (سیرت نصرت جہاں بیگم صاحبہ صفحہ 425)

مکرمہ استانی سکینۃ النساء صاحبہ فرماتی ہیں:

''مَیں نے آپ کو اصلی طریق سے بہت عبادت گزار، پابند نماز تہجد اور نوافل کو دلی توجہ سے ادا کرتے دیکھا اور صحیح دینی رنگ میں نہایت دردوسوزوگداز سے نماز ادا فرماتے دیکھا۔ نمازوں میں دعائیں مانگتے سنا''۔

(سیرت نصرت جہاں بیگم صاحبہ صفحہ 393)

مکرمہ امۃ اللہ بشیرہ بیگم صاحبہ لکھتی ہیں:

''حضرت اماں جانؓ عبادت کے بروقت ادا کرنے کی سختی سے پابندی فرماتی تھیں۔ مَیں نے متعدد مرتبہ دیکھا کہ

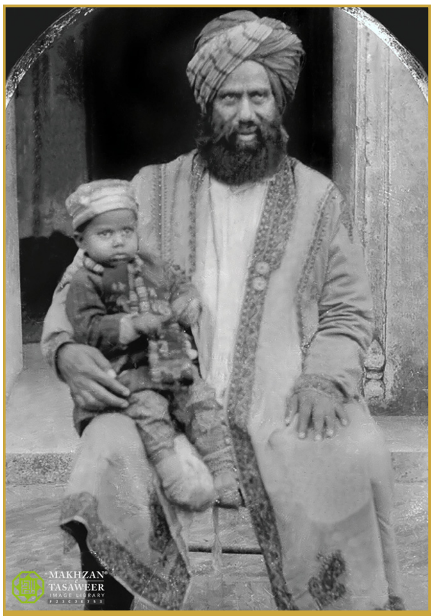

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ (گود میں حضرت صاحبزادہ عبدالحی صاحب)

مغرب کی نماز کے بعد دیر تک عبادت میں مشغول رہتی ہیں یا تو کوئی نوافل آپ اس وقت پڑھتی ہیں یا بوجہ خرابی صحت جو عام طور پر آپ کی صحت درست نہیں رہتی عشاء کی نماز ملا لیتی ہیں''۔ (سیرت حضرت نصرت جہاں بیگم صاحبہ صفحہ 343)

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ فرماتی ہیں:

''دعاؤں کی آپ بہت ہی عادی ہیں فرماتی ہیں کہ اب اس زور کی دعا کمزوری کے سبب سے مجھ سے نہیں ہو سکتی جس میں میری طاقت بہت خرچ ہوتی تھی۔ نماز آپ بے حد خشوع وخضوع سے ادا فرماتی ہیں۔ اس کمزوری کے عالم میں آپ کے سجدوں کی طوالت دیکھ کر بعض وقت اپنی حالت پر سخت افسوس اور شرم معلوم ہوتی ہے''۔

(سیرت حضرت نصرت جہاں بیگم صاحبہ صفحہ 460)

''حضرت اماں جانؓ نے اپنے بیٹے بشیر اوّل کی وفات کے وقت صبر اور قیام نماز کا جو نمونہ دکھایا وہ بے مثال ہے۔ آپ نے جب دیکھا کہ بچے کے اب بچنے کی کوئی صورت نہیں تو آپ نے فرمایا کہ میں پھر اپنی نماز کیوں قضاء کروں۔ چنانچہ آپ نے وضو کر کے نماز شروع کر دی اور نہایت اطمینان کے ساتھ نماز ادا کر کے دریافت فرمایا کہ بچے کا کیا حال ہے تو اس کے جواب میں بتلایا گیا کہ بچہ فوت ہو گیا ہے۔ تو آپ اناللہ پڑھ کر خاموش ہو گئیں''۔

(سیرت حضرت نصرت جہاں بیگم صاحبہ صفحہ 248)

حضرت صاحبزادی نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ

حضرت صاحبزادی نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ کے متعلق مکرمہ صاحبزادی امۃ الشکور صاحبہ لکھتی ہیں:

"بچپن سے جو بات مَیں نے دیکھی وہ بڑی امی کا بڑے اہتمام سے نماز پڑھنا تھا۔ اکیلے کمرے میں نیم تاریکی میں نماز پڑھا کرتی تھیں اور نماز کے وقت شور سے گھبراتی تھیں اس لئے خاموشی کا خاص خیال رکھا جاتا۔ قادیان کا مجھے یاد ہے کہ بڑی امی کے پاس جو لڑکیاں ہوتی تھیں۔ ان میں سے کوئی نہ کوئی کمرے سے باہر بیٹھ کر اس بات کا خیال رکھتی کہ اس کمرے کے قریب کوئی شور نہ کرے اور نماز کے دوران اندر نہ جائے۔ کوئی بھی ہنگامہ ہو، شادی کی محفل ہو، بڑی امی اسی طرح وقت پر اہتمام سے نماز ادا کرتیں۔ صبح کے وقت کبھی میں جاتی تو تیار ہو کر بیٹھی قرآن شریف پڑھ رہی ہوتیں"۔ (سیرت و سوانح نواب مبارکہ بیگم صاحبہ صفحہ 99)

حضرت سیدہ چھوٹی آپا صاحبہ فرماتی ہیں:

"بہت سوز و گداز سے لمبی نماز پڑھتی تھیں یہاں تک کہ جب کمزوری صحت کے باعث بیٹھ کر نماز پڑھنے کے قابل نہیں رہیں تو لیٹے لیٹے گھنٹوں عبادتِ الٰہی میں مصروف رہتیں۔ ساری جماعت کے لئے درد دل میں تھا۔ احمدیت کی ترقی، جماعت کی بہبود اور مبلغین اور کارکنان اور ان کے اہل و عیال اپنے عزیز اور ان سب کے لئے جو انہیں دعاؤں کے لئے لکھتے تھے ان کے لئے کثرت سے دعائیں کرتی تھیں حتیٰ کہ دعا کے لئے کہنے والا جب اس کا مقصد پورا ہو جاتا اطلاع دینا بھول جاتا اور وہ اسی طرح اس کے لئے درد سے دعا کرتی رہتی تھیں۔ نہ صرف خود بلکہ دوسروں کو بھی تحریک کرتیں جو ان کو خط لکھتا"۔

(تاریخ لجنہ جلد چہارم صفحہ 445)

حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹیؓ

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحبؓ بیان کرتے ہیں:

"ایک دفعہ حضرت مسیح موعودؑ کے زمانہ میں موسم گرما میں مسجد مبارک میں عشاء کی نماز ہونے لگی تو تکبیر سنتے ہی نیچے مرزا امام الدین، مرزا نظام الدین صاحبان کے احاطہ میں سے جہاں پر کئی ڈھول وغیرہ بجانے والے آئے ہوئے تھے۔ ان لوگوں نے ڈھول اور نفیری وغیرہ اس طرح بجانے شروع کئے کہ گویا وہ اپنی آوازوں سے نماز کی آواز کو پست کرنا چاہتے ہیں۔ اور غالباً یہ ان عمایق کے اشارہ سے تھا۔

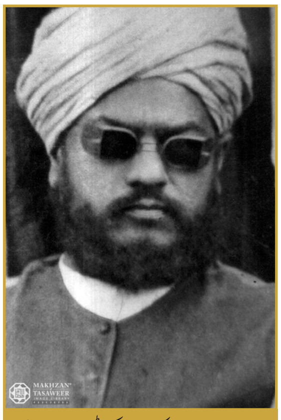

حضرت مولانا عبدالکریم سیالکوٹی صاحبؓ

مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم بڑے جہیر الصوت تھے۔ (اتنے کہ صبح کی اذان ان کی نہر کے پل پر سنی جاتی تھی) انہوں نے بھی قرأت بلند کی۔ ڈھول والوں نے اپنا شور اور زیادہ بلند کیا مولوی صاحب قرآن مجید کی یہ آیت پڑھ رہے تھے۔ اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰى ثُمَّ اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰى (یعنی تجھ پر ہلاکت ہو۔ ہاں اے گندے انسان تجھ پر پھر ہلاکت ہو) اس آیت کو بار بار دہراتے تھے اور ہر دفعہ ان کی آواز اونچی ہوتی چلی جاتی تھی۔ گویا شیطان سے مقابلہ تھا۔ دیر تک یہ مقابلہ جاری رہا۔ حضرت مسیح موعودؑ بھی اس نماز میں شامل تھے۔ غرض مولوی صاحب نے اس وقت اتنی بلند آہنگی سے نماز اور قرأت پڑھی کہ سب نے سن لی اور شور اگرچہ سخت تھا مگر یہ شور ان کی پُرشوکت آواز کے آگے مغلوب ہو گیا۔ آیت بھی نہایت باموقعہ تھی"۔

(سیرت المہدی جلد 3 صفحہ 54)

حضرت سید سرور شاہ صاحبؓ

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:

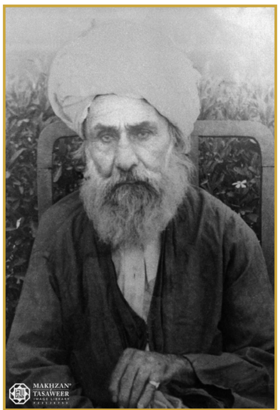

حضرت سید سرور شاہ صاحبؓ

"بسا اوقات مَیں بیماری کی وجہ سے باہر نماز کے لئے نہیں آسکتا تھا اور اندر بیٹھ کر نماز پڑھنا شروع کر دیتا تھا لیکن مسجد سے مولوی صاحب کی قرأت کی آواز کانوں میں آتی تو میرا نفس مجھے ملامت کرتا کہ مَیں جو عمر میں ان سے بہت چھوٹا ہوں مَیں تو گھر میں بیٹھ کر نماز پڑھ رہا ہوں اور یہ اسّی سال کا بڈھا مسجد میں نماز پڑھا رہا ہے۔ میرے زمانۂ خلافت میں میری جگہ اکثر مولوی صاحب ہی نماز پڑھاتے تھے۔ صرف آخری سال سے مَیں نے ان کو نماز پڑھانے سے روک دیا تھا کیونکہ گرمی کی شدت کی وجہ سے وہ بعض دفعہ بیہوش ہو جاتے تھے اور مقتدیوں کی نماز خراب ہو جاتی تھی اس لئے میں نے ان کو جبراً ہٹا دیا ورنہ وہ کام سے ہٹنا نہیں چاہتے تھے"۔

(تاریخ احمدیت جلد 10 صفحہ 693)

حضرت مولانا شیر علی صاحبؓ

حضرت مولانا شیر علی صاحبؓ کے متعلق مکرم سید سجاد احمد صاحب بیان کرتے ہیں:

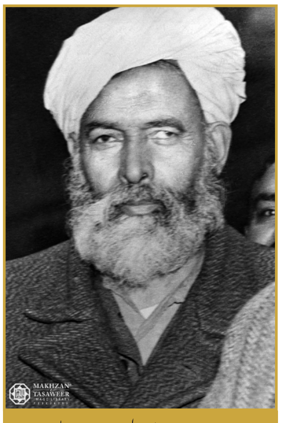

حضرت مولانا شیر علی صاحبؓ

"میں نمازوں میں اکثر حضرت مولوی شیر علی صاحب کے ساتھ کھڑا ہونے کی کوشش کیا کرتا تھا۔ حضرت مولوی صاحب قیام میں سورۃ فاتحہ کے الفاظ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ بار بار دہرایا کرتے تھے اور اس الحاح وزاری کے ساتھ تواتر سے دہراتے تھے کہ مَیں حیران ہو جاتا کہ ایک ہی آیت کو دہراتے چلے جا رہے ہیں اور قطعاً تھکن محسوس نہیں فرماتے۔

نماز سے فراغت کے بعد مسجد مبارک کی پرانی سیڑھیوں کے دروازے پر اکثر آدھ آدھ گھنٹہ تک مَیں نے مولوی صاحب کو ورد کرتے دیکھا۔ دروازے کے اوپر کی چوکھٹ کا سہارا لے کر مولوی صاحب کھڑے ہیں۔ آنکھیں نیم وا ہیں، ہونٹ ہل رہے ہیں اور یادِ خدا میں محو ہیں"۔

(سیرت شیر علی صفحہ 228)

ملکی و عالمی خبریں

منور علی شاہد

ایرانی تیل پر پابندیاں عارضی طور پر ختم

ایران امریکہ اسرائیل جنگ کے دوران امریکہ کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے کہ وہ سمندر میں موجود ایرانی تیل پر عائد پابندیوں کو عارضی طور پر نرم کرے گا۔ 20 مارچ تک کسی بھی جہاز پر لادا گیا ایرانی خام تیل یا پٹرولیم مصنوعات کی فروخت یا ترسیل کی 19 اپریل تک کی اجازت دی جائے گی۔ امریکی وزیر خزانہ کے مطابق یہ ایرانی تیل خود ایران کے خلاف استعمال کیا جائے گا تاکہ اگلے دس سے چودہ دنوں تک قیمتیں کم رکھی جاسکیں۔ امریکہ نے اس سے قبل روسی تیل کی خریداری پر عائد پابندیوں میں بھی نرمی کی تھی۔

جرمنی میں غیر یورپی بشپ کی تقرری

جرمنی میں کیتھولک چرچ کے حوالے سے ایک غیرمعمولی پیش رفت سامنے آئی ہے۔ بھارت میں پیدا ہونے والے پادری جوشی پوٹاکال کو مائنز کے کیتھیڈرل میں بشپ کی ذمہ داریاں سونپی جارہی ہیں۔ وہ مائنز میں ڈائیوسیس میں معاون بشپ کے طور پر خدمات سرانجام دیں گے۔ بشپ جوشی پوٹاکال کی عمر اس وقت 48 برس ہے اور وہ دو دہائیوں سے جرمنی میں مقیم ہیں۔

یروشلم میں مسلمانوں کی نماز عید

اسرائیل کی جانب سے مسجد اقصیٰ سمیت مقدس مقامات پر پہنچنے کی سخت پابندیوں کے باعث یروشلم کے مسلمان مقدس مقامات کے دروازوں کے پاس نماز عید ادا کرنے پر مجبور ہوگئے۔ 1967ء کے بعد سے پہلی بار عید الفطر کی نماز مسجد کے اندر ادا نہیں ہوسکی۔ 28 فروری کو ایران پر امریکی حملے کے بعد سے اسرائیل کی جانب سے مسجد اقصیٰ سمیت دیگر مقدس مقامات تک رسائی بالکل بند ہے۔ اسی ہفتہ ایک شیل کے ٹکڑے یروشلم کے قدیمی حصے میں گرے تھے۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ مسیحیوں اور یہودیوں کے لئے بھی ان کے مقدس مقامات تک رسائی بند ہے۔

VW کا 50 ہزار ملازمتیں ختم کرنے کا فیصلہ

کارسازی کے شعبہ کے عظیم جرمن ادارے VW گروپ نے اپنے ہاں ملازمتوں میں 50 ہزار کی کمی کا فیصلہ کیا ہے۔ کاروباری منافع میں واضح کمی کا شکار اس صنعتی گروپ کی جرمنی میں افرادی قوت میں یہ کمی 2030ء تک کی جائے گی۔ اس وقت VW کو بہت سے مسائل کا سامنا ہے جن میں لیکٹرک گاڑیوں کی پیداوار اور فروخت کے شعبہ میں چین کی طرف سے سخت کاروباری مقابلہ، امریکہ میں ٹرمپ انتظامیہ کی طرف سے عائد کردہ ٹیرفس اور خود جرمنی میں اس کی پیداواری لاگت میں مسلسل اضافہ سب سے نمایاں ہیں۔

لبنان میں انسانی بحران شدید تر

اقوام متحدہ کی پناہ گزینوں سے متعلق ایجنسی نے انتباہ کرتے ہوئے کہا کہ مشرق وسطیٰ میں جنگ کا ایک ماہ مکمل ہونے کے قریب لبنان کو شدید نوعیت کی ہنگامی انسانی صورتحال کا سامنا ہے جو کسی بڑے انسانی المیے میں بدل سکتی ہے۔ 2 مارچ کے بعد سے ایک ملین سے زائد افراد اپنے گھر سے بے گھر ہو چکے ہیں۔

رمضان میں عمرہ زائرین کی تعداد

سعودی وزارتِ حج و عمرہ کا کہنا ہے کہ رواں برس رمضان المبارک میں بیرونی ممالک سے آنے والے عمرہ زائرین کی تعداد 1.68 ملین رہی ہے۔ مسجد نبوی میں ریاض الجنۃ کے لیے 11 لاکھ زائرین نے اجازت نامے لیے جن کا تعلق 155 ممالک سے تھا۔ زائرین کی دیکھ بھال اور رہنمائی مراکز کی تعداد 1966 تھی جن سے ایک لاکھ 97 ہزار افراد نے مدد لی۔

یمن کے حوثیوں کا اسرائیل پر حملہ

اسرائیل نے کہا ہے کہ اس نے یمن سے داغا گیا ایک میزائل فضا میں مار گرایا ہے جو ایران کے ساتھ جاری جنگ کے آغاز کے بعد یمن سے داغا گیا پہلا میزائل ہے۔ اس کے ساتھ ہی وہ اس تنازع میں باضابطہ طور پر شامل ہو گئے ہیں۔ اس سے خطے میں وسیع تر محاذ آرائی کے امکانات بڑھ گئے ہیں۔ اگر حوثی اس تنازع میں ایک نیا محاذ کھولتے ہیں تو ایک نمایاں ہدف آبنائے باب المندب ہوسکتی ہے جو یمن کے ساحل کے قریب واقع ایک اہم بحری گزرگاہ ہے اور سویز نہر کی جانب جانے والی سمندری آمد و رفت کو کنٹرول کرتی ہے۔

اقامۃ الصلوٰۃ کے پُر معارف معانی

از حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ

''اِقَامَةُ الصَّلٰوةِ کے معنے (1) باقاعدگی سے نماز ادا کرنے کے ہیں کیونکہ قَامَ عَلَی الْاَمْرِ کے معنے کسی چیز پر ہمیشہ قائم رہنے کے ہیں پس یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ کے یہ معنے ہوئے کہ نماز میں ناغہ نہیں کرتے۔ ایسی نماز جس میں ناغہ کیا جائے اسلام کے نزدیک نماز ہی نہیں کیونکہ نماز وقتی اعمال سے نہیں بلکہ اُسی وقت مکمل عمل سمجھا جاتا ہے جبکہ توبہ یا بلوغت کے بعد کی پہلی نماز سے لے کر وفات سے پہلے کی آخری نماز تک اس فرض میں ناغہ نہ کیا جائے۔ جو لوگ درمیان میں نمازیں چھوڑتے رہتے ہیں اُن کی سب نمازیں ہی ردّ ہو جاتی ہیں۔ پس ہر مسلمان کا فرض ہے کہ جب وہ بالغ ہو یا جب اُسے اللہ تعالیٰ توفیق دے اُس وقت سے موت تک نماز کا ناغہ نہ کرے کیونکہ نماز خداتعالیٰ کی زیارت کا قائم مقام ہے اور جو شخص اپنے محبوب کی زیارت سے گریز کرتا ہے وہ اپنے عشق کے دعویٰ کے خلاف خود ہی ڈگری دیتا ہے۔

اِقَامَةُ الصَّلٰوۃ کے دوسرے معنے

(2) دوسرے معنے اِقَامَة کے اعتدال اور درستی کے ہیں۔ اِن معنوں کے رُو سے یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ کے یہ معنے ہیں کہ متقی نماز کو اُس کی ظاہری شرائط کے مطابق ادا کرتے ہیں اور اس کے لئے جو قواعد مقرر کئے گئے ہیں ان کو توڑتے نہیں مثلاً تندرستی میں یا پانی کی موجودگی میں وضو کر کے نماز پڑھتے ہیں اور وضو بھی ٹھیک طرح ان شرائط کے مطابق ادا کرتے ہیں جو اس کے لئے شریعت نے مقرر کی ہیں۔ اسی طرح صحیح اوقات میں نماز ادا کرتے ہیں۔ نماز میں قیام، رکوع، سجدہ، قعدہ کو عمدگی سے ادا کرتے ہیں۔ مقررہ عبارات اور دعائیں اور تلاوت اپنے اپنے موقع پر اچھی طرح اور عمدگی سے پڑھتے ہیں۔ غرض تمام ظاہری شرائط کا خیال رکھتے اور انہیں اچھی طرح بجالاتے ہیں۔ اس جگہ یاد رکھنا چاہیے کہ گو شریعت کا حکم ہے کہ نماز کو اس کی مقررہ شرائط کے ماتحت ادا کیا جائے مگر اس کا یہ مطلب نہیں کہ جب مجبوری ہو اور شرائط پوری نہ ہوتی ہوں تو نماز کو ترک ہی کر دے۔ نماز بہرحال شرائط سے مقدم ہے۔ اگر کسی کو صاف کپڑا میسر نہ ہو تو وہ گندے کپڑوں میں ہی نماز پڑھ سکتا ہے خصوصاً وہم کی بناء پر نماز کا ترک تو بالکل غیر معقول ہے جیسا کہ ہمارے ملک میں کئی عورتیں اس وجہ سے نماز ترک کر دیتی ہیں کہ بچوں کی وجہ سے کپڑے مشتبہ ہیں اور کئی مسافر نماز ترک کر دیتے ہیں کہ سفر میں طہارت کامل نہیں ہو سکتی۔ یہ سب شیطانی وساوس ہیں لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَھَا (البقرۃ: 287) الٰہی حکم ہے جب تک شرائط کا پورا کرنا اختیار میں ہو اُن کے ترک میں گناہ ہے لیکن جب شرائط پوری کی ہی نہ جا سکتی ہوں تو اُن کے میسر نہ آنے کی وجہ سے نماز کا ترک گناہ ہے اور ایسا شخص معذور نہیں بلکہ نماز کا تارک سمجھا جائے گا۔ پس اس بارہ میں مومنوں کو خاص طور پر ہوشیار رہنے کی ضرورت ہے۔

اِقَامَةُ الصَّلٰوۃ کے تیسرے معنے

(3) تیسرے معنے اِقَامَة کے کھڑا کرنے کے ہیں۔ ان معنوں کے رُو سے یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ کے معنے یہ ہوئے کہ وہ نماز کو گرنے نہیں دیتے یعنی ہمیشہ اس کوشش میں رہتے ہیں کہ ان کی نماز درست اور باشرائط ادا ہو۔ اس میں ان مشکلات کی طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ جو نماز پڑھنے والے مبتدی کو زیادہ اور عارف کو کسی کسی وقت پیش آتی رہتی ہیں یعنی اندرونی یا بیرونی تاثرات نماز سے توجہ ہٹا کر دوسرے خیالات میں پھنسا دیتے ہیں۔ یہ امر انسانی عادت میں داخل ہے کہ اس کا خیال مختلف جہات کی طرف منتقل ہوتا رہتا ہے اور خاص صدموں یا جوش یا محبّت کے اثر کے سوا جبکہ ایک وقت تک خیالات میں کامل یکسوئی پیدا ہو جاتی ہے انسانی دماغ ادھر اُدھر گھومتا رہتا ہے اور ایک خیال سے دوسرا خیال پیدا ہو کر ابتدائی خیال سے کہیں کا کہیں لے جاتا ہے۔ اسی طرح بیرونی آوازیں یا پاس کے لوگوں کی حرکات یا کھٹکے، بو یا خوشبو، جگہ کی سختی

یا نرمی اور اسی قسم کے اور اُمور انسانی ذہن کو ادھر سے اُدھر پھرا دیتے ہیں۔ یہی مشکلات نمازی کو پیش آتی ہیں اور اگر اپنے خیالات پر پورا قابو نہ ہو تو اُسے پریشان خیال بنائے رکھتی ہیں اور بعض اوقات وہ نماز کے مضمون کو بھول کر دوسرے خیالات میں پھنس جاتا ہے۔ اس حالت کی نسبت یُقِیۡمُوۡنَ الصَّلٰوۃَ میں اشارہ کیا ہے اور فرمایا ہے کہ بعض نمازیوں کو یہ مشکل پیش آئے گی مگر انہیں گھبرانا نہیں چاہیے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہر درجہ کے انسان کے لئے ترقی کا راستہ کھول دیا ہے۔ اگر کوئی شخص اپنی نماز میں ایسی پریشان خیالی سے دوچار ہو تو اُسے مایوس نہیں ہونا چاہیے اور اپنی نماز کو بیکار نہیں سمجھنا چاہیے کیونکہ اللہ تعالیٰ بندوں سے اسی قدر قربانی کی امید کرتا ہے جتنی قربانی اُن کے بس کی ہو پس ایسے نمازی جن کے خیالات پراگندہ ہو جاتے ہوں اگر نماز کو سنوار کر اور توجہ سے پڑھنے کی کوشش میں لگے رہیں تو چونکہ وہ اپنی نماز کو جب بھی وہ اپنے مقام سے گرے کھڑا کرنے کی کوشش میں لگے رہیں گے اللہ تعالیٰ ان کی نماز کو ضائع نہیں کرے گا بلکہ اُسے قبول کرے گا اور اس نماز کو کھڑا کرنے کی کوشش کرنے والے کو متقیوں میں ہی شامل سمجھے گا۔

اِقَامَۃُ الصَّلٰوۃ کے چوتھے معنے

(4) لغت کے مذکورہ بالا معنوں کے رُو سے یُقِیۡمُوۡنَ الصَّلٰوۃَ کے ایک اور معنے بھی ہیں اور یہ کہ متقی دوسرے لوگوں کو نماز کی ترغیب دیتے ہیں کیونکہ کسی کام کو کھڑا کرنے کا ایک طریق یہ بھی ہے کہ اُسے رائج کیا جائے اور لوگوں کو اس کی ترغیب دلائی جائے۔ پس یُقِیۡمُوۡنَ الصَّلٰوۃَ کے عامل متقی وہ بھی کہلائیں گے کہ جو خود نماز پڑھنے کے علاوہ دوسرے لوگوں کو بھی نماز کی تلقین کرتے رہتے ہیں اور جو سست ہیں انہیں تحریک کر کے چست کرتے ہیں۔ رمضان کے موقع پر جو لوگ تہجد کے لئے لوگوں کو جگاتے ہیں وہ بھی اس تعریف کے ماتحت یُقِیۡمُوۡنَ الصَّلٰوۃَ کی تعریف میں آتے ہیں۔

اِقَامَۃُ الصَّلٰوۃ کے پانچویں معنے

(5) نماز باجماعت سے پہلے امام کے نماز پڑھانے کے قریب وقت میں اذان کے کلمات تھوڑی زیادتی کے ساتھ دہرائے جاتے ہیں۔ ان کلمات کو اِقَامَۃ کہتے ہیں اور نماز باجماعت بھی ان معنوں کے رُو سے اِقَامَۃُ الصَّلٰوۃ کا مفہوم رکھتی ہے۔ ہمارے ملک میں بھی کہتے ہیں نماز کھڑی ہو گئی ہے۔ اس محاورہ کے مطابق یُقِیۡمُوۡنَ الصَّلٰوۃَ کے معنے ہوں گے کہ وہ نماز باجماعت ادا کرتے ہیں اور دوسروں سے ادا کرواتے ہیں۔

نماز باجماعت کی ضرورت کو عام طور پر مسلمان بھول گئے ہیں اور یہ ایک بڑا موجب مسلمانوں کے تفرقہ اور اختلاف کا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس عبادت میں بہت سی شخصی اور قومی برکتیں رکھی تھیں مگر افسوس کہ مسلمانوں نے انہیں بھلا دیا۔ قرآن کریم نے جہاں بھی نماز کا حکم دیا نماز باجماعت کا حکم دیا ہے خالی نماز پڑھنے کا کہیں بھی حکم نہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نماز باجماعت اہم اُصولِ دین میں سے ہے بلکہ قرآن کریم کی آیات کو دیکھ کر کہ جب بھی نماز کا حکم بیان ہوا ہے نماز باجماعت کے الفاظ میں ہوا ہے تو صاف طور پر یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ قرآن کریم کے نزدیک نماز صرف تبھی ادا ہوتی ہے کہ باجماعت ادا کی جائے، سوائے اس کے کہ ناقابلِ علاج مجبوری ہو۔ پس جو کوئی شخص بیماری یا شہر سے باہر ہونے یا نسیان یا دوسرے مسلمان کے موجود نہ ہونے کے عذر کے سوا نماز باجماعت کو ترک کرتا ہے خواہ وہ گھر پر نماز پڑھ بھی لے تو اس کی نماز نہ ہوگی اور وہ نماز کا تارک سمجھا جائے گا۔

قرآن کریم میں نماز پڑھنے کا جہاں بھی حکم آیا ہے اَقِیۡمُوا الصَّلٰوۃَ کے الفاظ سے آیا ہے کبھی بھی خالی صَلُّوۡا کے الفاظ استعمال نہیں ہوئے۔ یہ امر اس بات کی واضح دلیل ہے کہ اصل حکم یہ ہے کہ فرض نماز کو باجماعت ادا کیا جائے اور بغیر جماعت کے نماز صرف مجبوری کے ماتحت جائز ہے جیسے کوئی کھڑے ہو کر نماز نہ پڑھ سکے تو اُسے بیٹھ کر پڑھنے کی اجازت ہے پس جس طرح کوئی کھڑا ہو کر نماز پڑھنے کی طاقت رکھتا ہو لیکن بیٹھ کر پڑھے تو یقیناً وہ گنہگار ہو گا، اسی طرح جسے باجماعت نماز کا موقع مل سکے مگر وہ باجماعت نماز ادا نہ کرے تو وہ بھی گنہگار ہو گا۔ آج کل بہت سے لوگ ایسے ملتے ہیں جو باجماعت نمازوں کی ادائیگی میں کوتاہی کرتے ہیں اور باتوں میں مشغول رہتے ہیں یہاں تک کہ نماز ہو چکتی ہے اور پھر افسوس کرتے ہیں کہ نماز چلی گئی۔ ان کو بہت احتیاط سے کام لینا چاہیے کیونکہ وہ معمولی غفلت سے بہت بڑے ثواب سے محروم رہ جاتے ہیں۔

اِقَامَۃُ الصَّلٰوۃ کے چھٹے معنے

(6) یُقِیۡمُوۡنَ الصَّلٰوۃَ کے ایک معنے یہ بھی ہیں کہ نماز چُستی اور ہوشیاری سے ادا کی جائے کیونکہ سُستی اور غفلت کی وجہ سے خیالات میں پراگندگی پیدا ہوتی ہے اور نماز کا مغز ہاتھ سے جاتا رہتا ہے۔ اسی وجہ سے رسول کریمؐ نے نماز میں لاتیں ڈھیلی چھوڑنے یا سہارا لگانے (مسلم کتاب الصلوٰۃ، باب کراھۃ الاختصار فی الصلوٰۃ) یا کہنیاں سجدہ کے وقت زمین پر ٹیکنے سے منع فرمایا ہے (ترمذی ابواب الصلوٰۃ باب ماجاء فی الاعتدال فی السجود) اور اس کے بالمقابل رکوع میں کمر سیدھی رکھنے (ترمذی ابواب الصلوٰۃ باب ماجاء فی من لا یقیم صلبہ) کھڑا ہوتے وقت یا رکوع میں ٹانگوں کو سیدھا رکھنے سجدہ میں پاؤں گھٹنوں، ہتھیلیوں اور ماتھے پر بوجھ رکھنے (ترمذی کتاب الصلوٰۃ باب ماجاء فی السجود علیٰ سبعۃ اعضاء) اور کمر اور پیٹ کو لاتوں سے جدا رکھنے (نسائی کتاب افتتاح الصلوٰۃ باب صفۃ السجود و التجافی فی السجود والاعتدال فی السجود) اور قعدہ کے موقع پر دائیں پاؤں کی انگلیوں کو قبلہ رُخ رکھ کر پاؤں کھڑا رکھنے کا حکم دیا ہے (ترمذی ابواب الصلوٰۃ باب ماجاء کیف الجلوس فی التشہد) کیونکہ یہ سب امور چُستی اور ہوشیاری پیدا کرتے ہیں اور نیند اور اُونگھ اور غفلت کو دُور کرتے ہیں اور اسی وجہ سے اسلام نے نماز سے پہلے وضوء کرنے کا حکم دیا ہے تاکہ سر اور جوارح کے اعصاب کو تری اور سردی پہنچ کر جسم میں چستی اور خیالات میں یکسوئی پیدا ہو''۔

(تفسیر کبیر جلد اوّل صفحہ 151 تا 155)

صدق سے میری طرف آؤ، اِسی میں خیر ہے
ہیں درندے ہر طرف مَیں عافیت کا ہوں حِصار

(محمد الیاس منیر، مربی سلسلہ)

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

مِنَ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ رِجَالٌ صَدَقُوۡا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيۡهِ ۚ فَمِنۡهُمۡ مَّنۡ قَضٰى نَحۡبَهٗ وَمِنۡهُمۡ مَّنۡ يَّنۡتَظِرُ ۖ وَمَا بَدَّلُوۡا تَبۡدِيۡلًا (الاحزاب: 24)

مومنوں میں ایسے مرد ہیں جنہوں نے جس بات پر اللہ سے عہد کیا تھا اُسے سچا کر دکھایا۔ پس اُن میں سے وہ بھی ہے جس نے اپنی منّت کو پورا کر دیا اور ان میں سے وہ بھی ہے جو ابھی انتظار کر رہا ہے اور انہوں نے ہرگز (اپنے طرزِ عمل میں) کوئی تبدیلی نہیں کی۔

خاکسار کے مضمون کا عنوان سیّدنا حضرت مسیح موعودؑ کا یہ شعر ہے:

صدق سے میری طرف آؤ، اِسی میں خیر ہے
ہیں درندے ہر طرف مَیں عافیت کا ہوں حِصار

ہمیں غور کرنا ہے کہ حضرت مسیح پاک علیہ السلام نے اِس شعر میں کیا پیغام دیا ہے، کس ماحول کی منظر کشی کی ہے اور اس ماحول میں رہتے ہوئے اس کی آفات سے کس طرح محفوظ رہا جا سکتا ہے۔ آپؑ نے اپنی تحریروں اور تقریروں میں زندگی کے پُرخطر راستہ میں آنے والی خندقوں سے خبردار کیا ہے، ہر طرف دندناتے درندوں سے ہوشیار کیا ہے اور دنیا میں موجود طرح طرح کی زہروں کی نشاندہی فرمائی ہے اور ساتھ ہی ان سے بچنے کی راہیں بھی دکھائی ہیں۔

ہم سب ایک ایسے زمانہ اور ماحول میں بس رہے ہیں جہاں نفسانفسی کا عالم ہے، کوئی مال و دولت کی چکار سے متاثر ہو رہا ہے تو کوئی اچھی ملازمت اور دنیوی جاہ و حشمت کی تلاش میں ہے۔ اپنے آپ کو معاشی اور معاشرتی طور پر محفوظ کرنے کے لئے کوئی کسی انشورنس کے پیچھے بھاگ رہا ہے تو کوئی کسی طاقتور دنیوی شخصیت سے تعلق جوڑنے میں اپنی عافیت سمجھ رہا ہے۔ بعض قومیں انصاف کے حصول کے لیے مختلف دروازے کھٹکھٹاتے نظر آتی ہیں تو حقوق کے نام پر دوسروں کے حقوق چھیننے کی کوششیں کرنے والے بھی موجود ہیں۔ کہیں ہمارے بچوں کو چھین رہے ہیں تو کہیں جنگ و جدال کی صورت میں معصوموں کا خون بہا رہے ہیں۔ یہ سب وہ درندے ہیں جو ہمارے اردگرد دندنا رہے ہیں اور یہی وہ گڑھے اور خندقیں ہیں جو شیطان نے ہمارے رستوں میں کھود رکھی ہیں جن سے بچانے کے لئے دراصل امام الزمان سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی طرف ہمیں صدق کے ساتھ آنے کے لئے بلا رہے ہیں، آپؑ فرماتے ہیں:

''اس زمانہ کا حصن حصین مَیں ہوں جو مجھ میں داخل ہوتا ہے وہ چوروں اور قزاقوں اور درندوں سے اپنی جان بچائے گا''۔

(فتح اسلام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 34 ایڈیشن 1984ء)

اسی طرح فرمایا:

''مَیں یقین رکھتا ہوں کہ جو صبر اور صدقِ دل سے میرے پیچھے آتا ہے وہ ہلاک نہ کیا جاوے گا بلکہ وہ اس زندگی سے حصہ لے گا جس کو کبھی فنا نہیں''۔

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 257 ایڈیشن 2022ء)

اس کے ساتھ ہی مخالفوں کو بھی خبردار کیا کہ:

''مَیں حضرتِ قدس کا باغ ہوں جو مجھے کاٹنے کا ارادہ کرے گا وہ خود کاٹا جائے گا، مخالف روسیاہ ہوگا اور منکر شرمسار''۔ (نشان آسمانی، روحانی خزائن جلد 4 صفحہ 397)

تفصیل میں جانے سے قبل ہمیں جاننا چاہیے کہ صدق سے کیا مراد ہے۔ قرآن کریم میں صدق کی ایک تعریف تو سورۃ احزاب کی اُس آیت میں بیان ہوئی ہے جو اس مضمون کے آغاز میں تحریر کی گئی ہے۔ اس میں فرمایا کہ اللہ سے کیا ہوا اپنا عہد ہر حال میں پورا کرنے والے

مومن ہی صدق دکھلانے والے ہیں، جو ہر قسم کی قربانیاں پیش کرتے ہیں حتّٰی کہ اپنی جانیں بھی قربان کر دیتے ہیں۔ پھر سورۃ بقرۃ کی آیت 178 میں بھی صِدق کی تعریف میں ایمانیات وعبادات کے علاوہ ایفائے عہد، حقوق العباد کی ادائیگی اور ابتلاؤں میں صبر کرنے کا مضمون شامل کیا ہے۔

فرمایا: اُولٰٓئِکَ الَّذِیۡنَ صَدَقُوۡا یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے صدق اختیار کیا۔ حضورؑ اپنے ایک فارسی شعر میں فرماتے ہیں:

صادق آں باشد کہ ایّامِ بلا
می گزارد با محبّت با وفا

یعنی خدا کی نظر میں صادق وہ ہوتا ہے جو بلا کے دنوں کو محبّت اور وفا کے ساتھ گزارتا ہے۔

صدق کی اسی رُوح اور جذبہ کے ساتھ لبیک کہنے والے صحابہ نے جب آپؑ کے ساتھ سچا تعلق بنایا اور نبھایا تو وہ عافیت کے حصار میں آ کر ایسے محفوظ و مامون ہوئے کہ ان کے نام آسمانِ احمدیت پر تاقیامت سنہری حروف کے ساتھ رقم ہو گئے۔ حضرت صوفی احمد جان صاحب لدھیانویؓ نے اپنا سلسلۂ اِرادت خیر باد کہہ کر آپؑ کی غلامی اختیار کی تو گو آپ بیعت سے پہلے ہی وفات پا گئے تھے مگر انہیں صحابی کا درجہ بھی ملا اور ان کے گھر کو دارالبیعت کہلانے کا شرف بھی عطا ہوا۔

اپنا سب کچھ قربان کر دینے والے سیّدنا حضرت مولوی حکیم نورالدین صاحبؓ کو کیسے کیسے مدارج نصیب ہوئے۔ حضرت میاں خیرالدین صاحبؓ، حضرت منشی ظفر احمد صاحبؓ، حضرت منشی اروڑے خان صاحبؓ غرضیکہ ہزاروں ہزار صحابیات وصحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی طویل فہرست ہے جن کے صدق وصفا اور وفا کی لازوال داستانیں ہمارے لیے مشعلِ راہ ہیں۔ کوئی سینکڑوں میل پیدل چل کر قادیان پہنچ رہا ہے تو کسی نے بٹالہ کے بس اڈے پر مستقل طور پر بائیکل رکھا ہوا ہے تاکہ صبح سویرے جو لاہور سے چلیں تو جمعہ کے لیے قادیان بروقت پہنچ سکیں۔

حضرت حاجی میاں محمد موسیٰ صاحبؓ (آپ نے بٹالہ بس اڈہ پر سائیکل رکھا ہوتا تا قادیان بروقت پہنچ سکیں)

بہت سے صحابہ حضور کی صحبت سے فیض یاب ہونے کے لئے ملازمت سے مختصر رخصت لے کر حاضر ہوتے مگر رخصت ختم ہو جانے کے باوجود حضورؑ کے ارشاد کی تعمیل میں ٹھہرے رہتے حتی کہ انہیں ملازمت سے فراغت کی چٹھیاں بھی مل جاتی ہیں مگر انہیں کوئی فکر نہ ہوتی کیونکہ وہ عافیت کے حصار میں داخل تھے جس کی وجہ سے ایسے کسی بھی صحابی کو کبھی کسی قسم کا کوئی نقصان نہیں پہنچا۔ بعض نے اپنے وطنوں میں زیرِ تعمیر گھروں کو خیر باد کہا اور قادیان آ کر دھونی رما بیٹھے اور کسی نقصان کی پروا نہ کی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے ایسے ہی صحابہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''مَیں خداتعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اس نے مجھے ایک مخلص اور وفادار جماعت عطا کی ہے۔ مَیں دیکھتا ہوں کہ جس کام اور مقصد کے لئے مَیں ان کو بلاتا ہوں نہایت تیزی اور جوش کے ساتھ ایک دوسرے سے پہلے اپنی ہمت اور توفیق کے موافق آگے بڑھتے ہیں اور مَیں دیکھتا ہوں کہ ان میں ایک صدق اور اخلاص پایا جاتا ہے۔ میری طرف سے کسی امر کا ارشاد ہوتا ہے اور وہ تعمیل کے لئے تیار''۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ نمبر 224-223۔ ایڈیشن 2003ء)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جس آواز پر ان خوش قسمت صحابہ نے لبیک کہا اور دین و دنیا کی حسنات اور خیر و برکات سے متمتع ہوئے، وہ آواز آج بھی ہمیں عافیت کے اس حصار کی طرف بلا رہی ہے۔ وہ آواز کچھ اس طرح سے ہے:

''پرہیزگار انسان بن جاؤ تا تمہاری عمریں زیادہ ہوں اور تم خدا سے برکت پاؤ۔ حد سے زیادہ عیاشی میں بسر کرنا لعنتی زندگی ہے۔ حد سے زیادہ بدخلق اور بے مہر ہونا لعنتی زندگی ہے۔ حد سے زیادہ خدا یا اس کے بندوں کی ہمدردی سے لاپروا ہونا لعنتی زندگی ہے۔ ... پس کیا بدقسمت وہ شخص ہے جو اس مختصر زندگی پر بھروسہ کر کے بکلی خدا سے منہ پھیر لیتا ہے اور خدا کے حرام کو ایسی بے باکی سے استعمال کرتا ہے کہ گویا وہ حرام اس کے لئے حلال ہے۔ غصہ کی حالت میں دیوانوں کی طرح کسی کو گالی کسی کو زخمی اور کسی کو قتل کرنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے اور شہوات کے جوش میں بے حیائی کے طریقوں کو انتہا تک پہنچا دیتا ہے... اے عزیزو! تم تھوڑے دنوں کے لئے اس دنیا میں آئے ہو اور وہ بھی بہت کچھ گزر چکے۔ سو اپنے مولا کو ناراض مت کرو... سو خدا کی طرف آ جاؤ۔ اور آسمانی قہر اور غضب سے ڈرتے رہو کہ یہی راہ نجات کی ہے''۔

(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 70 تا 72)

اسی طرح معاشرہ میں پھیلی ہوئی زہروں کی نشاندہی کرتے ہوئے فرمایا:

''ہر ایک زانی، فاسق، شرابی، خونی، چور، قمار باز، خائن، مرتشی، غاصب، ظالم، دروغ گو، جعل ساز اور ان کا ہمنشین اور اپنے بھائیوں اور بہنوں پر تہمتیں لگانے والا جو اپنے افعالِ شنیعہ سے توبہ نہیں کرتا اور خراب مجلسوں کو نہیں چھوڑتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ یہ سب زہریں ہیں تم ان زہروں کو کھا کر کسی طرح بچ نہیں سکتے''۔ (کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 19)

یہ وہ تعلیم ہے جو دراصل عافیت کا حصار ہے جسے تفصیل کے ساتھ حضور نے کشتی نوح میں بیان فرمادیا ہے اور اس کے بعض پہلو رسالہ الوصیت میں بھی بیان فرمائے ہیں اور ان سب کا نچوڑ شرائطِ بیعت میں رکھ دیا ہے۔ اس کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دیگر تصانیف کے مطالعہ سے بھی بہت سی پناہ گاہوں کا علم ہوتا ہے جو حضور نے دنیا کے مفاسد سے محفوظ رکھنے کے لئے بنائی ہیں۔ آج اگر ہم نے بحر و برّ کے شر سے بچنا ہے تو ہمیں ان پناہ گاہوں میں آنا ہوگا۔ ان میں سرفہرست توحیدِ خالص کا مضمون ہے، جو

حضورؑ کی کیا نثر اور کیا نظم سب میں گلِ سرسبد کی طرح نمایاں اور ممتاز ہے، فرمایا:

’’میری ہمدردی کے جوش کا اصل محرک یہ ہے کہ مَیں نے ایک سونے کی کان نکالی ہے اور مجھے جواہرات کے معدن پر اطلاع ہوئی ہے اور مجھے خوش قسمتی سے ایک چمکتا ہوا اور بے بہا ہیرا اُس کان سے ملا ہے ... وہ ہیرا کیا ہے؟ سچا خدا۔ اور اس کو حاصل کرنا یہ ہے کہ اس کو پہچاننا۔ اور سچا ایمان اس پر لانا اور سچی محبت کے ساتھ اس سے تعلق پیدا کرنا اور سچی برکات اس سے پانا‘‘۔

(اربعین، روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 344، 345)

کس قدر درد اور تڑپ کے ساتھ حضورؑ ہمیں اس خدا کی طرف بلاتے ہیں، فرمایا:

’’اے محرومو! اس چشمہ کی طرف دوڑو کہ وہ تمہیں سیراب کرے گا یہ زندگی کا چشمہ ہے جو تمہیں بچائے گا۔ مَیں کیا کروں اور کس طرح اس خوشخبری کو دلوں میں بٹھا دوں۔ کس دَف سے مَیں بازاروں میں منادی کروں کہ تمہارا یہ خدا ہے تا لوگ سُن لیں اور کس دوا سے مَیں علاج کروں تا سُننے کے لئے لوگوں کے کان کھلیں‘‘۔

(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 21، 22)

عافیت کے اس عظیم الشان حصار میں آنے کا سلیقہ سکھاتے ہوئے فرماتے ہیں:

’’خدا کی عظمت دل میں ایسی ہو کہ تمام دنیا اس کی ہستی کے آگے مُردہ متصوّر ہو اور ہر ایک خوف اُسی کی ذات سے وابستہ ہو۔ اور اسی کی درد میں لذّت ہو۔ اور اُسی کی خلوت میں راحت ہو اور اس کے بغیر دل کو کسی کے ساتھ قرار نہ ہو‘‘۔ (حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 54، 55)

اس جہاں میں خواہشِ آزادگی بے سود ہے
اک تیری قیدِ محبّت ہے جو کر دے رَستگار

حضورؑ نہ صرف خود توحید خالص کے اس مضمون کے مصداق تھے بلکہ آپ کی طرف صدقِ دل سے آنے والے بھی اس کیفیت میں ڈوبتے چلے گئے۔ خُمخانہ عشق میں حضرت میر محمد اسماعیل صاحبؓ کی گزری ہوئی ایک رات اس پر شاہد ناطق ہے، جب آپؓ نمازِ عشاء کے بعد ساری رات مسجد مبارک قادیان اور اس سے ملحقہ دارالمسیح کے مختلف حصوں میں اپنے خالق و مالک کے ساتھ عالمِ وارفتگی میں

حضرت میر محمد اسماعیل صاحبؓ

عشق و محبّت کے مراحل طے کرتے رہے۔ بالآخر نمازِ فجر سے ذرا پہلے رؤیت باری تعالیٰ کے اعلیٰ ترین انعام سے سرفراز کیے گئے۔ پس آج بھی سلوک کی ان راہوں کو طے کرنے کی ضرورت ہے کہ اصل عافیت اسی یارِ نہاں میں نہاں ہوتے چلے جانے میں ہی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کی ظاہری حفاظت کے لیے بھی معقّبات کی صورت میں ایک مضبوط حصار عطا فرمایا تھا، آپؑ پر حملے ہوئے مگر اللہ تعالیٰ نے محفوظ رکھا حتیٰ کہ پھانسی دینے کے لئے منصوبہ کیا گیا مگر آپ کے خدا نے بچایا اور بڑے بڑے معجزات اور قوی ہاتھ دکھلائے اور ہزار ہا نشانوں سے اُس نے ثابت کر دیا کہ آپ کی حفاظت کرنے والا خدا وہی خدا ہے جس نے قرآن کو نازل کیا اور جس نے آنحضرت ﷺ کو بھیجا۔

آپ کے حصارِ عافیت میں ہونے پر اُس مجسٹریٹ کا عبرتناک انجام بھی گواہ ہے جس نے آپ پر ہاتھ ڈالنے کا ارادہ ہی کیا تھا تو وہ آپ کے ان الفاظ کا شکار ہو گیا:

کیا وہ خدا تعالیٰ کے شیر پر ہاتھ ڈالنا چاہتا ہے؟ اگر اُس نے ایسا کیا تو وہ دیکھ لے گا کہ اس کا کیا انجام ہوتا ہے۔

(سیرت حضرت مسیح موعودؑ از حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ صفحہ 50)

اے آنکہ سوئے من بدویدی بصد تبر
از باغباں بترس کہ من شاخ مثمرم

سیالکوٹ میں کمرے کی چھت گرنے کا واقعہ بھی کتنا ایمان افروز ہے، جب آپ نے اپنے ساتھ سوئے ہوئے لوگوں کو سختی سے اٹھا کر مکان سے باہر نکالا اور جب سب نکل گئے تو اُسی لمحہ چھت گری اور دوسری چھت کو بھی ساتھ لے کر نیچے جا پڑی۔ اس طرح سے آپ کی بات ماننے والے سب کے سب محفوظ رہے۔

(تاریخ احمدیت جلد اول صفحہ 81، 82)

اللہ تعالیٰ اپنے انبیاء کو ایسی قوتِ قدسیہ سے نوازتا ہے جس کے فیض سے حصہ پانے والے علمی و عملی اور روحانی و اخلاقی اعتبار سے روشنی کے مینار بن جاتے ہیں۔ اس مقصد کے لئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اپنے مریدوں کو اپنے پاس بلاتے رہے، فرماتے ہیں:

’’یہ عاجز ... چاہتا ہے کہ صحبت میں رہنے والوں کا سلسلہ اور بھی زیادہ وسعت سے بڑھا دیا جائے اور ایسے لوگ دن رات صحبت میں رہیں کہ جو ایمان اور محبّت اور یقین کے بڑھانے کے لئے شوق رکھتے ہوں اور ان پر وہ انوار ظاہر ہوں کہ جو اس عاجز پر ظاہر کئے گئے ہیں اور وہ ذوق ان کو عطا ہو جو اس عاجز کو عطا کیا گیا ہے‘‘۔

(فتح اسلام، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 22، 23)

آقا کی اس آواز پر لبیک کہتے ہوئے آپ کے عشّاق آپ کی مقدّس صحبت سے فیض یاب ہونے کے لئے اُڑ اُڑ کر پہنچتے اور اسی دَر کے ہو رہتے۔ اور پارس کو چھونے سے خالص سونا ہو جاتے۔

نبی کی وفات کے بعد اس کی صفات کی مظہر اور جانشین خلافت ہوتی ہے چنانچہ خلافت کی برکت سے صحبت کا یہ فیضِ عام آج بھی اسی طرح جاری ہے جیسا کہ ہم سب کی ترجمانی کرتے ہوئے جناب عبید اللہ علیم کہتے ہیں:

نوروں نہلائے ہوئے قامتِ گلزار کے پاس
اِک عجب چھاؤں میں ہم بیٹھے رہے یار کے پاس
پھر اسے سایۂ دیوار نے اٹھنے نہ دیا
آ کے اِک بار جو بیٹھا تیری دیوار کے پاس

صحبت کے اس فیض سے براہ راست حصہ پانے کے لیے ہم میں سے بہتوں کو تو خدا نے سہولت میسّر فرما دی ہے کہ بآسانی دربارِ خلافت میں حاضر ہو جاتے ہیں، تاہم احباب جماعت کو گھروں میں بیٹھے ایم ٹی اے کی برکت سے یہ حصارِ عافیت حاصل ہے، پس ضرورت ہے تو صرف اس بات کی کہ کاش تم بھی اس کو دیکھتے سنتے! (جاری ہے)

Waldshut

Mannheim

Köln

Kassel

Koblenz

Groß-Gerau

مرتبہ: مکرم منور علی شاہد صاحب

جلسہ ہائے یوم مسیح موعود علیہ السلام

23 مارچ کو جماعت احمدیہ کی تاریخ میں نہایت اہمیت حاصل ہے۔ 23 مارچ 1889ء وہ دن تھا جب حضرت مسیح موعودؑ نے حضرت صوفی احمد جان صاحبؓ کے گھر پر پہلی مرتبہ بیعت لی اور یوں جماعت احمدیہ کی بنیاد رکھی۔ اسی دن کی یاد میں جماعتوں میں جلسہ ہائے مسیح موعودؑ منعقد کیے جاتے ہیں۔ امسال بھی جرمنی کی چھوٹی بڑی جماعتوں میں یوم مسیح موعودؑ کے بابرکت جلسوں کا انعقاد ہوا جن میں سے بعض کی رپورٹ درج ذیل ہے۔

کولون

15 مارچ بروز اتوار بیت النصر کولون میں جلسہ یوم مسیح موعودؑ منعقد ہوا جس کا آغاز تلاوت اور نظم کے ساتھ ہوا۔ جلسہ میں کوئز پروگرام بھی منعقد ہوا جس میں خدام، اطفال اور ناصرات نے بھرپور حصہ لیا۔ حضرت مسیح موعودؑ کی بعثت کی غرض وغایت اور اس دن کی اہمیت پر مکرم شکیل احمد عمر صاحب مربی سلسلہ نے روشنی ڈالی۔ دعا کے ساتھ جلسہ کا اختتام ہوا جس کے بعد افطاری کی گئی۔ شاملین جلسہ کی کل تعداد 165 تھی۔

مائنز ساؤتھ

جماعت مائنز ساؤتھ میں جلسہ 15 مارچ کو سینٹ جوزف چرچ مائنز میں زیرصدارت مکرم داؤد احمد قمر صاحب صدر جماعت منعقد ہوا جس کی مجموعی حاضری 171 رہی۔ تلاوت اور نظم کے بعد مکرم طیب ولید گورایہ صاحب نے جرمن زبان میں تقریر کی۔ اختتامی تقریر مکرم فطین احمد بھٹی صاحب مربی سلسلہ نے کی۔ دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا جس کے بعد شاملین جلسہ کے لئے کھانا پیکنگ میں تقسیم کیا گیا۔

فرانکن تھال

فرانکن تھال میں جلسہ یوم مسیح موعودؑ 14 مارچ کو مسجد نور میں منعقد ہوا جس کے مہمان خصوصی مکرم شمس اقبال صاحب مربی سلسلہ و استاد جامعہ احمدیہ جرمنی تھے۔ جلسہ کی کل حاضری 230 تھی۔ تلاوت کے بعد عربی قصیدہ مکرم منیب خان صاحب، مکرم لبیب خان صاحب اور مکرم حسیب خان صاحب نے پیش کیا۔ پہلی تقریر جرمن زبان میں مکرم سفیر الحق رانا صاحب نے کی۔ نظم مکرم منیب احمد صاحب نے پڑھی جس کا جرمن ترجمہ عزیزم ذیان احمد صاحب نے پڑھا۔ کوئز کے بعد مکرم شمس اقبال صاحب مربی سلسلہ نے اردو میں ایمان افروز تقریر کی۔ دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا جس کے بعد افطاری کی گئی۔

ریڈشٹڈ

15 مارچ کو مسجد بیت العزیز ریڈشٹڈ میں جلسہ یوم مسیح موعود منعقد ہوا جس میں شاملین کی تعداد 400 کے قریب تھی۔ جلسہ کے مہمان خصوصی مکرم مبارک احمد تنویر صاحب مشنری انچارج جرمنی تھے۔ تلاوت اور نظم کے بعد مکرم اویس احمد ملک صاحب مربی سلسلہ نے جرمن زبان میں تقریر کی۔ بعدازاں واقفین نو نے ترانہ پڑھا۔ جلسہ کی اختتامی تقریر مکرم مبارک احمد تنویر صاحب نے کی۔ آپ نے حضرت مسیح موعودؑ کی جماعت سے توقعات کے حوالہ سے شاملین جلسہ کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ اختتامی دعا کے بعد افطاری کی گئی۔

باقی صفحہ 44 پر

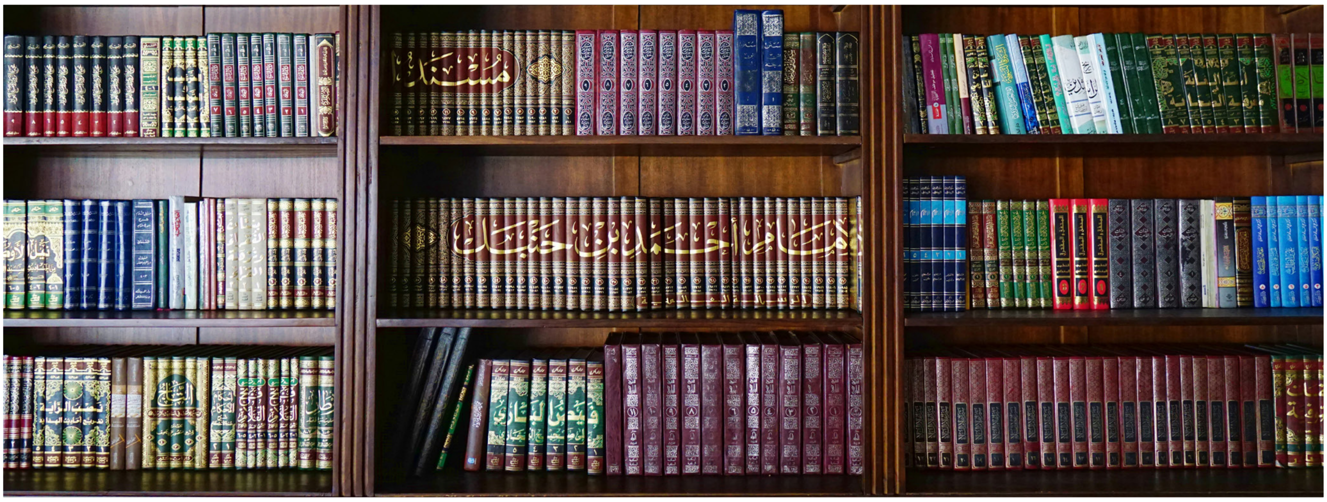

مکرم مولانا شبیر احمد ثاقب صاحب

اُصول حدیث

اصطلاحاتِ حدیث کا علم

عِلۡمُ الۡمُصۡطَلَحۡ: یعنی حدیث کی اصطلاحات کا علم۔ اس سے مراد وہ بنیادی اصول اور قواعد وضوابط ہیں جن کے ذریعہ حدیث کی سند اور متن کا علم حاصل کیا جاتا ہے اور کسی حدیث کو قبول یا ردّ کیا جاتا ہے۔

حدیث: اصطلاحاً وہ قول یا فعل یا تقریر یا حال جس کی نبی کریم ﷺ کی طرف نسبت ہو۔

تقریر: کسی دینی امر کو دیکھ کر یا سن کر اس پر آنحضرت ﷺ کا خاموش رہنا تقریر کہلاتا ہے۔ آپ کی خاموشی اس دینی امر کی تائید سمجھی جاتی ہے۔

خبر: خبر کے متعلق تین آراء پائی جاتی ہیں۔

(i) خبر حدیث کے مترادف اور ہم معنی ہے یعنی خبر سے مراد بھی حدیث لی گئی ہے۔

(ii) حدیث آنحضرت ﷺ کے قول کو کہا جاتا ہے جبکہ خبر آپ کے علاوہ دوسروں کی بات کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

(iii) خبر کا لفظ عام ہے اور حدیث کا لفظ خاص ہے یعنی خبر آنحضرت ﷺ کی بات کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے اور آپؐ کے علاوہ دیگر لوگوں کی بات کے لیے بھی جبکہ حدیث کا لفظ صرف آنحضرت ﷺ کے لیے خاص ہے۔

اثر: (i) یہ لفظ، لفظِ حدیث کا مترادف ہے یعنی اَثر اور حدیث کا اصطلاحی معنی ایک ہی ہے۔

(ii) یہ حدیثِ رسولؐ کے لیے نہیں بلکہ صحابہ اور تابعین کی طرف منسوب اقوال وافعال کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

اَلسَّنَدُ: سند کا لغوی معنی سہارا ہے۔ اس سے مراد حدیث بیان کرنے والے افراد کا وہ سلسلہ ہے جس سے حدیث کے متن تک پہنچا جاتا ہے۔ اس کی جمع اَسناد ہے۔

اَلۡمَتۡنُ: متن اصطلاح میں اس کلام کو کہتے ہیں جس پر جا کر سند ختم ہو جاتی ہے اور حدیث کے الفاظ شروع ہو جاتے ہیں۔

اَلۡمُسۡنَدۡ: اس کا اطلاق تین معنوں پر ہوتا ہے۔

(i) حدیث کی وہ کتاب جس میں ہر صحابی کی روایات کو علیحدہ علیحدہ جمع کیا گیا ہو جیسے مسند احمد بن حنبل۔ مثلاً حضرت ابوبکرؓ کی روایات، حضرت عمرؓ کی روایات، حضرت عائشہؓ کی روایات۔ غرض اس میں روایت کے مضمون کو نہیں بلکہ راوی کو مدنظر رکھ کر روایات جمع کی جاتی ہیں۔

(ii) مسند سے مراد وہ حدیث ہے جس کی مکمل سند بیان کی گئی ہو یعنی نچلے راوی سے لے کر آخر تک سند متّصل مرفوع ہو۔ مرفوع سے مراد ہے آخری راوی براہ راست آنحضرت ﷺ کی طرف روایت منسوب کرے۔

(iii) مسند سے مراد سند ہی ہے اور اس میں میم مصدر میمی ہوگا یعنی اس کی میم اس کے مصدر ہونے پر دلالت کرے گی۔

(iv) اَلۡمُسۡنِدۡ: (نون کی زیر کے ساتھ) اس شخص کو کہتے ہیں جو سند کے ساتھ حدیث روایت کرے۔

اَلۡمُحَدِّث: حدیث کے عالم کو کہتے ہیں۔ جو روایت درایت اور متن حدیث کا گہرا فہم وادراک رکھتا ہو۔ اصطلاحِ حدیث میں محدّث اس کو کہتے ہیں جسے احادیثِ نبویہ کی بڑی تعداد زبانی یاد ہو۔

اَلۡحافظ: اس کے لغوی معنی ہیں زیادہ یاد رکھنے والا، محافظ، پہرہ دار اور حافظ قرآن وغیرہ۔ اصطلاحاً حافظ

اُس محدّث کو کہتے ہیں جسے کم از کم ایک لاکھ احادیث یاد ہوں اور ان کا پورا علم ہو۔

اَلْحَاکِمْ: حاکم اس محدّث کو کہتے ہیں جس کے علم میں سب احادیث ہوں اور شاذ کے طور پر اس کے دائرہ معلومات سے کوئی حدیث باہر ہو۔

احادیث یا اخبار کو دو بڑی قسموں میں بیان کیا جاتا ہے۔ 1: متواتر۔ 2: آحاد (یہ واحد کی جمع ہے)

متواتر حدیث یا خبر وہ ہوتی ہے جسے بیان کرنے والوں کی ہر زمانہ میں ایک جماعت ہو۔ بالفاظ دیگر راویوں کی تعداد ہر دور میں اس قدر زیادہ ہو کہ عقل ان سب کا جھوٹ پر متفق ہونا قبول نہ کرے۔ خبر متواتر سے جو بات معلوم ہو وہ قطعی اور یقینی سمجھی جاتی ہے۔ خبر متواتر میں راویوں کی تعداد تین سے زائد ہونی چاہیئے یعنی ہر زمانہ میں روایت کرنے والے تین سے زائد ہوں۔

متواتر کے علاوہ تمام احادیث آحاد ہیں اور ان میں بیان کردہ خبر ظنی شمار ہوتی ہے سوائے اس کے کہ اسے ایسے ذرائع میسر ہوں جو اس کو یقین کے مرتبہ تک پہنچا دیں۔ مثلاً کوئی پیشگوئی بیان کی گئی ہو اور وہ پوری ہو جائے۔ متواتر احادیث چند ایک ہیں باقی سب اَحاد ہیں۔

خبر واحد یا آحاد: خبر واحد کو جانچنے یا پرکھنے کے تین بنیادی اصول ہیں اور ان تینوں کا اطلاق ہر خبر واحد پر ہونا ضروری ہے۔ اور جہاں ان اصول میں کمی ہو گی وہ اسی نسبت سے کم درجہ کی روایت سمجھی جائے گی۔

1: راویوں کی تعداد کے اعتبار سے اقسام۔ 2: صحت رواۃ کے اعتبار سے حدیث کی اقسام۔ 3: منتہائے سند کے اعتبار سے اقسام۔

(1) راویوں کی تعداد کے لحاظ سے اقسام:

اس کی تین قسمیں ہیں۔ مشہور۔ عزیز۔ غریب

(1) مشہور: مشہور اس روایت کو کہتے ہیں جس کے راوی ہر طبقہ/زمانہ میں کم از کم تین ہوں۔

(2) عزیز: وہ روایت جس کے راوی ہر طبقہ/زمانہ میں کم از کم دو ہوں۔

(3) غریب: وہ روایت جس کا کسی زمانہ/طبقہ میں ایک راوی ہو، چاہے دیگر طبقات میں ایک سے زیادہ بھی ہوں۔ اس کی آگے دو قسمیں ہیں۔

(1) غریب مطلق (2) غریب نسبی۔

غریب مطلق: وہ روایت جس کی سند کی ابتداء میں غرابت پائی جاتی ہو یعنی پہلا راوی ایک ہو اس کے علاوہ کسی نے وہ بیان نہ کی ہو۔ اس کی معروف مثال حدیث إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ ہے جس کے پہلے راوی حضرت عمر بن خطابؓ ہیں۔ یہ بخاری کی پہلی روایت ہے۔ بعض نے کہا ہے یہ غریب نہیں ہے کیونکہ حضرت عمرؓ نے منبر پر سب کے سامنے یہ حدیث بیان کی۔ کسی نے اس کا انکار نہیں کیا گویا وہ سب اس کے گواہ بن گئے۔

غریب نسبی: اس سے مراد وہ روایت ہے جس کی غرابت سند کے درمیان یا نیچے کسی بھی جگہ ہو۔ اس کی مثال یہ حدیث ہے: حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ مَكَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَعَلَى رَأْسِهِ الْمِغْفَرُ۔

(بخاری، کتاب المغازی 4286)

اس موضوع پر چند ایک معروف کتابیں یہ ہیں۔

(1) غرائب مالک لدارقطنی (2) الافراد قطنی۔ (3) السنن التی تفرد بکل سنۃٍ منھا اجمل بلدۃٍ لابی داؤد السجستانی۔

(2) صحت رواۃ کے اعتبار سے حدیث کی اقسام:

یعنی راویوں کے حالات ان کی دینداری، امانت، دیانت، حافظہ وغیرہ کے لحاظ سے اقسام۔ اس کی تین اقسام ہیں: (i) صحیح (ii) حسن (iii) ضعیف

صحیح: وہ روایت ہے جس کی سند مرفوع اور متّصل ہو اور راوی عادل اور ضابط ہوں اور اس میں کوئی علّت اور شاذ نہ ہو۔ صحیح کی تعریف میں جو یہ الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔ مرفوع، متّصل، عادل، ضابط، علّت اور شاذ۔ ان کی وضاحت خالی از فائدہ نہ ہو گی۔

(الف) مرفوع: اس سے مراد وہ روایت ہے جس کا پہلا راوی یعنی صحابی براہ راست آنحضرت ﷺ کی طرف حدیث منسوب کرے مثلاً کہے: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ یا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ یا رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ۔

(ب) متّصل: یعنی اس کی سند مسلسل ہو درمیان میں کوئی راوی چھوٹا ہوا نہ ہو۔

(ج) عادل: یعنی راوی کی امانت، دیانت، صداقت اور دینداری ثابت و متحقق ہو۔

(د) ضابط: یعنی راوی کا حافظہ ٹھیک ہو، راوی حدیث کے الفاظ پوری صحت کے ساتھ یاد رکھنے والا ہو اور جب آگے بیان کرے تو بلا کم و کاست پوری صحت کے ساتھ مکمل الفاظ بیان کرے۔

(ہ) علّت: کوئی عیب یا نقص نہ ہو مثلاً کسی راوی کا مجہول ہونا یا ملتے جلتے ناموں کی وجہ سے واضح نہ ہونا کہ اس سے کون مراد ہے۔ مثلاً کوئی کہے زید نے کہا۔ کون زید؟ یعنی یہ واضح نہ ہو کہ کون سا زید مراد ہے۔

(و) شاذ: اس سے مراد وہ راوی ہے جو خود ثقہ ہو مگر جو روایت بیان کرے وہ اپنے سے زیادہ ثقہ راوی کے خلاف ہو۔

ii: حسن: حسن سے مراد وہ روایت ہے جس میں صحیح روایت والی تمام شرائط پائی جائیں سوائے کامل الضبط کے یعنی کسی راوی کے حافظے کے متعلق کوئی بات کی گئی ہو جیسے بعض راویوں کے متعلق ذکر آتا ہے کہ آخری عمر میں ان میں نسیان آ گیا تھا۔ اس کی پہلے کی روایت صحیح اور بعد والی حسن کہلائے گی۔

iii: ضعیف: اس سے مراد وہ روایت ہے جس میں صحیح روایت والی شرائط میں سے حافظے کے علاوہ کوئی اور شرط مفقود ہو مثلاً اس میں کوئی علّت ہو یا وہ شاذ ہو۔

انتہائے سند کے اعتبار سے حدیث کی اقسام

اس کی چار اقسام ہیں۔ مرفوع، موقوف، مرسل اور منقطع۔

i: مرفوع: اس سے مراد وہ روایت ہے جس کا پہلا راوی یعنی صحابی براہ راست آنحضرت ﷺ سے بات منسوب کرے۔ مثلاً کہے: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ، وغیرہ۔

ii: موقوف: موقوف سے مراد وہ روایت ہے جس میں روایت صحابی راوی پر آ کر رک جائے یعنی وہ براہ راست رسول اللہ ﷺ کی طرف بات منسوب نہ کرے اگرچہ بیان حدیث رسول ہی کر رہا ہو۔ مثلاً حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں رسول اللہ ﷺ پر وحی کا آغاز سچی خوابوں سے ہوا۔ آپ جو خواب دیکھتے تھے وہ فلق الصبح کی طرح پورا ہو جاتا تھا۔ اس میں یہ وضاحت نہیں ہے کہ حضرت عائشہؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے بتایا کہ مجھ پر وحی کا آغاز سچی خوابوں سے ہوا۔ یقیناً حضرت عائشہؓ نے یہ بات آنحضرت ﷺ سے ہی سنی ہے۔ یا حضرت انسؓ کا آنحضرت ﷺ کے شق صدر کا بیان کرنا، وغیرہ۔

iii: مرسل: وہ روایت ہے جس میں تابعی راوی پر روایت رک جائے یعنی تابعی کوئی حدیث رسولؐ بیان کرے اور یہ وضاحت نہ ہو کہ میں نے فلاں صحابی سے سنا اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا۔ مراسیل حسن بصری معروف ہیں۔ نیز امام باقر کی کسوف وخسوف والی روایت جو اپنے وقت پر پوری ہو کر ثابت ہوگئی کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی ہی بیان فرمودہ پیشگوئی ہے۔

iv: منقطع: اس سے مراد وہ روایت ہے جس کی سند میں تابعی کے نیچے کہیں انقطاع ہو یعنی کوئی راوی چھوٹا ہوا ہو۔

کتب اصطلاحاتِ حدیث

1: اَلْمُحَدِّثُ الْفَاصِل بَيْنَ الرَّاوِی وَالْوَاعِی۔ چوتھی صدی کے عالم قاضی ابومحمد حسن بن عبدالرحمٰن بن خلاد رامہرمزی کی تصنیف ہے۔ اس میں علم اصطلاحاتِ حدیث کی تمام بحثیں نہیں ہیں گویا یہ کتاب اس موضوع کی تو ہے مگر جامع نہیں۔

2: مَعْرِفَةُ عُلُوْمِ الْحَدِيْثِ۔ یہ پانچویں صدی کے عالم ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ الحاکم نیشاپوری کی تصنیف ہے، غیر مرتب ہے یعنی اس میں ترتیب نہیں ہے۔

3: اَلْمُسْتَخْرَج عَلٰى مَعْرِفَةِ عُلُوْمِ الْحَدِيْثِ: یہ ابونعیم احمد بن عبداللہ اصبہانی کی تصنیف ہے جن کا سن وفات 420ھ ہے یعنی یہ بھی پانچویں صدی کے امام ہیں۔

4: اَلْكِفَايَةُ فِي عِلْمِ الرِّوَايَةِ: یہ ابوبکر احمد بن علی بن ثابت کی تصنیف ہے جو خطیب بغدادی کے نام سے مشہور ہیں۔ ان کا سن وفات 463ھ ہے۔ یہ کتاب اس فن کی جامع کتاب ہے۔ اسے اس علم کے پانچ بڑے مآخذ میں شمار کیا جاتا ہے۔

5: اَلْجَامِعُ لِأَخْلَاقِ الرَّاوِی وَ آدَابِ السَّامِعِ: یہ بھی خطیب بغدادی کی ہی کتاب ہے۔ یہ اس موضوع میں ممتاز اور یکتا سمجھی جاتی ہے۔

6: اَلْإِلْمَاعُ إِلٰى مَعْرِفَةِ أُصُولِ الرِّوَايَةِ وَ تَقْيِيدِ السَّمَاعِ: یہ قاضی عیاض بن موسیٰ کی تصنیف ہے جو چھٹی ہجری کے عالم ہیں۔ ان کا سن وفات 544ھ ہے۔ اس میں اس فن کی جملہ بحثیں نہیں ہیں لیکن جو ہے وہ عمدہ اور حُسنِ ترتیب میں ہے۔

7: مَا لَا يَسَعُ الْمُحَدِّثَ جَهْلُهٗ: یہ ابوحفص عمر بن عبدالمجید میاں جی کی تصنیف ہے جن کا سن وفات 580ھ ہے۔ یہ مختصر رسالہ ہے۔

8: عُلُوْمُ الْحَدِيْثِ: یہ ابوعمرو عثمان بن عبدالرحمٰن شہروزی کی تصنیف ہے جو ابنِ صلاح کے نام سے معروف ہیں۔ ان کا سن وفات 643ھ ہے۔ یہ کتاب مقدمہ ابنِ صلاح کے نام سے معروف ہے۔ اصطلاحاتِ حدیث میں یہ عمدہ کتاب ہے۔ اس کتاب میں مصنف نے ان تمام امور کو جمع کیا ہے جو خطیب بغدادی اور دوسرے متقدمین کی کتابوں میں منتشر و متفرق تھے۔ بہت سے علماء نے اس کا اختصار کیا۔

9: التَّقْرِيبُ وَ التَّيْسِيرُ لِمَعْرِفَةِ سُنَنِ الْبَشِيرِ وَ النَّذِيرِ: یہ محی الدین یحییٰ بن شرف النووی متوفی 676ھ کی تصنیف ہے اور ابن صلاح کی کتاب علوم الحدیث کا خلاصہ ہے۔ یہ عمدہ کتاب ہے مگر اس کی بعض عبارتیں مغلق ہیں۔

10: تَدْرِيبُ الرَّاوِی فِي شَرْحِ تَقْرِيبِ النَّوَاوِی: یہ جلال الدین سیوطی کی تصنیف ہے جن کا سن وفات 911ھ ہے۔ جیسا کہ نام سے ظاہر ہے یہ امام نووی کی کتاب ''التقریب'' کی شرح ہے جس میں بہت مفید بحثیں ہیں۔

11: نَظْمُ الدُّرَرِ فِي عِلْمِ الْأَثَرِ: یہ زین الدین عبدالرحیم بن حسین عراقی کی کتاب ہے۔ ان کا سن وفات 806ھ ہے۔ یہ کتاب اَلْفِيَّةُ الْعِرَاقِی کے نام سے مشہور ہے۔ اس میں انہوں نے ابن صلاح کی کتاب علوم الحدیث کو منظم کیا ہے۔ اس کی متعدد شروحات ہیں جن میں سے دو مؤلف کی اپنی ہی ہیں۔

12: فَتْحُ الْمُغِيثِ فِي شَرْحِ أَلْفِيَّةِ الْحَدِيثِ: یہ محمد بن عبدالرحمٰن سخاوی کی تصنیف ہے۔ ان کا سن وفات 902ھ ہے۔ یہ اَلْفِيَّةُ الْعِرَاقِی کی شرح ہے۔

13: نُخْبَةُ الْفِكَرِ فِي مُصْطَلَحِ أَهْلِ الْأَثَرِ: یہ علامہ حافظ ابن حجر عسقلانی کی تصنیف ہے جو کہ آٹھویں صدی ہجری کے معروف عالم اور محدث ہیں۔ اگرچہ یہ مختصر رسالہ ہے لیکن مختصرات میں سب سے زیادہ مفید اور ترتیب کے لحاظ سے سب سے عمدہ ہے۔

14: اَلْمَنْظُوْمَةُ البيقونية: یہ عمر بن محمد بیقونی متوفیٰ 1080ھ کی تصنیف ہے۔ یہ ایک مختصر منظوم رسالہ ہے جو کہ چونتیس اشعار پر مشتمل ہے۔ اس کی متعدد شروحات لکھی گئی ہیں۔

15: قَوَاعِدُ التَّحْدِيثِ: یہ محمد جمال الدین قاسمی متوفی 1332ھ کی تصنیف ہے اور بے حد مفید کتاب ہے۔

قرآن کریم اور کتب احادیث کا مقام

حضرت اقدس مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

''ہماری کتب مسلّمہ مقبولہ جن پر ہم عقیدہ رکھتے ہیں اور جن کو ہم معتبر سمجھتے ہیں بہ تفصیل ذیل ہیں:

اوّل قرآن شریف۔ مگر یاد رہے کہ کسی قرآنی آیت کے معنے ہمارے نزدیک وہی معتبر اور صحیح ہیں جس پر قرآن کے دوسرے مقامات بھی شہادت دیتے ہوں کیونکہ قرآن کی بعض آیات بعض کی تفسیر ہیں اور نیز قرآن کے

کامل اور یقینی معنوں کے لئے اگر وہ یقینی مرتبہ قرآن کے دوسرے مقامات سے میسر نہ آسکے یہ بھی شرط ہے کہ کوئی حدیث صحیح مرفوع متّصل بھی اس کی مفسر ہو غرض ہمارے مذہب میں تفسیر بالرائے ہرگز جائز نہیں پس ہر یک معترض پر لازم ہوگا کہ کسی اعتراض کے وقت اس طریق سے باہر نہ جائے۔

دوم۔ دوسری کتابیں جو ہماری مسلّم کتابیں ہیں ان میں سے اول درجہ پر صحیح بخاری ہے اور اس کی وہ تمام احادیث ہمارے نزدیک حجت ہیں جو قرآن شریف سے مخالف نہیں اور ان میں سے دوسری کتاب صحیح مسلم ہے اور اس کو ہم اس شرط سے مانتے ہیں کہ قرآن اور صحیح بخاری سے مخالف نہ ہو اور تیسرے درجہ پر صحیح ترمذی۔ابن ماجہ۔ مؤطا۔نسائی۔ابن داؤد۔ دارقطنی کتب حدیث ہیں جن کی حدیثوں کو ہم اس شرط سے مانتے ہیں کہ قرآن اور صحیحین سے مخالف نہ ہوں۔ یہ کتابیں ہمارے دین کی کتابیں ہیں اور یہ شرائط ہیں جن کی رو سے ہمارا عمل ہے۔''

(آریہ دھرم، روحانی خزائن جلد 10، صفحہ 86،87)

نیز فرمایا:

''واضح ہو کہ احادیث کے دو حصّہ ہیں ایک وہ حصّہ جو سلسلہ تعامل کی پناہ میں کامل طور پر آ گیا ہے۔یعنی وہ حدیثیں جن کو تعامل کے محکم اور قوی اور لاریب سلسلہ نے قوت دی ہے اور مرتبہ یقین تک پہنچا دیا ہے جس میں تمام ضروریات دین اور عبادات اور عقود اور معاملات اور احکام شرع متین داخل ہیں سو ایسی حدیثیں تو بلاشبہ یقین اور کامل ثبوت کی حد تک پہنچ گئے ہیں اور جو کچھ ان حدیثوں کو قوت حاصل ہے وہ قوت فنِ حدیث کے ذریعہ سے حاصل نہیں ہوئی اور نہ وہ احادیث منقولہ کی ذاتی قوت ہے اور نہ وہ راویوں کے وثاقت اور اعتبار کی وجہ سے پیدا ہوئی ہے بلکہ وہ قوت ببرکت وطفیل سلسلہ تعامل پیدا ہوئی ہے۔ سو میں ایسی حدیثوں کو جہاں تک ان کو سلسلۂ تعامل سے قوت ملی ہے ایک مرتبہ یقین تک تسلیم کرتا ہوں لیکن دوسرا حصّہ حدیثوں کا جن کو سلسلۂ تعامل سے کچھ تعلق اور رشتہ نہیں ہے اور صرف راویوں کے سہارے سے اور ان کی راست گوئی کے اعتبار پر قبول کی گئی ہیں ان کو میں مرتبہ ظن سے بڑھ کر خیال نہیں کرتا اور غایت کار مفید ظن ہو سکتی ہیں کیونکہ جس طریق سے وہ حاصل کی گئی ہیں۔وہ یقینی اور قطعی الثبوت طریق نہیں ہے بلکہ بہت سی آویزش کی جگہ ہے''۔ (الحق مباحثہ لدھیانہ، روحانی خزائن جلد 4، صفحہ 35)

آپؑ مزید فرماتے ہیں:

''اگر یہی بات سچ ہے کہ اہل اسلام کے پاس بجز قرآن کریم کے جس قدر اور منقولات ہیں وہ تمام ذخیرہ کذب اور جھوٹ اور افترا اور ظنون اور اوہام کا ہے تو پھر شائد اسلام میں سے کچھ تھوڑا ہی حصّہ باقی رہ جائے گا وجہ یہ کہ ہمیں اپنے دین کی تمام تفصیلات احادیث نبویہ کے ذریعہ سے ملی ہیں۔ مثلاً یہ نماز جو پنج وقت ہم پڑھتے ہیں گو قرآن مجید سے اس کی فرضیت ثابت ہوتی ہے مگر یہ کہاں ثابت ہوتا ہے کہ صبح کی دو رکعت فرض اور دو رکعت سنّت ہیں اور پھر ظہر کی چار رکعت فرض اور چار اور دو سنّت اور مغرب کی تین رکعت فرض اور پھر عشاء کی چار۔ ایسا ہی زکوٰۃ کی تفاصیل معلوم کرنے کے لئے ہم بالکل احادیث کے محتاج ہیں۔ اسی طرح ہزارہا جزئیات ہیں جو عبادات اور معاملات اور عقود وغیرہ کے متعلق ہیں... غرض ایسا خیال کرنا کہ احادیث کے ذریعہ سے کوئی یقینی اور قطعی صداقت ہمیں مل ہی نہیں سکتی گویا اسلام کا بہت سا حصّہ اپنے ہاتھ سے نابود کرنا ہے بلکہ اصل اور صحیح امر یہ ہے کہ جو کچھ احادیث کے ذریعہ سے بیان ہوا ہے جب تک صحیح اور صاف لفظوں میں قرآن اُس کا معارض نہ ہو تب تک اس کو قبول کرنا لازم ہے کیونکہ یہ بات مسلّم ہے کہ طبعی امر انسان کیلئے راست گوئی ہے اور انسان جھوٹ کو محض کسی مجبوری کی وجہ سے اختیار کرتا ہے کیونکہ وہ اُس کے لئے ایک غیر طبعی ہے۔ پھر ایسی احادیث جو تعامل اعتقادی یا عملی میں آ کر اسلام کے مختلف گروہوں کا ایک شعار ٹھہر گئی تھیں انکی قطعیت اور تواتر کی نسبت کلام کرنا تو درحقیقت جنون اور دیوانگی کا ایک شعبہ ہے''۔

(شہادۃ القرآن، روحانی خزائن جلد 6، صفحہ 298 تا 303)

نماز

منکر و فحشا سے انساں کو بچاتی ہے نماز
رحمتیں اور برکتیں ہمراہ لاتی ہے نماز

ابتدا سے اِنتہا تک ہے سراسر یہ دُعا
آدمی کو حق تعالیٰ سے مِلاتی ہے نماز

قصرِ جاناں سے اذاں کی جونہی آتی ہے نِدا
عاشقوں کو یار کی چوکھٹ پہ لاتی ہے نماز

ہے توجہ اور تضرّع اور تبتّل اور خشوع
رنگ کیا کیا طالبِ حق پر چڑھاتی ہے نماز

ایک ہی صف میں کھڑے ہوتے ہیں محمودؔ و ایازؔ
یہ سلوک اور یہ مساواتیں سکھاتی ہے نماز

ہر عبادت ختم ہو جاتی ہے دنیا میں یہیں
اہلِ جنّت کے لئے پر واں بھی جاتی ہے نماز

دِل نمازی کا گرفتارِ گنہ کیونکر ہو جب
اُس میں ہر دم یاد مولیٰ کی رَچاتی ہے نماز

حشر کے دن سب سے پہلے آئے گی میزان پر
دیکھنا پھر کس طرح سے بخشواتی ہے نماز

رُوح جب ہوتی ہے حاضر پیشِ ربّ العالمیں
کیسی کیسی پھر مناجاتیں سکھاتی ہے نماز

اے خدا ہم کو عطا کر اور ہماری نسل کو
نعمتیں اور بخششیں جو جو بھی لاتی ہے نماز

(بخارِ دل)

امام وقت کی آواز

مرتبہ: مکرم سید سعادت احمد صاحب

سب سخن کے جام بھرتے ہیں اِسی سرکار سے

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے مجالسِ عرفان اور خطوط میں دیے گئے علمی و تنظیمی سوالات کے جوابات میں سے انتخاب

☆مؤرخہ 26 اکتوبر 2025ء کو مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کے ریجن Schleswig-Holstein اور مجلس Dietzenbach کے ممبران پر مشتمل ایک وفد کو حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت ملی جس میں ایک خادم نے عرض کیا کہ امسال مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کا ماٹو اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیۡنِ یعنی ''نماز دین کا ستون ہے'' مقرر کیا گیا ہے۔ اس حوالہ سے موصوف نے راہنمائی کی درخواست کی کہ خدام کس طرح اس ماٹو پر حقیقی طور پر عمل پیرا ہو سکتے ہیں اور اپنے دلوں میں نماز اور اللہ تعالیٰ کی سچی محبّت پیدا کر سکتے ہیں؟

اس پر حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دین اور اللہ تعالیٰ کی پہچان کی اہمیت کو نہایت دلنشین انداز میں بیان کرتے ہوئے سائل سے استفہامیہ انداز میں فرمایا کہ اللہ میاں پر یقین ہے، اللہ تعالیٰ ہے، اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ مَیں ربّ العالمین ہوں، مَیں ساری چیزیں دیتا ہوں، اس بات کو مانتے ہو؟ سوال کنندہ کے اثبات میں جواب پر حضورِانور نے انسانی فطرت میں ودیعت کردہ صفتِ شکرگزاری اور اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتوں کے حوالے سے نہایت حکیمانہ رنگ میں سمجھایا کہ اگر کوئی انسان تمہیں تحفہ دے یا تمہاری favour میں کوئی بات کرے یا تمہیں کوئی فائدہ پہنچائے، تو تم شکرگزار بنتے ہوئے اس کا شکریہ ادا کرتے ہو؟ تو اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ مَیں نے ساری دنیا پیدا کی، تمہارے پیدا ہونے کے جو سامان تھے، اس میں جب کہ تم ابھی ماں کے پیٹ میں تھے، تبھی تمہارے لیے ایسا انتظام کیا کہ تمہاری اچھی طرح nourishment ہو جائے۔ پھر اچھا صحت مند بچہ پیدا ہوا، پھر اس کو ماں باپ نے پالا، تمہارے لیے سامان مہیا کیا، پھر بڑے ہوئے، تمہیں کچھ سیکھنے کا موقع ملا، تمہارے کپڑے اور تمہاری پڑھائی وغیرہ کا انتظام کیا، ان سب کا جب شکریہ ادا کرتے ہو، تو اللہ کہتا ہے کہ یہ ساری چیزیں مَیں نے دی تھیں، مَیں نے ان کو سب کچھ سکھایا، تو میرا شکریہ ادا کرو، تمہیں میرا شکریہ ادا کرنا چاہیے۔

اسی تسلسل میں حضورِانور نے نماز کے ذریعے شکرگزاری کے عملی پہلو پر روشنی ڈالتے ہوئے توجہ دلائی کہ تمہیں تھوڑا سا تو اللہ کا شکر گزار ہونا چاہیے کہ اللہ میاں نے اتنی چیزیں دیں۔ تو اللہ کہتا ہے کہ شکر گزاری کا طریقہ کیا ہے؟ تم نماز پڑھو، پانچ وقت نمازیں پڑھو، پانچ وقت اللہ تعالیٰ کے پاس جاؤ، اس کا شکر ادا کرو۔ اللہ تعالیٰ قرآنِ شریف میں فرماتا ہے کہ تم شکر کرو گے، تو مَیں تمہیں اَور بھی زیادہ دوں گا، پہلے سے بڑھ کے دوں گا۔

آخر میں حضورِانور نے نماز میں گہری توجہ پیدا کرنے اور عبدِشکور بنتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا مزید وارث بننے کی بابت نہایت پُرمعارف انداز میں تلقین فرمائی کہ اس لیے یہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کر لیا، تو اللہ خوش ہو گیا، اللہ کہتا ہے کہ مجھے تمہاری عبادتوں اور تمہارے شکریوں کی کوئی ضرورت نہیں، لیکن اگر تم کرو گے، تو مَیں تمہیں انعام دوں گا، اَور دوں گا اور بڑھاؤں گا۔ اِس لیے یہ سوچ کے نماز پڑھو، تو نماز میں توجہ پیدا ہو گی اور اللہ کے شکرگزار بندے بنو گے، تو پھر اللہ تعالیٰ کے اَور فضل ہوں گے۔

☆ یکم نومبر 2025ء کو مجلس خدام الاحمدیہ امریکہ کے ساؤتھ ویسٹ ریجن کے ایک وفد کو حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے شرفِ ملاقات حاصل ہوا جس میں ایک خادم نے عرض کیا کہ جب کوئی جذباتی لمحات ہوتے ہیں، تو دورانِ نماز مَیں اپنے آنسو اور جذبات کا اظہار نہیں کر پاتا۔ اس پسِ منظر میں راہنمائی کی درخواست کی کہ ہم نماز میں توجہ، رقّت اور حضورِ قلب کیسے حاصل کر سکتے ہیں؟

سب سے پہلے حضورِانور نے خادم کی زبان دانی کے بارے میں نہایت پُرشفقت انداز میں مسکراتے ہوئے استفسار فرمایا کہ تمہیں یہ ساری اُردو آتی ہے! تم نے یہ سارے لفظ جو بولے ہیں، اِن کا مطلب آتا ہے، تمہیں کسی نے لکھ کے دیا ہے؟ جس پر خادم نے عرض کیا کہ کچھ کچھ تھوڑا سا، اتنا زیادہ مطلب نہیں آتا۔ یہ اُردو میری اُمّی نے میرے لیے لکھی ہے۔ اس پر حضورِانور نے نماز میں توجہ پیدا کرنے کے حوالے سے نہایت بلیغ نصیحت فرمائی کہ جب تم نماز میں سورۃ الفاتحہ پڑھتے ہو، تو اُس وقت اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ کہ اللہ تعالیٰ تمہیں صحیح رستے پر چلائے اور اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ بار بار پڑھو۔ سورۃ الفاتحہ کو repeatedly پڑھتے رہو۔

پھر حضورِانور نے مزید دریافت فرمایا کہ تمہیں سورۃ الفاتحہ کا مطلب آتا ہے؟ خادم کے اثبات میں جواب عرض کرنے پر حضورِانور نے سورۃ الفاتحہ کو بار بار پڑھنے کے روحانی فضائل پر روشنی ڈالی کہ پھر جب repeatedly تم پڑھو گے، تو تمہیں اس کا مطلب پتا لگے گا اور پھر پتا لگے گا کہ اللہ تعالیٰ ہم پر کتنا مہربان ہے۔ اور پھر جو اللہ تعالیٰ نے بے شمار تمہارے پر blessings کی ہوئی ہیں اور بے شمار فضل کیے ہوئے ہیں، ان کو جب تم دیکھو گے، تو تم شکر کرو گے۔ تمہیں کوئی تحفہ دیتا ہے یا کوئی تمہاری favour کرتا ہے تو تم اس کا شکر کرتے ہو۔ تو پھر اسی طرح اللہ تعالیٰ کا شکر کرو۔ جب شکر کرو گے تو تمہارے emotions زیادہ بڑھیں گے، باہر نکلیں گے اور پھر تم دعا بھی کرو گے۔

☆ مورخہ 14 دسمبر 2025ء کو مجلس خدام الاحمدیہ و مجلس اطفال الاحمدیہ اٹلی کے وفد کو حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ شرفِ ملاقات حاصل ہوا جس میں ایک خادم نے سوال کیا کہ آج کل کی تیز زندگی میں دنیاوی مصروفیات کی وجہ سے جب انسان نماز جلدی جلدی ادا کرتا ہے، تو اس طرح روحانیت میں کمی کو کس طرح پورا کیا جا سکتا ہے؟

اس پر حضورِانور نے مسکراتے ہوئے استفہامیہ انداز میں توجہ دلائی کہ کھانا کھاتے ہوئے تو پورا وقت لگاتے ہو، تو نماز کیوں جلدی جلدی ادا کرتے ہو، جب پتا ہے کہ مَیں غلطی کر رہا ہوں، تو انسان غلطی نہ کرے اور آرام آرام سے نماز ادا کرے۔ یہاں نمازیں پڑھ رہے ہو، ہم کوئی ویلے تو نہیں، ہم بھی کام کرتے ہیں۔ مسجد میں آتے ہو، کم از کم اتنا وقت تو لگا لیا کرو، جتنا آج کل یہاں مسجد میں نماز پڑھتے ہو نہ کہ جلدی جلدی پڑھا کرو۔

حضورِانور نے نماز کی حقیقی فلاسفی پر روشنی ڈالتے ہوئے تلقین فرمائی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز ٹھہر ٹھہر کے پڑھو۔ آنحضرتؐ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے، ایک مجلس لگی ہوئی تھی، لوگ باتیں کر رہے تھے اور آنحضرتؐ کی باتوں سے فیض یاب ہو رہے تھے۔ ایک بندہ لیٹ آیا اور اس وقت نماز ہو چکی تھی۔ اس نے اپنی نماز شروع کر دی۔ نماز پڑھ کے وہ بھی جلدی سے آ کے مجلس میں بیٹھ گیا کہ مَیں بھی آنحضرتؐ کی باتوں سے فائدہ اُٹھالوں۔ تو آنحضرتؐ نے فرمایا کہ جاؤ اور دوبارہ نماز پڑھو۔ وہ پڑھ کے آیا۔ پھر آنحضرتؐ نے فرمایا کہ نہیں دوبارہ پڑھو۔ کوئی تین چار دفعہ اُسے نماز پڑھا دی۔ تو وہ کہنے لگا کہ حضور! مَیں تو اس سے زیادہ جانتا ہی نہیں، تو نماز کس طرح پڑھوں؟ آپ نے فرمایا کہ آرام سے ٹھہر ٹھہر کے پڑھو، دُرود پڑھو، اللہ کی حمد کرو اور غور کرو اور پھر نماز پڑھو، تو وہ نماز ہوتی ہے، یہ تو ٹکریں ہیں، نماز تو نہیں۔ اسی لیے حضرت مسیح موعودؑ نے لکھا ہے کہ نماز پڑھتے ہیں تو ٹک ٹک کر کے سجدہ کر کے جلدی سے اُٹھ جاتے ہیں، جس طرح مرغی کو دیکھا ہے کہ دانہ کھاتی ہے اور ٹک ٹک کرتی ہے اور دانہ چُگ رہی ہوتی ہے، اس طرح سجدے کر کے اُٹھ جاتے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ کو ایسے سجدوں کی ضرورت نہیں ہے۔

اسی تناظر میں حضورِانور نے خدا تعالیٰ اور دین کے معاملات میں درست ترجیحات کے تعیّن کی ضرورت پر بھی زور دیتے ہوئے توجہ دلائی کہ اس لیے جب احساس ہے کہ ہم جلدی کر رہے ہیں تو پھر اس کا مطلب ہے کہ اپنے دنیا کے کام کو ہم اللہ سے زیادہ فوقیت دے رہے ہیں۔ پھر جب اس طرح فوقیت دیں گے تو پھر اللہ تعالیٰ کس طرح برکت ڈالے گا؟ پھر کہہ دیتے ہیں کہ ہم تو بڑی دعائیں کرتے ہیں، دعائیں کہاں سے کرتے ہیں؟ دعا کا وقت تو تبھی ہوتا ہے کہ جب انسان آزمایا جاتا ہے، جب ایک طرف دنیا کا کام ہے اور ایک طرف دین کا کام ہے۔

مزید برآں حضورِانور نے دین کو دنیا پر مقدّم رکھنے کے حوالے سے غیرمعمولی جرأت ایمانی سے لبریز ایک عملی مثال بھی پیش فرمائی کہ حضرت چودھری ظفراللہ خان صاحبؓ ملکہ کی مجلس میں بیٹھے تھے اور بے چین ہو رہے تھے اور دربار سے اُٹھنا بھی وہاں کے آداب کے خلاف تھا۔ یوں دائیں بائیں انہوں نے دیکھا، ملکہ نے، انتظامیہ نے سوال کیا، توانہوں نے کہا کہ میری نماز کا وقت ہو رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ٹھیک ہے، آپ جائیں نماز پڑھ لیں اور آپؓ جا کے آرام سے نماز پڑھ کے آئے۔ تو انہوں نے دنیاداری کی پروا نہیں کی۔ اس کے بعد سے ان کا یہاں جو بھی پروٹوکول دنیاوی درباروں اور بادشاہوں کا تھا، وہاں ان کے لیے مقرر کیا گیا تھا کہ یہ جب بھی آئیں، ان کے اگر نماز کا وقت ہو، تو نماز کے لیے ان کا خیال رکھا جائے۔ تو پھر دنیا بھی عزّت کرتی ہے۔ تو یہ مثالیں اس لیے ہمارے سامنے ہیں کہ ہم بھی احتیاط کریں۔

جواب کے آخر میں حضورِانور نے عجلت پسندی کے برعکس نماز کی ادائیگی میں حضورِقلب اور توجہ پیدا کرنے کی اہمیت کو اُجاگر کرتے ہوئے فرمایا کہ یوں کیا کہ جھٹکے مارے، اللہ اکبر اللہ اکبر، السلام علیکم السلام علیکم۔ اور پتا ہی نہیں کہ کیا بولے یا کیا نہیں بولے، تو اس کا کیا فائدہ؟ تم اللہ تعالیٰ کے دربار میں اللہ سے مانگنے کے لیے گئے ہو۔ کسی پریذیڈنٹ کے پاس جاتے ہو، منسٹر کے پاس جاتے ہو، تو جب تک رک رک کے ساری باتیں نہیں بتا دیتے، تو تمہاری تسلّی نہیں ہوتی۔ تو اللہ تعالیٰ کے ہاں جا کے کہتے ہو کہ ٹک ٹک ٹک، چلو! اللہ میاں راضی ہو جا، اللہ میاں کوئی ہمارا پابند ہے، جو اِن باتوں سے راضی ہو جائے؟ تو یہ احساس دل میں پیدا ہونا چاہیے۔

☆حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ نیشنل عاملہ لجنہ اماء اللہ بنگلہ دیش کی ورچوئل ملاقات مورخہ 14 نومبر 2020ء میں ایک لجنہ ممبر نے عرض کیا کہ چھوٹے بچوں والی ماؤں کو نماز کے وقت بچے کو ساتھ لے کر یا گود میں اٹھا کر نماز پڑھنا پڑتی ہے۔ اس وقت فطرتاً نماز سے زیادہ بچے کی طرف توجہ رہتی ہے۔ اس سے ہم نماز کی فضیلت سے محروم تو نہیں ہو رہی ہوتیں؟

جواب: نہیں محروم نہیں ہو رہی ہوتیں۔ لیکن آپ یہ کیا کریں کہ جب بچہ روتا ہے تو اس کو گود میں اٹھا لیا اور نماز پڑھ لی اور پھر جب سجدہ میں گئے تو بچہ کو ایک سائیڈ پر بٹھا دیا پھر نماز پڑھ لی۔ یہ تو اضطراری حالت ہے اللہ تعالیٰ دلوں کا حال جانتا ہے۔ کیونکہ آپ نیک نیتی سے نماز پڑھ رہی ہیں تو اللہ تعالیٰ اس کا ثواب دیتا ہے۔ لیکن نماز کا وقت آپ کے پاس کافی ہوتا ہے۔ فجر کے وقت تو بچے عموماً سوئے ہوئے ہوتے ہیں۔ یا فیڈر یا دودھ دے کے، یا فیڈ دے کے اس کو سُلا کے آپ آرام سے فجر کی نماز پڑھ سکتی ہیں۔ عام طور پہ کوشش یہ کریں کہ بچہ کو سلانے کے بعد یا بچہ کو فیڈ دے دی ہے تو پھر اس کے بعد اس کو لٹا کے اگر وقفہ ہے تو پھر آرام سے نماز پڑھیں۔ اور اگر وقفہ تھوڑا ہے مثلاً سورج ڈوب رہا ہے یا فجر کی نماز پہ سورج نکل رہا ہے تو پھر مجبوری ہے کہ جلدی جلدی نماز پڑھ لینی ہے۔ یا آپ کی عصر کی نماز سورج ڈوبنے کی وجہ سے ضائع ہو رہی ہے تو جلدی سے پڑھ لیں۔

لیکن عموماً کوشش یہ کریں کہ بچہ سے فارغ ہونے کے بعد اس کو سلا کے، لٹا کے آپ اپنی نماز پڑھ لیں۔ لیکن اگر مجبوری میں آپ کو بچہ کو گود میں لے کے پڑھنی بھی پڑھتی ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ لیکن اس میں کوشش کریں کہ جتنی زیادہ توجہ آپ نماز کی طرف قائم کر سکتی ہیں قائم رکھیں، نماز کے جو الفاظ ہیں ان پہ غور کرتی رہیں۔ اللہ تعالیٰ تو ثواب دینے والا ہے، اللہ تعالیٰ رحمٰن، رحیم ہے اور بخشش کرنے والا بھی ہے۔ تو اللہ تعالیٰ یہ ظلم نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ کو ساری صورت حال پتہ ہے۔ لیکن اگر ساری کوششوں کے باوجود کسی عورت کے پاس وقت نہیں رہتا اور اس کو بچہ کو گود میں لے کے نماز پڑھنا مجبوری ہے تو اللہ تعالیٰ اس کا ثواب دینے والا ہے، دیتا ہے۔

(الفضل انٹرنیشنل 21 اگست 2021ء)

☆ ایک دوست نے آنحضور ﷺ کے ارشاد کہ ’’بچوں کو سات سال کی عمر میں نماز کا حکم دو اور دس سال کی عمر میں نماز نہ پڑھنے پر انہیں سزا دو‘‘ کے متعلق حضور کی خدمت اقدس میں راہنمائی کی درخواست کی جس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے مکتوب مورخہ 2 فروری 2019ء میں درج ذیل جواب عطا فرمایا:

جواب: اسلام کی تعلیم کی بڑی خوبی یہ ہے کہ وہ اعتدال پر مبنی تعلیم ہے۔ آنحضور ﷺ کا یہ ارشاد بھی اپنے اندر اسی اعتدال کو سموئے ہوئے ہے کہ عبادت جو کہ ہر انسان کی پیدائش کا اوّلین مقصد ہے، بچپن سے ہی اس پر زور دیا جائے اور بچوں کو اپنے نمونہ کے ساتھ ساتھ نماز پڑھنے کی تلقین کی جائے۔ تین سال کی مسلسل تلقین اور نصائح کے بعد بھی اگر بچہ اس کی پابندی نہ کرے تو اسے ایک وقت تک مناسب سزا دینے کا حکم ہے۔ لیکن یہ سزا ایسی نہیں ہونی چاہیے جس میں سزا دینے والے کی طرف سے اس بچہ کے ساتھ ایک دشمنی کا رنگ ہو یا انسان یہ تصور کرے کہ اس سزا کے نتیجہ میں وہ ضرور اس بچہ کو نماز کا عادی بنا سکتا ہے۔ بلکہ اس سزا میں بھی یہ امر ہی پیش نظر ہونا چاہیے کہ تربیت محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہی ہو سکتی ہے، جس کے حصول کا اصل ذریعہ دعا ہی ہے۔ اور جو سزا دینے کی راہ اختیار کی جا رہی ہے وہ بھی دراصل اللہ تعالیٰ ہی کے رسول کے حکم پر اختیار کی جا رہی ہے تا کہ بچہ اس سے عبرت پکڑ کر نماز کی طرف راغب ہو جائے۔ پھر جب بچہ Mature ہو جائے اور بارہ تیرہ سال کی عمر کو پہنچ کر اچھے بُرے کی سمجھ اس میں پیدا ہو جائے تو اس کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد کر کے اس کے لیے صرف دعا اور وعظ و نصیحت کے طریق کو اپنانا چاہیے۔ ایسی ہی سزا کے متعلق حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

’’اگر کوئی شخص خود دار اور اپنے نفس کی باگ کو قابو سے نہ دینے والا اور پورا متحمل اور بردبار اور باسکون اور باوقار ہو تو اسے البتہ حق پہنچتا ہے کہ کسی وقت مناسب پر کسی حد تک بچہ کو سزا دے یا چشم نمائی کرے‘‘۔

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 4)

(الفضل انٹرنیشنل 12 فروری 2021ء)

ہم احمدی انصار ہیں

کارگزاری ماہ جنوری 2026ء

رپورٹ: مکرم فاروق احمد چیمہ صاحب، قائد عمومی مجلس انصاراللہ جرمنی

احمدیہ لنگر

شعبہ ایثار کے تحت ماہِ جنوری میں کل 4719 ضرورتمند افراد کو کھانا تقسیم کیا گیا جس میں 15 علاقہ جات کی 56 مجالس کے 281 انصار کو خدمت کا موقع ملا۔

قیادت ذہانت وصحت جسمانی

مجلس انصاراللہ جرمنی انصار بھائیوں کو جسمانی طور پر فعال رکھنے کے لیے دورانِ سال مختلف ورزشی مقابلہ جات کا انعقاد کرتی ہے۔ جنوری 2026ء میں جرمنی بھر کی 50 مجالس میں کھیل کے مختلف پروگرامز کا انعقاد ہوا جس میں صفِ اوّل کے 180 اور صفِ دوم کے 313 انصار شامل ہوئے۔

نئے سال کا آغاز اور وقارِ عمل

مجلس انصاراللہ جرمنی نے نئے سال کا آغاز باجماعت نمازِ تہجد سے کیا۔ نمازِ فجر اور اجتماعی ناشتہ کے بعد مجالس میں ممبران مجلس انصاراللہ نے کثیر تعداد میں خدام کے شانہ بشانہ وقارِ عمل کیا۔ چونکہ وقارِ عمل کے پروگرامز شہری انتظامیہ کی اجازت سے ہوتے ہیں، لہٰذا اس طرح شہری انتظامیہ کو جماعت کا تعارف کروانے کا بھی موقع ملتا ہے، نیز ان پروگرامز کی سوشل میڈیا اور اخبارات میں کوریج کی وجہ سے بھی جماعت کا پیغام کثیر تعداد تک پہنچتا ہے۔

ریفریشر کورسز شعبہ جات

مجلس انصاراللہ جرمنی کی درج ذیل قیادتوں کو علاقائی سطح پر سالانہ ریفریشر کورسز کے انعقاد کی توفیق ملی:

(1) قیادت عمومی، (2) قیادت تجنید، (3) قیادت مال، (4) آڈیٹر

ان ریفریشر کورسز کا آغاز 17 جنوری 2026 کو ہوا اور ماہِ جنوری میں چار علاقہ جات میں ریفریشر کورسز کا کامیاب انعقادِ عمل میں آیا۔

استقبالیہ پروگرامز صف دوم

17 جنوری کو مجلس انصاراللہ میں نئے شامل ہونے والے انصار کے لئے علاقہ باڈن میں استقبالیہ پروگرام کے انعقاد کی توفیق ملی جس میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات پر مبنی ویڈیو اقتباسات پیش کئے گئے نیز انصار کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی گئی۔ مجلس انصاراللہ کا تعارف، تنظیمی ڈھانچہ، اہم پروگراموں اور صفِ دوم کے لائحہ عمل سے آگاہی دی گئی۔ اس کے لئے انہیں بالخصوص جسمانی طور پر فعال ہونے، سائیکل باقاعدگی سے چلانے، ورزش اور سپورٹس کے پروگراموں کی طرف بھی راہنمائی کی گئی۔ پروگرام کا آغاز تقریباً 12 بجے تلاوت قرآن کریم کے ساتھ ہوا۔ عہد دہرانے، نظم اور پروگرام کا دیگر مواد پیش کرنے کے بعد سوالات کا موقع دیا گیا۔ تحائف کی تقسیم کے بعد کھانے کا اہتمام کیا گیا۔ اس موقع پر نئے شامل ہونے والے بھائیوں کو تحفہ اور یادگار کے طور پر جائے نماز، انصاراللہ کا رومال، ڈائری، پین اور بیج دیئے گئے۔ پروگرام میں علاقہ باڈن کے نئے انصار، زعماء مجالس اور صفِ دوم کے عہدیداران سمیت کل 48 انصار شامل ہوئے۔

تبلیغی سرگرمیاں

مجلس انصاراللہ جرمنی کو دورانِ سال مختلف تبلیغی پروگرامز منعقد کرنے کی توفیق ملتی رہتی ہے۔ اس سلسلہ میں 3 جنوری کو مجلس Wiesbaden Mitte کے انصار شہر کے مرکزی بازار میں جماعت کے پُرامن پیغامات کے پوسٹر لے کر کھڑے ہوئے نیز تبلیغی سٹینڈ لگایا گیا۔ اس موقع پر تبلیغی فلائرز اور لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا۔

مورخہ 20 جنوری کو مجلس فرائنز ہائیم میں نو کتب اوپن لائبریری میں رکھوائی گئیں۔ اسی روز مجلس Neuwied میں ایک تبلیغی نشست کا انعقاد کیا گیا۔

مورخہ 21 جنوری 2026ء کو مجلس فرانک تھال میں چھ کتب اوپن لائبریری میں رکھوائی گئیں۔

31 جنوری 2026ء کو مجلس وٹلش میں تبلیغی سٹینڈ لگایا گیا جس میں مفت لٹریچر اور فلائرز تقسیم کئے گئے اور انفرادی طور پر سٹال پر آنے والوں کو جماعت کا تعارف کروایا گیا۔ پانچ انصار نے اس موقع پر خدمت کی توفیق پائی۔ اسی روز مجلس Ludwigshafen میں بھی تبلیغ سٹینڈ لگایا گیا اور چار انصار تبلیغی پیغامات کے پوسٹر لیے مرکزی بازار میں کھڑے رہے اور جماعت کا تعارف کروایا۔ مجلس بادمیرین برگ میں بھی 31 جنوری کو تبلیغی سٹینڈ لگایا گیا اور اوپن لائبریری میں کتب رکھوائی گئیں۔

ویزبادن

وٹلش

مکرم صفوان احمد ملک صاحب، آفس انچارج شعبہ تبلیغ

زیر تبلیغ احباب کے ساتھ

بیت السبوح میں اجتماعی افطار

ترک احباب کے ساتھ افطار پروگرام

اللہ کے فضل سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات کی روشنی میں شعبہ تبلیغ جرمنی کو مختلف تبلیغی پروگرام منعقد کرنے کی توفیق مل رہی ہے، فالحمدللہ۔ اسی سلسلہ میں 8 مارچ 2026ء کو ترکش ڈیسک جرمنی کو بیت السبوح فرانکفرٹ میں ترک زبان بولنے والے زیرِ تبلیغ مہمانوں کے اعزاز میں ایک افطار پروگرام منعقد کرنے کی توفیق ملی جس میں 30 ترک مرد اور 15 خواتین کے علاوہ احمدی ترک احباب بھی اپنی فیملیوں کے ساتھ شامل ہوئے۔ چنانچہ کل 92 مہمانوں نے شرکت کی۔ افطار سے قبل مہمانوں کو اسلام، قرآن اور سائنس نیز تاریخ احمدیت جرمنی کے حوالہ سے نمائش دکھائی گئی۔ اس کے ساتھ ساتھ ترک زبان میں آویزاں بینرز، پوسٹرز اور ڈیجیٹل اسکرینوں کے ذریعے جماعت احمدیہ کی مختلف سماجی اور فلاحی خدمات سے بھی آگاہ کیا گیا۔ شام 5 بجے سے پہلے مہمانوں کی آمد کا سلسلہ شروع ہوا۔ بیت السبوح کے مرکزی دروازے پر ایک ٹیم موجود تھی جو مہمانوں کو ہال تک پہنچنے میں راہنمائی کرتی۔ اسی طرح ہال میں مربیان سلسلہ مہمانوں کو خوش آمدید کہتے ہوئے نشستوں پر بٹھاتے رہے۔ مردانہ اسپورٹس ہال میں مہمانوں کے بیٹھنے کا انتظام کیا گیا تھا اور ہال کا ایک چوتھائی حصہ خواتین کے لئے مخصوص تھا۔ اسٹیج پر مکرم نیشنل امیر صاحب جرمنی کے ساتھ ترکش ڈیسک کی نمائندگی میں مکرم چنگیز وارلی صاحب (ایڈیشنل نیشنل سیکرٹری تربیت نومبائعین) تشریف فرما تھے۔ پروگرام کی نظامت کے فرائض مکرم نوید خان صاحب نے سرانجام دیے۔ ناظمِ پروگرام نے معزز مہمانوں کو خوش آمدید کہا۔ اس پروگرام میں ترک مہمانوں کی سہولت کے پیش نظر بعض حصوں کا ترکش زبان میں ترجمہ بھی پیش کیا گا تا کہ پیغام کو بہتر انداز میں سمجھا جا سکے۔

تقریب کا باقاعدہ آغاز شام 5 بجکر 35 منٹ پر تلاوتِ قرآنِ کریم سے ہوا۔ مکرم انیق احمد شاہد صاحب نے سورۃ البقرۃ کی آیات 184 تا 186 تلاوت کیں، جبکہ ان آیات کا جرمن اور ترکش ترجمہ عزیزم موسیٰ بیگش صاحب نے پیش کیا۔ ترکش ڈیسک کے فعّال ممبر مکرم حسن عودہ باسی صاحب نے رمضان المبارک کی فضیلت کے حوالہ سے چند احادیث ترکش زبان میں پیش کیں۔ مکرم چنگیز وارلی صاحب نے ترکش زبان میں رمضان المبارک کی حقیقی روح اور روزوں کی فلاسفی پر روشنی ڈالی۔ اس کے بعد مکرم تلمیذ احمد صاحب مربی سلسلہ کی ترکش زبان میں تیار کردہ ڈاکومنٹری فلم دکھائی گئی جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ اور مشن کا تعارف، دنیا کے 200 سے زائد ممالک میں فعّال اور ایک روحانی نظام خلافت کے تحت منظّم جماعت کی فلاحی خدمات جن میں 2023ء میں ترکی میں آنے والے تباہ کن زلزلہ کے بعد احمدی رضاکاروں کی امدادی خدمات کا بھی نقشہ پیش کیا گیا۔

محترمہ Fatima Cagin صاحبہ نے اظہارِخیال کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کی انسانی ہمدردی، باہمی احترام اور معاشرتی ذمہ داری کے جذبے کی بہت تعریف کی اور دکھی انسانیت کی مدد کرنے پر جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا کیا۔ پروگرام کے اختتام پر سٹی پارلیمنٹ فرانکفرٹ کے رکن اور سیاسی جماعت BIG کے سربراہ Haluk Yildiz نے اظہارِخیال کرتے ہوئے بین المذاہب ہم آہنگی اور سماجی اتحاد کی ضرورت پر زور دیا اور کہا کہ موجودہ عالمی حالات میں مسلمانوں اور دیگر تنظیموں کو مل کر امن، انصاف اور باہمی احترام کے لیے کوشش کرنی چاہیے۔

افطار سے چند لمحے قبل مکرم نیشنل امیر صاحب نے مہمانوں کی آمد پر ان کا شکریہ ادا کیا۔تقریب کے اختتام پر ناظم صاحب اسٹیج نے تمام مہمانوں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے امید کا اظہار کیا کہ ایسے پروگرام مختلف طبقات کے درمیان بہتر روابط اور باہمی سمجھ بوجھ کو فروغ دینے کا ذریعہ بنیں گے۔ مہمانوں نے بھی اس پروگرام کو معلوماتی اور روحانیت سے بھرپور قرار دیتے ہوئے مثبت تاثرات کا اظہار کیا۔ ڈاکومنٹری میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو دیکھ کر ایک ترک دوست نے کہا ماشاءاللہ یہ بہت نورانی وجود ہے جس میں ایسی کشش ہے جو مجھے اپنی طرف کھینچ رہی ہے۔

جناب Turgut Yüksel صاحب نے کہا کہ مَیں اکثر یہاں آپ کی مختلف تقریبات میں شرکت کرتا رہا ہوں۔ مجھے خوشی ہے کہ اس سال بھی میں آپ کے ساتھ افطار دعوت میں شامل ہو سکا۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کا افطار قبول فرمائے اور رمضان مبارک فرمائے۔ جناب Yildirim Ulas صاحب نے کہا کہ مَیں تمام بھائیوں کو رمضان مبارک کہتا ہوں۔ احمدیوں کی مساجد میں مَیں خوشی کے ساتھ جاتا ہوں اور پیارے احمدی بھائیوں سے مل کر خوشی ملتی ہے۔ جناب Enes Gülegen صاحب نے کہا کہ مَیں جماعت احمدیہ کو آج شام کی تقریب کے لیے شکریہ کہنا چاہتا ہوں۔ فرانکفرٹ میں مختلف لوگوں کا اکٹھا ہونا اور آپس میں باہمی امن، محبّت اور بھائی چارے کی فضا قائم ہونا معاشرے کے لیے ایک بہت ضروری پیش رفت ہے۔ پروگرام کی تیاری اور ترتیب میں مکرم تلمیذ احمد صاحب مربی سلسلہ (ترکش ڈیسک) کو نمایاں خدمت کا موقع ملا، فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔ نیز شعبہ سمعی و بصری اور شعبہ ضیافت کی ٹیموں کے علاوہ نیشنل شعبہ تبلیغ کی ٹیم نے بھرپور تعاون کیا۔ اللہ تعالیٰ سب کو اجرِ عظیم عطا فرمائے، آمین۔

جرمن مہمانوں کے ساتھ افطار

رمضان المبارک کی مناسبت سے لوکل امارت فرانکفرٹ کے زیر اہتمام مورخہ 9 مارچ 2026ء کو بیت السبوح کے گردونواح میں بسنے والے ہمسائیوں اور جرمن زیر تبلیغ افراد کے ساتھ ایک نشست منعقد ہوئی۔ اس تقریب کے لئے بیت السبوح کے دونوں بڑے ہالوں کو تیار کیا گیا تھا۔ ایک ہال میں بیٹھنے اور کھانے کا انتظام تھا جبکہ دوسرے ہال میں مختلف تعارفی نمائشیں اور سٹالز لگائے گئے جن میں اسلام و قرآن، اسلام اور سائنس، تاریخ جماعت احمدیہ جرمنی نمائش، مجلس خدام الاحمدیہ، النصرت، لجنہ اماء اللہ، ہیومینٹی فرسٹ کے معلوماتی سٹالز شامل تھے۔

شام چار بجے کے بعد مہمانوں کی آمد کا سلسلہ شروع ہوا جن کا پرتپاک استقبال کیا جاتا اور نمائش کے ہال تک رہنمائی کی جاتی۔ وہاں موجود ٹیم نہایت خوش اسلوبی سے مہمانوں کو نمائش اور مختلف اسٹالز کا دورہ کرواتی اور ان کے سوالات کے تسلی بخش جوابات دیتی۔ نظامت کے فرائض مکرم وہاج بن ساجد صاحب لوکل سیکرٹری امور خارجہ فرانکفرٹ نے ادا کیے جبکہ اسٹیج پر مکرم عطاء الحلیم بھٹی صاحب لوکل امیر فرانکفرٹ اور مکرم طلحہ کاہلوں صاحب مربی سلسلہ تشریف فرما تھے۔ ناظم اسٹیج نے معزز مہمانوں کو خوش آمدید کہا اور اس پروگرام میں شریک ہونے پر جماعت کی طرف سے شکریہ ادا کیا۔

پروگرام کا باقاعدہ آغاز تلاوت قرآن کریم اور جرمن ترجمہ سے ہوا جس کی سعادت مکرم طلحہ کاہلوں صاحب مربی سلسلہ کو حاصل ہوئی۔ اس کے بعد مختلف مہمانوں کو اظہار خیال کا موقع دیا گیا۔ سب سے پہلے محترمہ Hilime Arslaner صاحبہ کو دعوت دی گئی جو 2021ء سے فرانکفرٹ سٹی پارلیمنٹ کی سربراہ ہیں۔ موصوفہ نے کہا کہ فرانکفرٹ ایک متنوع اور مختلف ثقافتوں کا حامل شہر ہے اور یہی اس کی اصل خوبصورتی ہے۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ مسلمانوں کو اس شہر میں بطور اجنبی نہیں بلکہ ایک مؤثر، فعّال اور باوقار شہری کے طور پر جانا جاتا ہے۔ جو لوگ یہاں پیدا ہوئے، یا جنہوں نے دہائیوں سے اس شہر کی تعمیر اور معاشرتی زندگی میں حصہ لیا، وہ اسی شہر کا حصہ ہیں۔

اس کے بعد سٹی پارلیمنٹ کی ایک اور رکن محترمہ Eileen O'Sullivan صاحبہ جو گرین پارٹی سے تعلق رکھنے والی سیاستدان اور شہری امور، ڈیجیٹلائزیشن اور بین الاقوامی تعلقات کی سٹی کونسلر ہیں نے اظہارِ خیال کرتے ہوئے کہا کہ انہیں پہلی مرتبہ جماعت کے مرکز میں آنے کا موقع ملا ہے۔ انہوں نے نمائشوں کو بہت مؤثر قرار دیا اور کہا کہ ایسے وقت میں جب معاشرے میں بے چینی بڑھ رہی ہو، رمضان انسان کو صبر، اندرونی سکون اور اصل اقدار کی طرف لوٹنے کی دعوت دیتا ہے۔ انہوں نے اس امر کو بھی سراہا کہ جماعت احمدیہ نہ صرف اپنے دروازے کھولتی ہے بلکہ دوسروں کو اپنے عقائد، طرزِ زندگی اور خدمتِ خلق کے عملی نمونے سے آگاہ بھی کرتی ہے۔

اس کے بعد محترمہ Janine Wissler صاحبہ ممبر جرمن پارلیمنٹ نے اپنی تقریر میں جماعت احمدیہ کے ماٹو کو موجودہ زمانہ کے لیے نہایت موزوں قرار دیا اور کہا کہ الفاظ جب نفرت میں ڈھل جائیں تو بالآخر وہ ظلم کی عملی صورت اختیار کر لیتے ہیں اور اس خطرے کے مقابلے کے لیے اخلاقی جرأت، سماجی انصاف اور امن کی وکالت بہت ضروری ہے۔ انہوں نے موجودہ عالمی حالات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ایسے وقت میں مذہب اور قومیت سے بالاتر ہو کر مظلوم انسانوں کے ساتھ کھڑے ہونا چاہیے۔

اس کے بعد SPD فرانکفرٹ کے سربراہ اور رکن پارلیمنٹ جناب Kolija Müller نے اپنی تقریر میں جماعت کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ ایسے مواقع پر سیاسی اختلافات کے باوجود انسانی اقدار اور مشترکہ کوششوں کو نمایاں کرنا بہت ضروری ہے۔ ہمیں ایسے عناصر کے مقابلے میں، جو تقسیم، نفرت اور امتیازی سیاست کرتے ہیں، معاشرے کے مثبت پہلوؤں کو مضبوط بنانا ہوگا۔

CDU کے سٹی پارلیمنٹ کے رکن Yannick Schwander نے اپنی تقریر میں جماعت احمدیہ کی تنظیمی اور فلاحی سرگرمیوں کو سراہتے ہوئے کہا کہ جماعت احمدیہ فرانکفرٹ کے شہری منظر نامہ میں ایک مضبوط ستون کی حیثیت اختیار کر چکی ہے۔ انہوں نے یہ بھی یاد دلایا کہ شہر میں ہزاروں ضرورت مند موجود ہیں، اور رمضان ہمیں ان سب کے بارے میں سوچنے اور ان کے لیے کچھ کرنے کی ترغیب دیتا ہے۔

سیاسی پارٹی گرین کے رکن جناب Emre Telyakar نے اپنی تقریر میں کہا کہ رمضان اور

جرمن احباب کے ساتھ افطار پروگرام کے مناظر

عیسائیوں کے روزوں کا ایک ہی وقت میں آنا ایک خوبصورت علامتی پہلو رکھتا ہے۔ ان کے مطابق دونوں مذاہب میں روزہ انسان کو اپنی ذات کا محاسبہ، اصلاح اور کمیونٹی کے ساتھ تعلق کو مضبوط کرنے کی دعوت دیتا ہے۔ انہوں نے جماعت کی بے لوث سماجی خدمت کے جذبے کی بہت تعریف کی۔

آخر میں FDP کے نمائندہ اور سٹی پارلیمنٹ کے رکن جناب Sebastian Papke نے مذہبی آزادی، تعلیم اور سماجی شرکت کے موضوع پر گفتگو کی۔ انہوں نے مذہبی تعلیم کے مثبت کردار کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ صحیح دینی تعلیم نوجوانوں میں ذمہ داری، فہم اور دوسروں کے عقائد کے احترام کو فروغ دیتی ہے، اور یوں انتہاپسندی کے دروازے بند ہوتے ہیں۔

مکرم عطاء الحلیم بھٹی صاحب لوکل امیر فرانکفرٹ نے اپنے خطاب میں جماعت احمدیہ کے ماٹو کا ذکر کرتے ہوئے گزشتہ سال رمضان میں منہائیم میں پیش آنے والے ایک دردناک واقعہ کا ذکر کیا اور کہا کہ اس موقع پر ایک احمدی مسلمان ٹیکسی ڈرائیور مکرم محمد افضل صاحب نے اپنی جان کو خطرے میں ڈال کر حملہ آور کو مزید نقصان پہنچانے سے روکنے میں کردار ادا کیا۔ جب اس کی جرأت کے بارے میں پوچھا گیا تو اس نے عاجزی سے کہا: ''مَیں کوئی ہیرو نہیں، مَیں ایک احمدی مسلمان ہوں''۔ آپ نے اس واقعہ کو اسلامی تعلیمات کی عملی جھلک قرار دیا۔ انہوں نے رمضان کی فلاسفی بیان کرتے ہوئے کہا کہ یہ مہینہ انسان میں خدا کا خوف، مخلوقِ خدا کے لیے ہمدردی اور عملی نیکی کا جذبہ پیدا کرتا ہے۔

افطاری سے چند لمحے قبل مکرم مولانا عبدالباسط طارق صاحب اختتامی دعا کے لئے اسٹیج پر تشریف لائے اور مختصراً روزے کی جسمانی اور روحانی حکمت بیان کی۔ انہوں نے کہا کہ روزہ صرف اسلامی عبادت نہیں بلکہ تقریباً ہر مذہب میں کسی نہ کسی صورت موجود ہے۔ جسمانی لحاظ سے یہ انسان کے لیے مفید ہے اور روحانی لحاظ سے یہ نفس کی اصلاح، دل کی نرمی اور روح کی جِلاء کا ذریعہ بنتا ہے۔

دعا کے معاً بعد اذان ہونے پر روزہ افطار کیا گیا۔ نماز مغرب کے بعد مہمانوں کو کھانا پیش کیا گیا اور اس دوران بھی گفتگو کا سلسلہ جاری رہا۔ اس دوران فرانکفرٹ کے سابق لارڈ میئر جناب Mike Josef کا ویڈیو پیغام سنایا گیا جس میں موصوف نے کہا کہ رمضان کا مہینہ بہت سے لوگوں کے لیے ایک خاص وقت ہے۔ اجتماعی افطار خاندانوں، دوستوں اور پڑوسیوں کو یکجا کرتا ہے اور یاد دہانی کرواتا ہے کہ باہم اتحاد اور ایک دوسرے کا خیال رکھنا کتنا ضروری ہے۔ جماعت احمدیہ لمبے عرصہ سے ہماری شہری زندگی کا ایک فعال حصہ ہے۔ مکالمے، تعلیم اور سماجی خدمات کے لیے آپ کی کوششیں ہمارے شہر میں ایک پُرامن اور احترام پر مبنی زندگی کے لیے نہایت اہم کردار ادا کرتی رہی ہیں۔ فرانکفرٹ جیسے کثیر الثقافتی شہر میں یہ بات نہایت اہمیت کی حامل ہے کہ مختلف مذاہب اور ثقافتوں سے تعلق رکھنے والے لوگ ملیں، آپس میں بات چیت کریں اور ایک دوسرے سے سیکھیں۔

اس پروگرام میں 90 سے زائد مہمانوں نے شرکت کی جن میں سے بعض کے تاثرات درج ذیل ہیں۔

لبرل اسلامک فیڈریشن سے تعلق رکھنے والے جناب وقار طارق صاحب نے کہا کہ اگرچہ وہ جماعت کے رکن نہیں ہیں، تاہم انہوں نے امام جماعت احمدیہ کے خطباتِ جمعہ اور دیگر پروگراموں کی طرف خصوصی توجہ دی ہے اور دوسروں کو بھی ان سے استفادہ کرنے کی ترغیب دی ہے۔ انہوں نے حضورِانور کے اندازِ بیان کو نہایت مؤثر قرار دیا اور کہا کہ حضورِانور پیچیدہ مسائل کو محبت، شفقت اور بعض اوقات خوشگوار اندازِ مزاح کے ساتھ اس قدر سادہ اور دلنشین طریق پر بیان کرتے ہیں کہ بات آسانی سے سمجھ میں آجاتی ہے اور دل پر اثر کرتی ہے۔

مکرم مبین جاوید صاحب بیان کرتے ہیں کہ گمنازیم اسکول کے پرنسپل جناب Rolf Oechsler صاحب معہ اہلیہ پروگرام میں تشریف لائے اور نمائشوں میں گہری دلچسپی لی۔ اس پر انہیں اپنے طلباء کو بھی اس نمائش کو دکھانے کی طرف توجہ دلائی گئی جس پر موصوف نے مثبت ردِعمل دکھایا اور کہا کہ آپ اپنا اگلا پروگرام ہمارے اسکول میں منعقد کریں۔

سٹی کونسلر محترمہ Ina Hauck صاحبہ کو بھی نمائش اور معلوماتی اسٹالز بہت پسند آئے اور موصوفہ نے آئندہ بھی جماعتی پروگرامز میں شامل ہونے کا وعدہ کیا۔

اس پروگرام کی تیاری میں شعبہ سمعی و بصری، نیشنل و لوکل شعبہ ضیافت، نیشنل شعبہ تبلیغ، لجنہ اماء اللہ فرانکفرٹ کے علاوہ مکرم مبین احمد جاوید صاحب لوکل سیکرٹری تبلیغ کو خصوصی تعاون کی توفیق ملی۔ سیاسی و سماجی شخصیات کو مدعو کرنے کے لئے مکرم وہاج بن ساجد صاحب لوکل سیکرٹری امور خارجہ فرانکفرٹ نے بہت محنت سے کام کیا۔ جملہ کارکنان و معاونین نے بھی بھرپور تعاون کیا، اللہ تعالیٰ سب کو بہترین جزا سے نوازے، آمین۔

نمائش بعنوان اسلام اور سائنس

مکرم صفوان احمد ملک صاحب، آفس انچارج شعبہ تبلیغ

مورخہ 27 جنوری تا 4 فروری 2026ء مسجد نور فرانکفرٹ میں لوکل امارت فرانکفرٹ کے زیر انتظام ''اسلام اور سائنس'' کے موضوع پر خصوصی نمائش لگانے کی توفیق ملی جسے مکرم عدیل احمد خالد صاحب مربی سلسلہ شعبہ تبلیغ اور مکرم ڈاکٹر اسامہ احمد صاحب (جو نیوکلیئر فزکس کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں) نے اپنی ٹیم کے ساتھ مل کر تیار کیا۔ یہ نمائش 25 پوسٹرز پر مشتمل ہے۔ نمائش کی تشہیر کے لئے پانچ ہزار اشتہارات تقسیم کیے گئے۔ اسی طرح سوشل میڈیا کے ذریعہ بھی تشہیر کی گئی۔ پرنٹ میڈیا کو دعوت نامے بھیجے گئے۔ FNP کے نمائندہ بھی اس نمائش کو دیکھنے آئے جنہیں مکرم ڈاکٹر اسامہ احمد صاحب نے نمائش کا وزٹ کروایا اور سوالات کے جواب دیے۔ اس اخبار نے اگلے دن کی اشاعت میں واضح سرخی اور تصویر کے ساتھ خبر شائع کی۔

نمائش کے انعقاد میں مکرم مولانا عبدالباسط طارق صاحب، مکرم طلحہ کاہلوں صاحب، مکرم عدیل احمد خالد صاحب مربیان سلسلہ، مکرم Danny Süder صاحب، مکرم مبین جاوید صاحب، مکرم مبرور احمد صاحب، مکرم رستگار احمد صاحب، مکرم یحیٰ آریا صاحب، مکرم امجد احمد صاحب کو نمایاں خدمت کا موقع ملا۔

نمائش میں ایک لیکچر کا بھی اہتمام کیا گیا جس میں مختلف مکتبہ فکر سے تعلق رکھنے والی شخصیات نے حصہ لیا۔ ان میں ایک پادری Joana Bergner، جناب Silke Alwis Christe ماہر قانون دان، Dr. Iran Bumi اور VdK نامی فلاحی تنظیم کے نمائندگان شامل تھے۔ ڈاکٹر الیگزینڈر شاڈو نے ویڈیو لیکچر کے ذریعے اسلامی طب کے یورپی میڈیکل سسٹم پر اثرات اور ہسپتالوں کی تاریخی اہمیت پر اپنا سائنسی مضمون پیش کیا۔ مکرم اسامہ احمد صاحب نے قرآن کریم میں مذکور قدرتی مظاہر اور سائنسی حقائق کے درمیان تعلق کو واضح کیا۔ مہمانوں نے نمائش کے متعلق بہت مثبت تاثرات کا اظہار کیا۔

محترمہ Joana Bergner نے کہا کہ نمائش میں قرآن کے اقتباسات اور سائنسی تشریحات نہایت واضح اور معلوماتی انداز میں پیش کی گئی ہیں۔ موصوفہ کے مطابق ایسے موضوعات معاشرتی طور پر بہت اہم ہیں، کیونکہ مذہب اور سائنس ایک دوسرے کے ساتھ چلتے ہوئے تکمیل کرتے ہیں۔ نمائش نے انہیں اس بات کی طرف مائل کیا ہے کہ وہ اب بائبل میں سائنسی حوالہ جات تلاش کریں گی۔ ایک اور مہمان نے کہا کہ نمائش نے مذہب اور سائنس کے تعلق کو نہایت دلچسپ اور قابل فہم انداز میں پیش کیا۔ ایسی نمائشیں جرمنی جیسے معاشرے میں اسلام کو سمجھنے اور تعصّبات کو دور کرنے میں مددگار ثابت ہوسکتی ہیں۔

نمائش کے دنوں میں شام 4 تا 8 بجے خصوصی لیکچرز کا بھی انتظام تھا، جن میں فلکیات، ارتقاء اور سرجری جیسے موضوعات شامل تھے۔ بفضلِ خدا نمائش بہت کامیاب رہی۔ اللہ تعالیٰ اس کے مثبت اثرات ظاہر فرمائے، آمین۔

نیشنل تربیتی سیمینار مجلس انصاراللہ جرمنی

مجلس انصاراللہ جرمنی کا چوتھا آن لائن نیشنل تربیتی سیمینار 7 مارچ 2026ء کو بیت السبوح فرانکفرٹ میں زیر صدارت مکرم بشیر احمد رہان صاحب صدر مجلس انصاراللہ جرمنی منعقد ہوا، فالحمدللہ۔ سیمینار کا موضوع ''اَلْخَیْرُ کُلُّهٗ فِي الْقُرْآنِ'' تھا۔ نیشنل شعبہ سمعی و بصری کے تعاون سے سیمینار کی کارروائی اردو اور جرمن زبانوں میں براہ راست نشر ہوئی۔ حاضرین میں نیشنل مجلس عاملہ انصاراللہ جرمنی کے علاوہ دفاتر بیت السبوح کے کارکنان اور فرانکفرٹ کے انصار شامل تھے۔ سیمینار کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن سے ہوا جو مکرم ذاکر مسلم صاحب نے کی۔ اس کا جرمن ترجمہ مکرم میر شہزاد لطیف صاحب قائد اصلاح وارشاد نے اور اردو ترجمہ مکرم اشفاق احمد سدھو صاحب قائد ایثار نے پڑھا۔ اس کے بعد مکرم صدر صاحب مجلس انصاراللہ جرمنی نے جرمن اور اردو میں انصار کا عہد دہرایا۔ مکرم محمد اکبر بیگ صاحب نے حضرت مسیح موعودؑ کے پاکیزہ منظوم کلام کے چند اشعار خوش الحانی سے پڑھے۔ سیمینار کے پہلے مقرر مکرم طاہر احمد صاحب مربی سلسلہ و نیشنل سیکرٹری تربیت کی تقریر کا عنوان ''تمام قسم کی بھلائیاں قرآن میں ہیں'' جبکہ دوسرے مقرر مکرم مبارک احمد تنویر صاحب مبلغ انچارج و نائب امیر جرمنی کی تقریر کا موضوع ''نظام وصیت کا نظام خلافت سے تعلق'' تھا۔ سیمینار کے اختتام پر محترم صدر صاحب مجلس انصاراللہ جرمنی نے انصار کو ماہ رمضان میں قرآن کریم کا کم از کم ایک دور کرنے کی تلقین کی، اسی طرح انصاراللہ کے عہد کو یاد رکھنے، وقف عارضی اور نظام وصیت میں شامل ہونے کی طرف بھی توجہ دلائی۔ آخر پر آپ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی نصائح پر مشتمل ایک اقتباس پڑھ کر سنایا۔ مکرم مبارک احمد تنویر صاحب نے اختتامی دعا کروائی جس کے ساتھ ہی یہ سیمینار اختتام پذیر ہوا۔

(رپورٹ: مکرم منور علی شاہد صاحب)

Berlin

Wittlich

Offenbach

Dietzenbach

Mainz Süd

Kassel

مرتبہ: مکرم منور علی شاہد صاحب

جلسہ ہائے یوم مصلح موعودؓ

جماعت احمدیہ کی تاریخ میں ''پیشگوئی مصلح موعود'' انتہائی اہمیت کی حامل ہے۔اس عظیم الشان پیشگوئی سے متعلق حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں: ''یہ صرف پیشگوئی ہی نہیں بلکہ ایک عظیم الشان نشان آسمانی ہے، جس کو خدائے کریم جلّ شانہ نے ہمارے نبی کریم رؤوف ورحیم محمد مصطفیٰ ﷺ کی صداقت وعظمت ظاہر کرنے کے لئے ظاہر فرمایا ہے۔''

(اشتہار واجب الاظہار 22 مارچ 1886ء)

اس عظیم الشان پیشگوئی اور حضورؓ کے افکار، سیرت اور علمی وقلمی خدمات کو یاد رکھنے کے لئے ہر سال یوم پیشگوئی مصلح موعود انتہائی عقیدت واحترام کے ساتھ منایا جاتا ہے۔ سالِ رواں میں جرمنی کی جماعتوں میں منائے گئے ''یوم مصلح موعود'' کی رپورٹس کا خلاصہ درج ذیل ہے۔

اوفن باخ

لوکل امارت اوفن باخ میں جلسہ ''یوم مصلح موعود'' 15 فروری کو بیت الجامع میں منعقد ہوا جس میں کل حاضری 230 رہی۔جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن سے ہوا جس کے بعد منظوم کلام پڑھا گیا۔پہلی تقریر جرمن زبان میں مکرم میر شہزاد لطیف صاحب نے کی۔بعد ازاں ایک ویڈیو دکھائی گئی جس میں پیشگوئی مصلح موعودؓ کے بارے میں آگاہی دی گئی تھی۔مکرم نوید الظفر صاحب مربی سلسلہ نے اردو زبان میں تقریر کی۔جلسہ کا اختتام ایک کوئز پروگرام سے ہوا۔دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

کاسل

کاسل میں جلسہ ''یوم مصلح موعود'' 15 فروری کو محمود مسجد میں منعقد ہوا جس میں 270 احباب نے شرکت کی۔ جلسہ کے مہمان خصوصی مکرم شمشاد احمد قمر صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ جرمنی تھے۔جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن اور اس کے اردو اور جرمن ترجمہ سے ہوا۔اس کے بعد نظم پڑھی گئی۔مکرم شمشاد احمد قمر صاحب نے اپنی تقریر میں اس جلسہ کے مقصد اور اہمیت پر روشنی ڈالی۔اس کے بعد مجلس سوال وجواب منعقد کی گئی۔دعا کے ساتھ جلسہ کا اختتام ہوا۔ آخر پر شاملین جلسہ کی کھانے سے تواضع کی گئی۔

مائنز ساؤتھ

جماعت مائنز ساؤتھ نے جلسہ 15 فروری کو سینٹ جوزف چرچ مائنز میں منعقد کیا جس میں 136 احباب وخواتین نے شرکت کی۔ مکرم داؤد احمد قمر صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن سے ہوا۔نظم کے بعد پیشگوئی مصلح موعود کے حوالہ سے ایک ویڈیو دکھائی گئی۔مکرم فطین احمد بھٹی صاحب مربی سلسلہ نے سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کے تعلق باللہ کے موضوع پر تقریر کی۔دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

کولون

جماعت کولون کا جلسہ 15 فروری کو مسجد بیت النصر میں منعقد ہوا جس میں کل حاضری 150 رہی۔تلاوت اور نظم کے بعد ایک کوئز پروگرام ہوا جس میں سبھی نے بہت دلچسپی سے حصہ لیا۔مکرم شکیل احمد عمر صاحب مربی سلسلہ نے پیشگوئی کی اہمیت اور سیرت حضرت مصلح موعودؓ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ جس کے بعد شاملین جلسہ میں پیک شدہ کھانا تقسیم کیا گیا۔

وٹلش

جماعت وٹلش کے زیر اہتمام جلسہ 21 فروری کو مسجد بیت الحمد میں منعقد ہوا جس کی کل حاضری 100 رہی۔ تلاوت اور نظم کے بعد ایک طفل عزیزم کامران طارق حب نے جرمن زبان میں تقریر کی۔جلسہ میں حضرت مصلح موعودؓ

کے متعلق ایک ڈاکومنٹری بھی دکھائی گئی۔مکرم ذیشان محمود صاحب مربی سلسلہ نے حضرت مصلح موعودؓ کے تعلق باللہ کے موضوع پر تقریر کی۔افطار سے قبل جلسہ کی کارروائی اختتام کو پہنچی اور افطاری کی گئی۔

فرانکن تھال

جماعت فرانکن تھال کے زیر اہتمام جلسہ 21 فروری کو نور مسجد فرانکن تھال میں منعقد ہوا جس میں حاضری 220 رہی۔جلسہ کا آغاز تلاوت سے ہوا جو مکرم حافظ ثاقب محمود صاحب نے کی۔اردو ترجمہ مکرم مصور احمد صاحب جبکہ جرمن ترجمہ مکرم حنان احمد صاحب نے پڑھا۔مکرم محمد یوسف بھٹی صاحب نے نظم پڑھی جس کا جرمن ترجمہ مکرم حسیب خان صاحب نے پیش کیا۔ اس کے بعد حضرت مصلح موعودؓ کے متعلق ایک ویڈیو دکھائی گئی۔ ناصرات الاحمدیہ کی طرف سے ایک ترانہ بھی پیش کیا گیا۔جلسہ کی مرکزی تقریر مکرم حمزہ نصیر صاحب مربی سلسلہ نے کی۔کوئز پروگرام مردوں اور خواتین کی طرف الگ الگ منعقد ہوا۔افطاری سے قبل جلسہ کی کارروائی اختتام کو پہنچی جس کے بعد روزہ افطار کیا گیا۔

مورفیلڈن والڈورف

مورفیلڈن والڈورف میں جلسہ 22 فروری کو مسجد سبحان میں منعقد ہوا جس میں کل حاضری 386 تھی۔ جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن سے ہوا جو عزیزم فاران مشہود صاحب نے کی۔ بعدازاں مکرم بشارت احمد طاہر صاحب نے اردو جبکہ عزیزم عطا احمد صاحب نے جرمن ترجمہ پیش کیا۔مکرم نوید آفتاب صاحب نے نظم پڑھی جس کا جرمن ترجمہ عزیزم شایان بھٹی صاحب نے پیش کیا۔ویڈیو کے ذریعے پیشگوئی حضرت مصلح موعود کے الفاظ سنانے کے بعد مکرم منصور احمد صاحب نے اردو میں تقریر کی۔کوئز پروگرام مکرم مدبر احمد خان صاحب نے پیش کیا۔جلسہ کے اختتام پر مکرم فرحان منظور احمد صاحب مربی سلسلہ نے پیشگوئی حضرت مصلح موعودؓ اور آپؓ کی سیرت مبارکہ کے حوالہ سے تقریر کی۔افطاری سے کچھ دیر قبل جلسہ اختتام پذیر ہوا جس کے بعد تمام شاملین جلسہ نے اجتماعی افطاری کی۔

کوبلنز

بیت الطاہر کوبلنز میں جلسہ 22 فروری کو منعقد ہوا جس میں شاملین کی مجموعی تعداد 90 تھی۔جلسہ کا آغاز مکرم ابرار احمد صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت تلاوت سے ہوا جو کہ مکرم امان اللہ سوہل صاحب نے تلاوت کی اور اردو ترجمہ پڑھا۔ جرمن ترجمہ مکرم عدیل احمد صاحب نے پیش کیا۔منظوم کلام پڑھنے کی سعادت مکرم نوید حیدر صاحب کو ملی اور موصوف ہی نے کلام کا جرمن ترجمہ بھی پڑھا۔ بعدازاں پیشگوئی حضرت مصلح موعودؓ سے متعلق ایک ڈاکومنٹری دکھائی گئی۔جلسہ کی پہلی تقریر رمضان کے حوالہ سے مکرم اعجاز چٹھہ صاحب نے اردو زبان میں کی۔دوسری تقریر جرمن زبان میں مکرم مصطفیٰ خان صاحب نے کی۔اس کے بعد نیشنل مجلس شوریٰ کے لئے نمائندگان کا انتخاب عمل میں آیا۔افطار سے قبل جلسہ اختتام کو پہنچا۔

ہاناؤ

مسجد بیت الواحد ہاناؤ میں جلسہ 22 فروری کو منعقد ہوا جس میں مجموعی حاضری تقریباً 250 رہی۔عزیزم قاصد احمد صاحب نے تلاوت کی اور جرمن ترجمہ پڑھا جبکہ مکرم متین احمد صاحب نے اردو ترجمہ پیش کیا۔حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام اور اس کا جرمن ترجمہ مکرم آفاق احمد صاحب قائد مجلس نے پڑھا۔ پیشگوئی کے الفاظ پریزینٹیشن کے ذریعے شاملین جلسہ کو سنائے گئے۔جلسہ کی پہلی تقریر بزبان اردو مکرم راجہ کلیم احمد صاحب نے کی۔ جرمن زبان میں مکرم ثمر محمود البرشٹ صاحب نے تقریر کی۔اختتامی تقریر مکرم مصلح باسط صاحب مربی سلسلہ نے سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کے تعلق باللہ کے موضوع پر کی۔جلسہ کے اختتام پر مکرم منصور احمد صاحب ایڈیشنل سیکرٹری مال (آمد) نے مختصر وقت میں شعبہ مال سے متعلق احباب کے سامنے گزارشات پیش کیں اور سوالات کے جوابات دیئے۔دعا کے ساتھ بابرکت جلسہ اختتام کو پہنچا۔

ڈیٹسن باخ

بیت الباقی ڈیٹسن باخ میں جلسہ یوم مصلح موعود 22 فروری کو منعقد ہوا جس میں کل حاضری تقریباً 330 رہی۔مکرم عاطف علیم ادریس صاحب لوکل امیر کی زیر صدارت منعقد ہونے والے اس جلسہ کا آغاز مکرم نایاب منیر صاحب کی تلاوت قرآن اور اس کے جرمن ترجمہ سے ہوا۔اردو ترجمہ مکرم سید محمد ریاض صاحب نے پڑھا۔مکرم شرجیل بٹ صاحب نے نظم پڑھی۔جلسہ کے آغاز میں ایک ڈاکومنٹری کے ذریعے پیشگوئی حضرت مصلح موعودؓ کی اہمیت سے آگاہ کیا گیا۔ناصرات اور اطفال کے لئے ایک کوئز بھی منعقد کیا گیا۔جلسہ کی اختتامی تقریر مکرم حافظ لقمان احمد صاحب مربی سلسلہ نے اردو میں کی۔مکرم لوکل امیر صاحب کے اختتامی کلمات کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا جس کے بعد افطاری کی گئی۔

برلن

مسجد خدیجہ برلن میں جلسہ 22 فروری کو منعقد ہوا جس میں کل 230 احباب و خواتین نے شرکت کی۔ تلاوت اور نظم کے بعد پیشگوئی حضرت مصلح موعود سے متعلق ایک معلوماتی ویڈیو دکھائی گئی۔بعدازاں کوئز پروگرام ہوا جس میں تمام شاملین نے بھرپور حصہ لیا۔مکرم شمس اقبال صاحب مربی سلسلہ و استاد جامعہ احمدیہ جرمنی آن لائن شاملین جلسہ سے مخاطب ہوئے اور حضرت مصلح موعودؓ کے علمی کارناموں اور ایمان افروز واقعات سے شاملین کو آگاہ کیا۔مکرم صدر صاحب جماعت کی طرف سے انتظامی اعلانات کے بعد دعا کے ساتھ جلسہ اختتام کو پہنچا۔

ریڈشٹڈ

لوکل امارت ریڈشٹڈ میں جلسہ 22 فروری کو مسجد بیت العزیز میں منعقد ہوا جس میں 400 مرد و خواتین نے شرکت کی۔مکرم انتصار احمد صاحب مربی سلسلہ نے بطور مہمان خصوصی شرکت کی۔ تلاوت اور نظم کے بعد ویڈیو کے ذریعے پیشگوئی کے الفاظ شاملین جلسہ کو سنائے

باقی صفحہ 45 پر

حقائق الاشیاء

(مرتبہ: مکرم ڈاکٹر شکیل احمد شاہد صاحب، پی ایچ ڈی بائیو کیمسٹری)

دانتوں کی صفائی اور کینسر

قارئین کرام! صحت ایک نعمت عظمیٰ ہے اور اس کا خیال رکھنا مسلمانوں پر لازم ہے کہ ایک صحت مند جسم اور صحت مند رُوح ایک دوسرے کے لئے لازم وملزوم ہیں۔ ہم خوش قسمت ہیں کہ اس زمانہ میں دانتوں اور منہ کی صفائی کے لئے کوئی خاص تگ ودو نہیں کرنا پڑتی۔ دانتوں کی صحت کا خیال رکھنا اس لئے بھی ضروری ہے کہ جسمانی صفائی کے ساتھ ساتھ دانتوں کی صفائی پر اسلام نے بہت زور دیا ہے۔

ہزاروں سال پہلے کے انسانوں میں نہ تو یہ شعور تھا اور نہ ہی دانتوں کی صفائی کے مناسب اسباب۔ مثال کے طور پر فراعین مصر کی Mummies پر ہونے والی تحقیق سے یہ بات سامنے آچکی ہے کہ ان میں سے اکثر کی زندگی دانتوں کی بیماری کے باعث سخت اذیت ناک تھی۔ منہ سے آنے والی بدبو کا یہ حل کیا جاتا کہ مجلس میں بیٹھتے وقت منہ کے گرد کپڑا لپیٹ لیا جاتا۔ یہ تو عام فہم بات ہے کہ دانتوں کی صفائی کا جسمانی صحت سے گہرا رشتہ ہے تاہم دانتوں کی صفائی کا خیال نہ رکھنا کینسر کا باعث بن سکتا ہے، یہ بات بہت سے قارئین کے لئے حیران کن ہوگی۔ رواں سال سائنسی جریدہ Cell Communication and Signaling میں شائع ہونے والی تحقیق کے مطابق مسوڑھوں کی انفیکشن میں ملوث بیکٹیریا چھاتی کے کینسر (Breast Cancer) کا باعث بنتے ہیں۔ یہ بیکٹیریا خون میں شامل ہوکر بریسٹ ٹشوز تک پہنچتے اور پھر ان خلیوں کے DNA میں جینیاتی تبدیلیاں کرکے نہ صرف بریسٹ کینسر کی شروعات کرتے ہیں بلکہ اس کی رفتار اور پھیلاؤ بڑھانے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ اس بیکٹیریا کا نام F. nucleatum ہے۔ یاد رہے کہ اس سے قبل یہی بیکٹیریا جسم کے دوسرے حصوں بشمول Colorectal Cancer میں بھی ملوث پائے گئے تھے۔

غذائی سپلیمنٹس کے نقصانات

آج کل نوجوانوں میں ورزش سے قبل غذائی سپلیمنٹس لینے کا رجحان بہت بڑھ گیا ہے اور یہ مختلف ناموں کے ساتھ مارکیٹ میں بآسانی دستیاب ہیں۔ کینیڈا میں ہونے والی ایک تحقیق کے مطابق، جو گزشتہ سال سائنسی جریدے Sleep Epidemiology میں شائع ہوئی، نوجوانوں میں یہ سپلیمنٹس شدید نیند کی کمی کا باعث بن کر ان کی ذہنی صلاحیتوں اور نشوونما کو متاثر کرتی ہیں۔ 16 سے 30 سال کے نوجوانوں پر کی گئی تحقیق کے مطابق ایسے نوجوان لڑکے لڑکیاں جو Gym جانے سے قبل اضافی توانائی کے لئے سپلیمنٹس لیتے ہیں ان کی نیند کم ہوکر اوسطاً پانچ گھنٹے رہ جاتی ہے۔ نیند کی اس کمی سے ان کی ذہنی صلاحیتوں اور تعلیم پر منفی اثر پڑتا ہے۔

قارئین کرام! قدرتی غذا کے علاوہ مارکیٹ میں جو بھی سپلیمنٹس ہیں، جنہیں بیچنے کے لئے کمپنیاں طرح طرح کی ترغیب دیتی ہیں، ان کے صحت پر لازمی منفی اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ عین ممکن ہے کہ کچھ اثرات کافی سالوں کے بعد جاکر ہی ظاہر ہوں۔ اس لئے حتی الامکان ان سے بچنے کی کوشش کرنی چاہیے اور اضافی توانائی کے لئے قدرتی غذا ہی پر اکتفا کرنا چاہیے۔

دل کے مریضوں کا زیادہ دیر بیٹھے رہنا جان لیوا ثابت ہوسکتا ہے

جن لوگوں کو دل کا دورہ پڑا ہو، ان میں سے بچ جانے والوں میں عموماً بیٹھے رہنے کا رجحان زیادہ ہوتا ہے۔ ایسے افراد دن میں لگ بھگ چودہ گھنٹے یا اس سے زیادہ یا تو بیٹھے رہتے ہیں یا پھر بہت کم حرکت کرتے ہیں۔ نیو یارک کے ہسپتال میں ہونے والی سینکڑوں مریضوں پر تحقیق کے بعد پتہ چلا کہ ایسے مریضوں میں صحت یاب ہونے کے بعد آئندہ ایک سال میں دوبارہ دل کا دورہ پڑنے کے امکانات بڑھ جاتے ہیں اور ان میں سے اکثر جان لیوا ثابت ہوتے ہیں۔ تاہم اگر ایسے مریض دن بھر میں آدھا گھنٹہ بھی ہلکی پھلکی ورزش کرلیں، جیسا کہ گھر کے اندر ہی چہل قدمی کرلیں، گھر سے باہر جاکر آہستہ رفتار میں یا تیز قدم اٹھاکر سیر کرلیں تو ان میں دوبارہ دل کا دورہ پڑنے کے امکانات کم ہوجاتے ہیں۔ یہاں تک کہ اگر ایسے افراد بیٹھے رہنے کی بجائے سوکر آرام کرلیں تو ایسا آرام کرنا بھی ان کے لئے مفید ہے، تاہم سست بیٹھے رہنا انہیں خطرات سے دوچار کردیتا ہے۔ اس تحقیق کے مطابق دن بھر میں تیس منٹ کی ورزش یا حرکت سے دل کا دورہ پڑنے کے امکانات 61% کم ہوجاتے ہیں

اور اگر بیٹھے رہنے کی بجائے آدھا گھنٹہ سولیا جائے تو یہ خطرہ 14% رہ جاتا ہے[1]۔

اصل مجرم چینی اور زیادہ کیلوریز والی خوراک ہیں نہ کہ مٹھاس

ایسے افراد جو موٹاپے کا شکار ہوں انہیں میٹھی غذا کے استعمال سے منع کیا جاتا ہے، تاہم اسی سال ایک تحقیق شائع ہوئی ہے جس میں چھ ماہ تک لوگوں پر تجربات کئے گئے اور یہ نتیجہ اخذ کیا گیا کہ میٹھی اشیاء سے پرہیز نہ تو صحت پر کوئی خاطر خواہ مثبت اثر ڈالتا ہے اور نہ ہی موٹاپے یا ذیابیطس سے بچانے میں کارگر ہے۔ جو چیز صحت پر منفی اثر ڈالتی ہے وہ چینی اور زیادہ کیلوریز والی غذائیں ہیں جیسا کہ برگر، پیزا یا دیگر فاسٹ فوڈز۔ ایسے پھل یا غذائیں جن میں قدرتی مٹھاس ہوتی ہے ان کا استعمال صحت کے لئے مفید ہے۔ چنانچہ وہ قارئین جو وزن بڑھنے کے خوف سے میٹھی اشیاء کا استعمال بالکل ترک کر دیتے ہیں، وہ صرف چینی کا استعمال یا فاسٹ فوڈز کو ترک کریں، قدرتی مٹھاس والے پھل اور جوس وغیرہ کا استعمال جاری رکھ سکتے ہیں[2]۔

بڑی توند والے افراد متوجہ ہوں

امریکی ادارے American Heart Association کی تحقیق کے مطابق کمر اور پیٹ کے گرد موجود چربی جسے Belly Fat یا Visceral Fat کہتے ہیں، دل کے امراض سے براہ راست تعلق رکھتی ہے۔ جسم کے دوسرے حصوں میں چربی زیادہ بھی ہو تو اس کا اتنا برا اثر نہیں پڑتا جتنا Belly Fat کا۔ یعنی ایک شخص بظاہر موٹا بھی ہو اور زیادہ وزن بھی رکھتا ہو تو اس کا یہ موٹاپا تب تک دل کے امراض کی وجہ نہیں بنتا جب تک اس کی کمر اور پیٹ کی چربی ایک حد میں رہے۔ اس تحقیق سے یہ راز بھی افشاں ہوا کہ کیوں کم وزن والے افراد بھی دل کا دورہ پڑنے سے مر جاتے ہیں۔ سائنسدانوں کے نزدیک اپنی کمر Waist Size ناپتے رہنے سے انسان معلوم کر سکتا ہے کہ وہ دل کے مرض کی طرف بڑھ رہا ہے یا نہیں۔ اسی طرح ایسے افراد جو سوزش کا شکار رہتے ہوں، ان میں Belly Fat اگر زیادہ ہو تو ان میں یہ خطرہ اَور زیادہ بڑھ جاتا ہے۔ یعنی جسم کے کس حصہ میں چربی موجود ہے یہ زیادہ اہم ہے اس سے کہ کتنی چربی ہے۔ پیٹ میں موجود چربی، سوزش کے لئے ایندھن کا سا کام کرتی ہے اور یوں Heart Failure کے امکانات بڑھا دیتی ہے۔

اسی طرح ایک اور تحقیق کے مطابق یہ نظریہ کہ جن لوگوں میں ذیابیطس کے آثار نظر آنا شروع ہو جائیں ڈاکٹرز انہیں وزن کم کرنے کا مشورہ دیتے ہیں۔ تاہم وزن کم کرنے سے کچھ فائدہ نہیں۔ پیٹ کے گرد چربی کم کرنے سے ضرور فائدہ ہوتا ہے۔ چنانچہ وزن کم کرنے کی بجائے انسان کو ایسی غذا کا استعمال کرنا چاہئے یا ایسی ورزش کرنی چاہئے جس سے پیٹ کی چربی کم ہو۔

1- Circulation: Cardiovascular Quality and Outcomes, 2025

2- The American Journal of Clinical Nutrition, 2026

ذیابیطس کے مریضوں کے لئے اچھی خبر

مستقبل قریب میں ذیابیطس کے مریض جنہیں انسولین کے انجکشن لینے پڑتے ہیں، ان کے لئے انسولین گولیوں کی شکل میں دستیاب ہوگی۔ تقریباً سو سال سے سائنسدان اس پر کام کر رہے تھے کہ کس طرح مریضوں کی زندگی آسان بنائی جائے اور روزانہ کے انجکشن کی تکلیف سے بچایا جاسکے۔ تاہم مسئلہ یہ درپیش تھا کہ نگلنے والی گولیوں میں موجود انسولین خون میں شامل ہونے سے پہلے ہی نظام انہضام کے ذریعہ ہضم ہو جاتی ہے اور انسولین خون میں شامل نہیں ہو پاتی۔

آج سے پہلے اس خیال کو اکثر خواب ہی سمجھا جاتا رہا۔ اب جاپان کے سائنسدانوں نے ایسی گولیاں تیار کی ہیں جن میں انسولین کو نہ ہضم ہونے والے میٹیریل Peptide میں چھپا کر چھوٹی آنت سے بحفاظت خون تک پہنچایا جاسکتا ہے۔ ابھی یہ تحقیق ابتدائی مراحل میں ہے تاہم سائنسدان پُرامید ہیں کہ ذیابیطس کے مریضوں کے لئے جلد انسولین کی گولیاں دستیاب ہو کر ان کی زندگی آسان بنا دیں گی۔

بقیہ از صفحہ 28

کوبلنز

مسجد بیت الطاہر کوبلنز میں جلسہ 23 مارچ کو زیر صدارت مکرم ابرار احمد صاحب صدر جماعت منعقد ہوا جس میں شاملین کی تعداد 77 تھی۔ تلاوت اور نظم کے بعد جلسہ کی پہلی تقریر مکرم اعجاز احمد چٹھہ صاحب نے حضرت مسیح موعودؑ کی بعثت کے حوالہ سے کی۔ مکرم انصر احمد صاحب مربی سلسلہ نے اختتامی تقریر اردو اور جرمن زبانوں میں کی۔ شاملین جلسہ کو حضرت مسیح موعودؑ کے حوالہ سے ایک معلوماتی تاریخی ڈاکومنٹری بھی دکھائی گئی۔ جلسہ کے اختتام پر کھانا پیش کیا گیا۔

کاسل

مسجد محمود کاسل میں جلسہ 29 مارچ کو منعقد ہوا جس میں شاملین کی تعداد 270 کے قریب تھی۔ اس بابرکت جلسہ کے مہمان خصوصی محترم مبارک احمد تنویر صاحب مشنری انچارج جرمنی تھے۔ تلاوت اور نظم کے بعد مکرم مبارک احمد تنویر صاحب مشنری انچارج جرمنی نے جلسہ یوم مسیح موعودؑ کے مقاصد اور اس کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ اس کے بعد سوال و جواب کا سلسلہ شروع ہوا۔ دعا کے ساتھ جلسہ کا اختتام ہوا جس کے بعد کھانا پیش کیا گیا۔

دعائیہ فہرست تحریک جدید و وقف جدید

مکرم و محترم مبارک احمد ظفر صاحب ایڈیشنل وکیل المال اوّل اپنے خط میں تحریر فرماتے ہیں:

29 رمضان المبارک کے حوالہ سے تحریک جدید اور وقف جدید کی سو فیصد ادائیگی کرنے والے 16126 مخلصین کے اسماء کی فہرست آپ کی طرف سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں موصول ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کی ہے کہ

''اللہ تعالیٰ اموال و نفوس میں برکت ڈالے۔''

(مرسلہ: مکرم حمید اللہ ظفر صاحب، سیکرٹری تحریک جدید جرمنی)

بادمیرین برگ میں تبلیغی سرگرمیاں

مکرم خواجہ مظفر احمد صاحب، سیکرٹری امور خارجہ بادمیرین برگ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ بادمیرین برگ نے 28 جنوری کو سالِ نو کے حوالہ سے ایک استقبالیہ تقریب منعقد کی جس میں مختلف طبقاتِ فکر سے تعلق رکھنے والے مہمانوں نے شرکت کی۔ اس موقع پر مکرم نیشنل امیر صاحب جرمنی بھی تشریف لائے اور اپنی تقریر میں اتحاد، باہمی احترام اور معاشرتی خدمت کی اہمیت پر زور دیا۔

تقریب میں مختلف اہم شخصیات کے ویڈیو پیغامات بھی موصول ہوئے جن میں منسٹر پریزیڈنٹ رائن لینڈ فالس الیگزینڈر شوائٹزر، صدر صوبائی اسمبلی رائن لینڈ فالس ہینڈرک ہیرنگ، رکنِ پارلیمنٹ ڈاکٹر تانیا ماخالت اور رکنِ صوبائی اسمبلی جینی گروس شامل ہیں۔ اسی طرح Marvin Kraus اور شہر کی نائب میئر جولیا سالزمن نے تقریب میں خیرمقدمی کلمات کہے۔ تقریب کے دوران مارکس ہوف (میئر ویسٹر برگ) کو مختلف سماجی منصوبوں خصوصاً چیریٹی واک میں تعاون کے اعتراف میں یادگاری تحفہ بھی پیش کیا گیا۔ مزید برآں مجلس انصاراللہ بادمیرین برگ کی جانب سے گزشتہ سال مختلف فلاحی سرگرمیوں کے ذریعے جمع ہونے والی 2500 یورو کی رقم پانچ مقامی تنظیموں کو پیش کی گئی۔

25 فروری 2026ء کو شہر کے ہال میں آئندہ صوبائی انتخابات کے سلسلہ میں ایک مباحثہ منعقد کیا گیا جس میں جماعت کی دعوت پر بڑی تعداد میں شہریوں نے شرکت کی تاکہ موجودہ سیاسی موضوعات کے بارے میں آگاہی حاصل کریں اور مختلف سیاسی جماعتوں کے

بادمیرین برگ میں منعقدہ پوڈیم ڈسکشن کا منظر

نمائندگان کے ساتھ براہِ راست تبادلۂ خیال کرسکیں۔

امسال اس مباحثہ میں پانچ سیاسی جماعتوں نے شرکت کی۔ مباحثہ کے دوران درج ذیل چار اہم موضوعات پر گفتگو کی گئی: ویسٹر والڈ کے نوجوانوں کے لیے تعلیم اور مستقبل کے مواقع، سماجی تحفظ اور پنشنرز کی معاونت، دیہی علاقوں میں کاروبار اور معیشت کو مضبوط بنانا، مہاجرت، انضمام اور معاشرتی ہم آہنگی۔

ان موضوعات پر مختلف جماعتوں کے نمائندگان نے اپنے موقف پیش کیے اور باوقار انداز میں تبادلۂ خیال ہوا۔ شاملین نے خاص طور پر اس بات کو سراہا کہ شہریوں کو براہِ راست سیاسی نمائندگان سے سوالات کرنے کا موقع فراہم کیا گیا تھا۔

مجلس انصاراللہ بادمیرین برگ نے ویسٹر برگ میں شہر کی جانب سے منعقدہ ایک بین الثقافتی تقریب میں معلوماتی اسٹال بھی لگایا۔ صبح 11 بجے سے دوپہر 3 بجے تک مہمانوں کو جماعت کے بارے میں معلومات فراہم کی گئیں اور مختلف موضوعات پر مفید گفتگو ہوئی۔ اس موقع پر ممبر صوبائی اسمبلی رائن لینڈ فالس Janick Pape اور میئر ویسٹر برگ مارکس ہوف نے بھی اسٹال کا دورہ کیا اور اس کاوش کو سراہا۔ مکرم طلال احمد صاحب اور مکرم انصر احمد صاحب مربیانِ سلسلہ بھی موجود تھے جنہوں نے مہمانوں کے ساتھ معلوماتی گفتگو کی۔ متعدد افراد نے جماعتی کتب اور فلائرز بھی حاصل کیے۔

بادمیرین برگ میں منعقدہ سالِ نو کی استقبالیہ تقریب کا منظر

بقیہ از صفحہ 42

گئے۔ بعدازاں مکرم انتصار احمد صاحب نے پیشگوئی حضرت مصلح موعودؓ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ جلسہ کے اختتام پر احباب نے اجتماعی افطاری کی۔

فرانکفرٹ

لوکل امارت فرانکفرٹ نے امسال جلسہ یوم مصلح موعودؓ 22 فروری کو بیت السبوح میں منعقد کیا جس میں جماعت Bad Vilbel کے احباب وخواتین بھی شامل ہوئے۔ تلاوت اور نظم کے بعد پیشگوئی کے الفاظ پیش کیے گئے جس کے بعد ایک کوئز پروگرام ہوا۔ جلسہ میں اردو اور جرمن زبانوں میں دو تقاریر ہوئیں۔ مکرم عبدالباسط طارق صاحب کے اختتامی کلمات کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ افطاری کے بعد نماز مغرب ادا کی گئی جس کے بعد کھانا پیش کیا گیا۔ جلسہ کی کل حاضری 765 رہی، فالحمدللہ۔

منہائیم

مسجد احسان منہائیم میں جلسہ 21 فروری کو منعقد ہوا جس میں تقریباً 350 احباب وخواتین نے شرکت کی۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم نورالدین اشرف صاحب مربی سلسلہ نے پیشگوئی مصلح موعودؓ کے پس منظر اور اس کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ رمضان المبارک کی مناسبت سے ایک سوال وجواب کی نشست کا بھی اہتمام کیا گیا۔ جلسہ کے اختتام پر افطاری کی گئی۔

ہمبرگ

ہمبرگ میں احباب وخواتین کی سہولت اور حاضری کو بہتر بنانے کے لیے لوکل امارت کے تیرہ حلقوں کو تقسیم کرکے پانچ مختلف مقامات پر جلسہ منعقد کیا گیا۔ جلسہ جات میں مکرم لئیق احمد منیر صاحب، مکرم مشہود ظفر صاحب، مکرم حبیب احمد گھمن صاحب، مکرم فرحان مسرور صاحب مربیان سلسلہ نے پیشگوئی مصلح موعودؓ کے مختلف پہلوؤں پر تقاریر کیں۔ تمام مقامات پر جلسہ جات کا اختتام دعا کے ساتھ ہوا، جبکہ بعض مقامات پر جلسہ کے بعد افطاری کا بھی اہتمام کیا گیا تھا۔ جلسہ جات کی کل حاضری 1097 رہی۔

کس قدر پُر کیف ہیں یہ دن تِرے راتیں تری

رمضان المبارک 1447ھ (2026ء) کے دوران جماعت احمدیہ جرمنی کے شب و روز

مسلمانوں کے لیے رمضان المبارک کا مہینہ اپنے ساتھ بے شمار رونقیں لے کر آتا ہے اور ہر شخص کو اس بابرکت مہینہ کا شدّت سے اِنتظار ہوتا ہے۔ امسال جرمنی میں اس مبارک مہینہ کا آغاز 19 فروری 2026ء سے ہوا تو ہر چھوٹے بڑے نے رمضان المبارک کی برکات سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی کوششیں شروع کر دیں۔ مساجد اور نماز سنٹرز میں نمازوں کی حاضری میں غیر معمولی اضافہ ہوا۔

اس مرتبہ جماعت احمدیہ جرمنی کے انتظام کے تحت حُفّاظ کرام، مربیان سلسلہ، طلبہ حفظ القرآن کلاس اور طلبہ جامعہ احمدیہ جرمنی نے مختلف مساجد اور نماز سنٹرز میں نمازِ تراویح پڑھانے کی سعادت حاصل کی، الحمدللہ۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر عطا کرے، آمین۔

درس قرآن و حدیث

حسب سابق امسال بھی رمضان المبارک کے مہینے میں درس القرآن کا انتظام مرکزی طور پر بھی کیا گیا۔ یہ درس بیت السبوح سے سوموار تا جمعرات شام کو افطار سے قبل ایم ٹی اے جرمن سٹوڈیو کے ذریعہ نشر ہوتا رہا۔ مقامی طور پر مساجد اور نماز سنٹرز میں بھی مربیان سلسلہ دروس دیتے رہے۔ بیت السبوح فرانکفرٹ میں بعد نماز عصر درس دینے کی سعادت مکرم مبارک احمد تنویر صاحب مبلغ انچارج جرمنی، مکرم صداقت احمد صاحب نیشنل سیکرٹری اشاعت وانچارج تصنیف اور مکرم لئیق احمد بلال صاحب مربی سلسلہ کو حاصل ہوئی۔

مرکزی طور پر جرمن سٹوڈیو کے ذریعہ درس قرآن دینے والے مربیان کرام میں مکرم مبارک احمد تنویر صاحب، مکرم شمشاد احمد قمر صاحب، مکرم طاہر احمد صاحب، مکرم محمد الیاس منیر صاحب، مکرم صداقت احمد صاحب، مکرم محمد جری اللہ خان صاحب، مکرم عبدالباسط طارق صاحب، مکرم سعید احمد عارف صاحب، مکرم حفیظ اللہ بھروانہ صاحب، مکرم امتیاز احمد شاہین صاحب، مکرم طارق احمد ظفر صاحب، مکرم رحمت اللہ بندیشہ صاحب، مکرم مبشر احمد بٹ صاحب اور مکرم فرہاد احمد ملک غفار صاحب شامل تھے جبکہ ان کا جرمن زبان میں ترجمہ کرنے کی سعادت مکرم سفیر الرحمان ناصر صاحب، مکرم سجیل احمد ملک صاحب، مکرم فیاض احمد صاحب، مکرم عمیر الیاس صاحب، مکرم عمیر احمد خالد صاحب، مکرم عدنان احمد رانجھا صاحب، مکرم انصر بلال انور صاحب، مکرم عدیل خالد صاحب اور مکرم مصور احمد گوندل صاحب مربیان سلسلہ کو حاصل ہوئی۔

اعتکاف

رمضان کی ایک خاص عبادت اعتکاف ہے جس سے مراد سنتِ نبوی ﷺ کی روشنی میں رمضان المبارک کے آخری عشرہ کے دوران دُنیاوی مصروفیات سے آزاد ہو کر مسجد میں رہتے ہوئے غیر معمولی طور پر عبادات بجا لانا ہے۔ تقریباً ہر مسجد میں ہی اس سلسلہ میں حسبِ ضرورت اعتکاف بیٹھنے کا انتظام کیا گیا تھا تاہم مسجد بیت السبوح فرانکفرٹ، مسجد احسان منہائیم، مسجد سبحان مورفیلڈن، مسجد بیت الشکور گروس گیراؤ، مسجد مبارک ویزبادن، مسجد بیت العزیز ریڈشٹڈ، بیت الجامع اوفن باخ، بیت الرشید ہمبرگ اور بیت الواحد ہاناؤ میں افرادِ جماعت کی ایک بڑی تعداد نے اعتکاف کیا۔

آمدنِ عید مبارک بادت

جرمنی کی احمدیہ مساجد و سنٹرز میں نماز عید الفطر کے اجتماعات

جرمنی میں موجود احمدی مسلمانوں نے 20مارچ 2026ء کو عیدالفطر مذہبی جوش و جذبہ کے ساتھ منائی۔ امسال عید جمعہ کے روز تھی، گویا مسلمانوں کے لیے دہری عید ہو گئی۔ جمعہ کا دن یورپ میں عام دنوں کی طرح کام کا دن ہوتا ہے اس لیے بہت سے احمدیوں نے عید کی مناسبت سے قبل از وقت چھٹی کا بندوبست کر لیا تھا۔ ہر جگہ جہاں نماز عید ادا کی گئی، وہاں گزشتہ سالوں کی نسبت احباب و خواتین کی حاضری میں خاطر خواہ اضافہ دیکھا گیا۔

حسبِ روایت مساجد اور نماز سنٹرز کو خوبصورت انداز میں سجایا گیا۔ چنانچہ جرمنی میں ستر سے زائد مساجد اور ایک سو سے زائد نماز سینٹرز اور کرائے پر لی گئی مختلف عمارتوں میں نماز عید ادا کی گئی۔ عید کے ان اجتماعات میں بڑی تعداد میں احباب و خواتین نے شرکت کی۔ نمازِ عید کے بعد احباب جماعت کی خدمت میں شیرینی وغیرہ بھی پیش کی گئی۔ بہت سے لوگوں نے اپنے اعزّہ و اقرباء کے ساتھ عید ملن پروگرام کیے۔

نمازِ عید کے بعد احباب نے اپنے اپنے گھروں پر ایم ٹی اے کے ذریعہ سیّدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ عید الفطر براہِ راست سنا اور دیکھا۔ خطبہ عید کے چند نکات اس شمارہ کے اندرونی ٹائیٹل پر پڑھے جا سکتے ہیں۔

نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد فرمودہ خطبہ جمعہ تمام احباب و خواتین نے اپنے اپنے گھروں میں سنا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ میں حضرت مسیح موعودؑ کے ایک ارشاد کی روشنی میں دنیا اور آخرت کی حسنات مانگنے کی نصیحت فرمائی۔ حضور نے فرمایا اصل بات یہ ہے کہ دنیا مقصود بالذّات نہ ہو، بلکہ حصولِ دنیا میں اصل غرض دین ہو۔ ایسی دنیا کماؤ، جس سے نہ صرف تمہیں فائدہ پہنچ رہا ہو، بلکہ انسانیت کو بھی فائدہ پہنچ رہا ہو۔ دنیا میں ایسی حرکتیں نہ ہوں جو تمہارے لیے شرم کا باعث بنیں بلکہ پاک صاف زندگی ہو، نیکی اور تقویٰ پر چلنے والی زندگی ہو اور جب ایسی زندگی ہو گی اور تم ایسی دنیا کمانے کے لیے اپنی زندگی صَرف کرو گے، تو وہ تمہیں دنیا و آخرت دونوں میں نوازے گی۔ آج جب کہ دنیا عمومی طور پر اپنے مقاصد اور مفادات کے حصول میں پڑی ہوئی ہے، ذاتی مفادات کو ترجیح دی جاتی ہے ہمیں ایسے حالات میں اللہ تعالیٰ سے دنیا و آخرت کی حسنات مانگنے کی طرف توجہ دینی چاہیے۔

جرمنی کی جن مساجد میں عید کے بڑے اجتماعات منعقد ہوئے ان میں مسجد بیت الشکور گروس گیراؤ، بیت السبوح فرانکفرٹ، مسجد نور الدّین ڈارمشٹڈ، مسجد بیت العزیز Goddelau، مسجد سبحان مورفیلڈن، مسجد بیت الباقی ڈیٹسن باخ، مسجد احسان منہائیم، مسجد بیت الجامع اوفن باخ، مسجد مبارک ویزبادن، رسلزہائیم اور ہمبرگ میں احباب جماعت نے کثیر تعداد میں نمازِ عید ادا کی۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا

اعلانات وفات و دعائے مغفرت

مکرم قمرالزمان صاحب

مکرم قمرالزمان صاحب ابن مکرم چودھری مشتاق احمد صاحب(ریڈشٹڈ) 8 مارچ 2026ء کو بعمر 61 سال وفات پاگئے، اناللہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم 1964ء میں ڈگری (سندھ، پاکستان) میں پیدا ہوئے۔ آپ کے خاندان میں احمدیت کا نفوذ آپ کے دادا مکرم چودھری محمد دین صاحب کے ذریعہ ہوا جنہوں نے 1924ء میں بیعت کی۔ آپ ایک فرمانبردار بیٹے، محبت کرنے والے شوہر، شفیق باپ اور ایک نافع الناس وجود تھے۔خود بھی نمازوں میں باقاعدہ تھے اور اپنی اولاد کو بھی اس کی تلقین کرتے تھے۔

آپ نے پسماندگان میں اہلیہ مکرمہ بشریٰ رحمان صاحبہ، ایک بیٹا مکرم باسم الزمان صاحب اور تین بیٹیاں مکرمہ بیبہ الزمان صاحبہ، مکرمہ نائلہ الزمان صاحبہ اور مکرمہ مفلحہ الزمان صاحبہ یادگار چھوڑی ہیں۔ آپ کی نمازجنازہ 12 مارچ کو ناصر باغ میں ادا کی گئی اور تدفین اگلے روز قبرستان Goddelau میں ہوئی۔

محترمہ ثوبیہ احسان رانا صاحبہ

محترمہ ثوبیہ احسان رانا صاحبہ اہلیہ مکرم نواز احمد بھٹی صاحب 9 مارچ 2026ء کو وفات پاگئیں،

اناللہ وانا الیہ راجعون

مرحومہ بہت سادہ، ملنسار، خوش اخلاق اور نماز کی پابند تھیں۔ حلقہ میں کسی کو مدد کی ضرورت ہوتی، کھانا پکا کر بھیجنا ہوتا، موصوفہ ہمدردانہ رویہ کے ساتھ ہمیشہ خدمت کے لیے تیار رہتیں۔ اپنے تمام ملنے والوں کے لیے تحائف کا خاص اہتمام کرتیں۔ بیماروں کی عیادت کے لیے جاتیں۔

مرحومہ موصیہ تھیں۔ رانا ماہر محمود صاحب، رانا ساحر محمود صاحب اور رانا طاہر محمود صاحب کی والدہ اور مکرم رانا محمد سرور صاحب کی بہن تھیں۔ آپ کی نمازجنازہ 15 مارچ کو مسجد نورالدین ڈارمشٹڈ میں ادا کی گئی اور اگلے روز قبرستان Reinheim میں تدفین ہوئی۔

مکرم ظفراللہ صاحب

خاکسار کے والد محترم اور سلسلہ کے دیرینہ خادم مکرم ظفراللہ صاحب ابن مکرم میاں عطاءاللہ احمدی صاحب چند ہفتے بیمار رہنے کے بعد 5 مارچ 2026ء کو بعمر 80 سال وفات پاگئے، اناللہ وانا الیہ راجعون

مرحوم مکرم محمد ابراہیم صاحب جنجوعہ کے داماد تھے۔ آپ کی جماعتی خدمات کا دائرہ بہت وسیع ہے۔ آپ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں پہلے نظارت امور عامہ اور بعد میں لمبا عرصہ تک نظارت بہشتی مقبرہ کے شعبہ تشخیص جائیداد موصیان میں بطور کارکن خدمت کی توفیق پاتے رہے اور وہیں سے پنشنر ہوئے۔ نہایت خوش اخلاق، ملنسار اور مہمان نواز شخصیت کے حامل تھے۔ دفتر میں آنے والے احباب سے نہایت خندہ پیشانی سے پیش آتے۔ مرحوم اپنے محلہ دارالرحمت غربی میں 1997ء تا 2016ء بطور سیکرٹری مال خدمت کی توفیق پاتے رہے۔ تقریباً 11 سال بطور زعیم انصاراللہ خدمت کی توفیق پائی۔ 2016ء تا نومبر 2021ء بطور صدر محلہ خدمت کی توفیق پائی جس کے بعد مرحوم مع اہلیہ مستقل سکونت کے لئے اپنے بچوں کے پاس جرمنی آگئے۔

مرحوم بہت شفیق اور غریب پرور انسان تھے۔ بہت سے لوگوں کی خاموشی سے مدد کرتے تھے۔ علاوہ دیگر جماعتی خدمات کے سالہاسال تک جلسہ سالانہ ربوہ کی ڈیوٹیوں کے سلسلہ میں افسر لنگر خانہ نمبر 2 واقع دارالرحمت غربی ربوہ اور ناظم لنگر خانہ نمبر 7 دارالرحمت شرقی راجیکی خدمت کی توفیق پاتے رہے۔ مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ نظام جماعت اور خلافت سے بہت وفا اور عشق کا تعلق تھا۔ آپ کو ایک حج بیت اللہ اور تین بار عمرہ کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ اپنے محلہ کے ہر فرد سے آپ کا ذاتی تعلق اور رابطہ تھا اور سب آپ کو عزت و تکریم کی نگاہ سے دیکھتے۔

مرحوم نے پسماندگان میں اہلیہ محترمہ ناصرہ ظفراللہ صاحبہ (جو اپنے محلہ کی سیکرٹری ناصرات اور پھر لمبا عرصہ بطور صدر لجنہ اماءاللہ خدمت کی توفیق پاتی رہیں) کے علاوہ تین بیٹے مکرم عطاءالعزیز صابر صاحب صدر حلقہ Nordwst Stadt Frankfurt، محترم اسد ظفر صاحب کینیڈا اور مکرم حسن ظفر صاحب (نیشنل شعبہ تبلیغ جرمنی) اور تین بیٹیاں محترمہ منصورہ صاحبہ زوجہ عامر منیر صاحب (عامر کلر لیب ربوہ) حال مقیم جرمنی، محترمہ صائمہ ظفر صاحبہ زوجہ منصور خان صاحب جرمنی اور محترمہ حافظہ ماریہ ظفر صاحبہ زوجہ حافظ خلیق بشیر صاحب مربی سلسلہ غانا یادگار چھوڑے ہیں۔

جرمنی میں مرحوم کی نماز جنازہ 8 مارچ کو بیت السبوح میں محترم مولانا مبارک احمد تنویر صاحب مبلغ انچارج جرمنی نے پڑھایا۔ بعدازاں تدفین کے لئے ربوہ لے جایا گیا جہاں 11 مارچ کو بعد نماز عصر مسجد بیت الناصر محلہ دارالرحمت غربی میں مکرم عبدالحلیم قریشی صاحب ناظر دیوان نے نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ دارالفضل میں تدفین ہوئی۔

(عطاءالعزیز صابر، صدر حلقہ نورڈویسٹ شٹڈ فرانکفورٹ)

محترم سرفراز احمد صاحب

خاکسار کے بھائی محترم سرفراز احمد صاحب ابن مکرم عبدالستار صاحب 26 مارچ کو بعمر 44 سال بقضائے الٰہی وفات پاگئے، اناللہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم پیدائشی احمدی تھے۔ بہت خوش اخلاق، مہذب مہمان نواز اور شائستہ طبیعت کے مالک تھے۔ سب کے ساتھ بہت محبت اور احترام کا تعلق تھا۔ آپ نے پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بچے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کی نمازجنازہ 28 مارچ کو بعد نماز ظہر بیت السبوح میں مکرم صداقت احمد صاحب مربی سلسلہ و نیشنل سیکرٹری اشاعت نے پڑھائی اور 30 مارچ کو قبرستان Usingen میں تدفین ہوئی۔ (شہزاد مجیب، Weilburg)

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام مرحومین کے ساتھ مغفرت کا سلوک کرتے ہوئے جنّت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ان کے پسماندگان کو صبرِ جمیل سے نوازے، آمین

اعلان برائے داخلہ جامعہ احمدیہ جرمنی

جامعہ احمدیہ جرمنی میں نئی کلاس کا آغاز انشاءاللہ ماہ ستمبر 2026ء سے ہورہا ہے۔ تمام امیدوار جو جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے خواہشمند ہوں ان سے درخواست ہے کہ جامعہ احمدیہ جرمنی ریڈشٹڈ کے دفتر سے داخلہ فارم حاصل کر کے اپنی درخواست صدر جماعت ولوکل امیر کی تصدیق کے ساتھ 30 مئی 2026ء تک جامعہ احمدیہ جرمنی کے پتے پر بھجوادیں۔

تحریری ٹیسٹ جامعہ احمدیہ میں ہوگا جو زیادہ تر نصاب وقف نو اور عام دینی معلومات میں سے ہوگا تاہم اس کے علاوہ بھی سوالات پوچھے جاسکتے ہیں۔تحریری ٹیسٹ کے علاوہ زبانی انٹرویو ہوگا۔ انٹرویو کے بعد کامیاب قرار پانے والے طلباء ہی داخلہ کے اہل سمجھے جائیں گے۔ داخلے کے لئے اُمیدوار کا درج ذیل شرائط کا پورا کرنا لازمی ہوگا۔

☆ امیدوار Abitur پاس کر چکا ہو تاہم استثنائی صورت میں میٹرک پاس (Realschulabschluss) امیدوار کی درخواست بھی زیر غور لائی جا سکتی ہے۔

☆ استثنائی اُمیدوار (Realschulabschluss) کی عمر 18 سال اور Abitur پاس امیدوار کی عمر 20 سال سے زائد نہیں ہونی چاہیے۔

☆ امیدوار کو قرآن کریم صحت تلفّظ کے ساتھ پڑھنا آتا ہو اور اگر کچھ حصہ کا ترجمہ بھی آتا ہو تو اُسے اضافی اہلیت کا حقدار سمجھا جائیگا۔

☆ اُمیدوار نے وقف نو کا مکمل نصاب پڑھا ہو نیز اسلام اور احمدیت کے متعلق بنیادی معلومات رکھتا ہو، کتب حضرت مسیح موعودؑ کا تعارف اور مطالعہ رکھتا ہو۔

☆ جرمنی سے باہر کے ممالک کے طلباء کی تعلیمی قابلیت کا فیصلہ ملک کی تعلیمی صورت حال کے لحاظ سے انٹرویو بورڈ کرے گا۔

☆ بیرون از جرمنی سے صرف وہی طلبہ درخواست دے سکتے ہیں جنہیں جرمنی میں رہنے کے لئے قانونی طور پر اجازت ہو اور جامعہ احمدیہ میں داخلے اور ہوسٹل میں رہائش کے سلسلے میں ملکی قانون کے مطابق کوئی روک نہ ہو۔

☆ کسی دوسرے ملک سے جرمنی آکر آباد ہونے والے طلباء جو عرصہ پانچ سال یا اس سے کم عرصہ سے جرمنی میں مقیم ہیں ایسے طلباء کے لئے استثنائی طور پر بعض رعایتیں ہوسکتی ہیں لیکن اس کا فیصلہ انٹرویو بورڈ کریگا۔

☆ اُمیدوار کا جسمانی اور ذہنی طور پر تندرست ہونا ضروری ہے۔ درخواست کے ہمراہ اپنے تعلیمی سرٹیفکیٹ کی نقول اور اپنے ڈاکٹر سے فٹنس سرٹیفکیٹ بنوا کر ارسال کریں۔

☆ داخلے کی سفارش ٹیسٹ اور انٹرویو کو ملاکر رزلٹ کی بنیاد پر کی جائے گی۔

☆ داخلہ کے خوہشمند اُمیدواران سے درخواست ہے کہ ابھی سے اپنا وقت قرآن کریم کا تلفظ، ترجمہ سیکھنے اور کُتب حضرت مسیح موعودؑ کے مطالعہ میں گزاریں۔ وقفِ نو کے نصاب کو دہراتے رہیں۔ نمازوں میں باقاعدگی اختیار کریں اور دُعائیں کرتے رہیں۔

نوٹ۔داخلہ فارم کے ہمراہ دو عدد فوٹو، تعلیمی اسناد کی نقول، ڈاکٹر کا سرٹیفکیٹ، پاسپورٹ اور ویزہ کی کاپی ارسال کریں۔

☆ داخلہ فارم جامعہ احمدیہ جرمنی کی ویب سائٹ (www.jamia.de) پر بھی دستیاب ہے۔

Tel:+49(0)615887837-0
Fax:+49(0)615887837-37

Am alten Grenzstein 4-6
64560 Riedstadt-Goddelau

(پرنسپل جامعہ احمدیہ جرمنی)

Monthly
Germany
AKHBAR-E-AHMADIYYA

VOL 27 | ISSUE 4 | APRIL 2026

ISSN : 2627-5090
Tel : +49 6950688722
Fax : +49 6950688722
Editor : Muhammad Ilyas Munir

PUBLISHER: SHOBA ISHAAT JAMAAT AHMADIYYA GERMANY PRINTER: RANA PRINT, HERKULESSTRASSE 45 50823 KÖLN Email: akhbareahmadiyya@ahmadiyya.de